U53238. Date. [illegible]/-10

Title - BATAALEEF HARGOBIND.

Creator - Har Gobind Sahay.

Publisher - Matba Naami Munshi Nawal Kishore. (Lucknow).

Date - 1870.

Pages - 93.

Subjects - Akhlaqiyaat.

بہ مجموعہ صنائع رنگین مکان خان لونسن جان نسخہ

یدیل و نظیر مطبوع خاطر برنا و پیر علم اخلاق مین نہایت سود مند موسوم

بتالیف ہرگوبند

نفہ بابو ہرگوبند سہای صاحب رئیس کول ضلع علی گڑہ مینو پنشن یافتہ
ییل عدالت دیوانی آگرہ جسکو گورنمنٹ بہادر اضلاع مغربی و شمالی
پسند فرمایا اور مزید قدردانی سے مؤلف کو صلۂ تالیف عنایت کیا

سنہ ۱۸۷۰ عیسوی

مطبع نامی منشی نولکشور مین چھاپا گیا

به عون صانع بیچون و مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان نسخه
در مطبع نامی منشی نولکشور به طبع مزین مقبول جهانیان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

[illegible] ستائش سزاوار بارگاہ اوس بادشاہ علی الاطلاق کے ہے جو اپنے امر نافذ سے عالم عالم کائنات کو سرحد عدم سے شہود مین لایا اور اپنے کرم عمیم سے انسان ضعیف البنیان کو صفات سبعی و عادات بہیمی سے چھوڑا کر عقل و نطق عطا فرمایا فرمان فطرت و دانش کا اسکے نام نامی پر مرقوم کیا اور لباس مکارم اخلاق کا اسکے جسم خاکی پر سیا اسکے چراغ عقل کو انوار علم و حکمت سے روشن کیا اور مزرعۂ دل کو اسرار معرفت و حقیقت سے رشک گلشن واسطے حسن انتظام اعمال اسکے قوانین اوامر و نواہی کو اجرا فرمایا اور بغرض تحصیل قابلیت اسکے دقائق حکمت عملی و علمی کو عرض خفا سے نکال کر جوہر کامل کر دکھایا جل جلالہ و عم نوالہ

سبب تالیف کتاب

مدتون ناسازگاری روزگار و انقلاب زمانہ ناہنجار سے یہ علم اخلاق درس و تدریس سے عاطل رہا اور بوجہ نارواجی و بے استعدادی اہل زمان کے ہیچو نقش آب باطل اکثر آدمی تعلم علوم معاش کے شاغل ہوے اور صرف حفظ قوانین و نظائر پہ مائل اب کہ پیشگاہ داور داد گستر نگین خاتم امارت طراز اکلیل وزارت دافع ظلوم ضلالت رافع رسوم جہالت دیباچۂ کتاب سرگی فہرست جریدۂ نیرنگی محی مراسم اخلاق دانای رموز وفاق فرزانہ دستور خلافت انگلشیہ رکن اعظم سلطنت قدسیہ

نواب دقیقہ یاب معلی القاب حشمت اکتساب سخنور نکتہ پرور مسٹر ولیم میور بہادر لفٹنٹ گورنر
ادام اقبالہ وضاعف اجلالہ سے حکم تالیف اس قسم کتب کا صدور پایا اکثر ذی علموں نے اس
تعمیل میں دل لگایا کتابیں تالیف و تصنیف فرمائیں اور ملاحظہ انور تک پہونچائیں صلہ محنت کا
پایا نقد مراد ہاتھ آیا مجھ ذرہ بیمقدار معصیت گزار بابو ہرگوبند سہای متخلص نشاط ساکن شہر
کول ضلع علی گڈہ منیوسپل کمشنر و وکیل عدالت دیوانی اگرہ نے بھی باوجود کم مائگی و ہیچمدانی کے
دامن جہد کا کمر ہمت پر چست باندھا اور سلسلہ عزم کا درست کر کے کتب اخلاق کو اپنا مطمح نظر رکھا اور
بیشتر مضامین و تمثیلات کو اون سے ترجمہ کیا اپنے تجربات بھی مسطور کیے اور مواقع و محل دیکھکر
اکثر حالات غدر ۱۸۵۷ء عیسوی مذکور ہزار ہزار شکر ہے کہ اس زمان فرحت نشان میں بحسن تربیت
شہنشاہ سلاطین پناہ سلیمان بارگاہ بہرام پایگاہ ثریا جاہ کیوان رفعت مشتری مرتبت عطارد فطنت
مریخ صولت فریدون حشمت جمشید سطوت سکندر شوکت مالک رقاب گردون قباب دافع ظلمت
ستم رافع غمام غم مہر سپہر سلطنت و مہ تاج بخش کاؤس و جم شبستان شہریاری فروغ دیدہ تاجداری
نور حدقہ دولت و اقبال نور حدیقہ بہجت و اجلال رستم میدان کارزار ہنر بر شمن شکار نخلبند حدیقہ
جہانبانی چمن طراز ریاض کشورستانی دستگیر درماندگان فیض بخش فیض رسان شہریار عالی نسب جہانبان
والا حسب سلطان الکریمہ ملکۃ المعظمہ جناب کوئین وکٹوریا صاحبہ بفضلہ فرمانرواے
سلطنت یونیٹڈ کنگڈم بریٹن اعظم حامی ملت خلد اللہ ملکہا وسلطانہا وافاض علی العالمین برہا واحسانہا
اس گلدستہ اخلاق نے اکتالیس ابواب پر رنگ خاتمہ سے آب تازہ پائی اور بتسمیہ تالیف
ہرگوبند سے قلوب شائقین کو مسرت بے اندازہ پہونچائی لہذا بوساطت گل سرسبد گلزار
معانی بلبل شاخسار شیوا بیانی نخلبند بستان فصاحت چمن طراز گلستان بلاغت داناے اسرار
حقائق کشاف رموز دقائق ظہوری ظہور نظیری نظیر فیضی فیض شانی شان افصح الفصحا ابلغ البلغا
اکمل الکملا ماہر ادب و جیران نو و کہن مسٹر ایم کیمپسن بہادر ایم اے ڈرکٹر پبلک آف انسٹرکشن
دامت حسناتہ وضاعف احسانہ ہدیہ بزم نواب صاحب محتشم الیہ گذرانا امیدوار ہوں کہ نظر کیمیا اثر
شاہزادہ کامگار فلک اقتدار مہر پرور رعیت نواز فیروز زور ظالم سوز فریدون فر جمشید منظر عرش
طارم افلاک خیم مہر جبین شمیم قمر خدم خورشید طلعت ماہ منزلت سکندر نشان دارا دربان خورشید
شجاعت شہسوار عرصہ کرامت زور بازوے تہمتنی و دلیری فرازندہ لواے جہانداری و
ملک گیری سرفرو کنندہ گردنکشان دافع رسوم ستم کشیان ابر مطیر رحمت شہنشاہی نیسان سحاب

سلطنت پناہی جواہر زواہر معدن لبالت گوہر خوش آب دریای ایالت نقش خاتم شہریاری
طراز آئین جہانداری عدل پرور داد گستر **رایل ہنس آلبرٹ پرنس آف ویلس بہادر**
خلد اللہ ظلال رافتہ و امدہ علی العباد انوار کراستہ مین پہونچکر مطبوع طبع انور ہوا اور مولف رمزہ اہل
دانش مین نامور یارب یہ چمن زار فوائد بہ آبیاری ذکر سلطان عصر دائما سرسبز و ریان رہے اور
صدمہ خزان بہمن دی روزگار سے بکران بمنہ و کرمہ **باب پہلا** مکارم اخلاق مین **باب دوسرا**
تربیت اولاد مین **باب تیسرا** عبادت مین **باب چوتھا** شکر مین **باب پانچوان** صبر مین
باب چھٹوان رضا مین **باب ساتوان** توکل مین **باب آٹھوان** حیا مین
باب نوان عفت مین **باب دسوان** ادب مین **باب گیارہوان** عالی ہمتی مین
باب بارہوان عزم مین **باب تیرہوان** جد و جہد مین **باب چودھوان** ثبات و
استقامت مین **باب پندرہوان** عدل مین **باب سولہوان** عفو مین **باب سترہوان**
حلم مین **باب اٹھارہوان** خلق و رفق مین **باب انیسوان** شفقت و مرحمت مین
باب بیسوان خیرات مین **باب اکیسوان** سخاوت و احسان مین **باب بائیسوان**
تواضع و احترام مین **باب تیئسوان** دیانت و امانت مین **باب چوبیسوان** وفای عہد مین
باب پچیسوان صدق مین **باب چھبیسوان** روا سے حاجات مین **باب ستائیسوان**
تانی و تامل مین **باب اٹھائیسوان** مشورہ و تدبیر مین **باب انتیسوان** حزم و دور اندیشی
مین **باب تیسوان** شجاعت مین **باب اکتیسوان** غیرت مین **باب بتیسوان** سیاست
مین **باب تینتیسوان** تیقظ و خبرت یعنی باخبری و آگاہی مین **باب چونتیسوان** فراست
مین **باب پینتیسوان** بھید چھپانے مین **باب چھتیسوان** غنیمت جاننے فرصت
اور طلب نیکنامی مین **باب سینتیسوان** رعایت حقوق مین **باب اڑتیسوان** نیکون
کی صحبت اور دانا یونکی مصاحبت مین **باب انتالیسوان** شریرون کے دفع کرنے
مین **باب چالیسوان** نوکرون کی تربیت اور آداب طاعت ملوک مین **باب اکتالیسوان**
نصائح و پند اور خاتمہ کتاب مین

باب پہلا مکارم اخلاق مین

کتب اخلاق مین لکھا ہے کہ خلق ایک ملکہ نفس کا ہے جس سے صدور فعل کا بے احتیاج تفکر و
تامل کے ہو اور کیفیات نفسانی سے جو جلد دور ہونے والی ہو اوسکو حال کہتے ہین اور

جو طبیعت مین راسخ یعنی دیر مین زوال پذیر ہو اوسکو ملکہ نام کرتے ہین اور سبب وجود اسکے دو مین ایک طبیعت دوسری عادت طبیعت اوسکو کہتے ہین کہ اصل مزاج انسان کا مستعد حال کا ہو جاوے جیسے کسی آدمی پر خبر مکروہ کے سننے سے خوف اور بددلی غالب ہو یہان تک کہ کثرت سبب سے نہایت مرتبہ پر اندوہ و ملال ظاہر اور عادت وہ ہی کہ اول سوچکر کوئی کام کرنا اختیار کرے اور بکوشش اوسکو شروع کرکر یہان تک مشق بہم پونہچا وے کہ اوس کام کے ساتھہ الفت ہو جاوے اور بعد ہونے الفت کامل کے وہ کام بے تامل اور بسہولت صادر ہو کر داخل خلاق ہو اور بعض کا یہ قول ہی کہ خلق طبعی زائل نہین ہوتا اور عادتی اصلاح سے زایل ہو جاویگا اور حکما کا یہ مقولہ ہی کہ خلق انسان مین نہ طبعی ہی اور نہ غیر طبیعی بلکہ انسانون سے فطرت مین یہ امر داخل ہی کہ جیسا خلق چاہین قبول کرین آسانی سے خواہ دشواری سے اور اکثر حکما کا اتفاق اسی پر ہی اور ایک گروہ کی یہ راے ہی کہ انسان کی اصل فطرت مین خیر ہی الا اکثر برے کام کرنے سے ملکہ بد حاصل ہوتا ہے اور قدیم حکما سے ایک گروہ کی یہ راے ہی کہ انسان کی اصل طینت مین شر ہے اور خیر تعلیم و تادیب کے واسطے سے حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ شر اوسکی طینت مین نہایت غالب نہو اور جالینوس کی یہ راے ہے کہ بعضے بالطبع خیر مین اور بعضے بالطبع شر اور بعضے خیر اور شر دونون کے قابل ہین الا مصنف اخلاق جلالی نے جو وجہ لکھی ہے اوس سے راے جالینوس مستحکم نہین معلوم ہوتی اور حکماے متاخرین کا مذہب مختار یہی ہے کہ کوئی خلق طبیعی ہے نہ غیر طبیعی اور شرح خطبہ شیخ الرئیس مین لکھا ہے کہ خلق اور عادت تابع مزاج مدن ہے مثلا جس شخص کے مزاج پر غلبہ خون کا ہوگا حرکت اور تیزی اوس پر غالب ہوگی اور اگر بلغم غالب ہوگا سکون و وقار اور حلم غالب آوے گا اور اگر غلبہ صفرا کا ہوگا غصہ غالب آوے گا اور اگر سودا غالب ہوگا بدخلقی عارض ہوگی اور چونکہ مزاج کا تبدیل ہونا ممکن ہے لہذا اخلاق بھی قابل تبدیل ہو سکتا ہے مشہور بات ہے کہ اشخاص بد نیکون کی صحبت سے نیک ہو جاتے ہین اگرچہ یہ حکم بالعموم نہین لیکن بہم نصیحت کرنا اور متواتر ادب دینا اور تہذیب کرنا اور سیاست پسندیدہ عمل مین لانا اثر پیدا کرتا ہے بعضون کو آسانی اور بعض کو دشواری سے اگر خوردون اور جوانون کو تادیب و سیاست نکرین اور اونکی طبیعت پر چہوڑین تو تمام عمر اوس حال پر رہین گے جو مقتضاے مزاج اصلی یا عارضی اونکا ہو یعنی بعضے قید غضب مین رہین اور بعضے بند شہوت مین اور بعضے حرص مین بعضے غرور مین لہذا والدین پر واجب ہے کہ ہر طرح کے سیاسات و تادیبات سے اصلاح عادات اولاد کی کرین اور آداب ستودہ کے

سکہانے مین تا وقتیکہ ملکہ کرین دریغ روا نہ رکہین جیسا کہ آیندہ مذکور ہوتا ہے

باب دوسرا تربیت اولاد مین

واضح ہو کہ تربیت اولاد کی سب چیز پر مقدم ہے ذخیرۃ الملوک مین مسطور ہے کہ فرزند امانت خدا کی ہین والدین کے پاس اور قیامت مین مطالبہ حقوق اس امانت کا بالضرور ہوگا لہذا انکی تربیت مین کوشش کرنی چاہیے تا کہ بصفات پسندیدہ موصوف ہون اس صورت مین اول چاہیے کہ جب لڑکے کی ولادت کو مدت سات روز کی گذر جاسے تو اوسکو اچہے نام سے نامزد کرین اگر نام ناموافق ہوگا تو تمام عمر کراہیت اور کدورت مین رہیگا اور جب مدت شیر خواری کی آخر ہو جاے تب اوسکے آداب سکہانے مین توجہ کرنا چاہیے کہ بد اخلاقی نہ سیکہے اور جب اوسکو کسیقدر تمیز آوے اور نشان حیا کے پانے جاوین تو ایسے لڑکے کی تادیب مین نہایت کوشش کرنی چاہیے **دوسرے** خادم لئیق اور پاک ذات اور خوش خلق اوسکی خدمت کے لیئے مقرر کرین تا کہ طبیعت اوسکی اوس خادم کے اوصاف کے ساتھہ انس پکڑ جاسے **تیسری** صحبت یا موافقت ایسے آدمی یا اطفال سے بالکل منع کرین جو رذیل اور کمینہ اور بد وضع اور بدخواہ اور مفسد اور نشہ باز ہون کیونکہ لڑکون کی ضمیر بمنزلہ تختہ سادہ کے ہوتے ہین جو نقش اوسپر کیا جاسے بسہولت ہوجاتا ہے اور پہر نہین دور ہوسکتا **چوتہے** چاہیے کہ اوسکے سامنے تعریف نیکمردون کی اور برائی شریرون کی کرتے رہین اور نیکی کرنے اور اچہے کام پر رغبت دلاتے رہین اور برے کامون سے نفرت اور اگر کوئی اچہا کام کرے تو تعریف کر کر دل اوسکا بڑہا وین اور اگر برے کام پر دلیری کرے تو مذمت کر کر خوف دلا دین اور جب تک ممکن ہو صریح تنبیہ نکرین بلکہ بسا اوقات چشم پوشی کر جاوین کہ یہ اغماض آیندہ جرات نہ بڑہا دے گا اور اگر پہر وہی کام کرے تو تنہائی مین لیجا کر تشدد کرین اور اوس کام کی قباحتین ظاہر کر کر اوسکے منع کرنے مین مبالغہ کرین اور بار بار جہڑکنے اور تنبیہ کرنے سے اجتناب کرین مبادا ملامت پسند ہوجاوے اور پہر اوسی کام کو کرے کیونکہ جس چیز سے بچے کو منع کیا جاتا ہے بیشتر اوسی کی حرص کرتا ہے **پانچوین** چاہیے کہ کہانے پینے کے ذائقے سے اوسکی زبان کو کمتر آشنا کرین اور لذت طعام کی اور ذائقے مین نہایت درجہ خفیف کرین اور سمجہا دین کہ انسان کی غرض کہانے پینے سے صرف صحت جسمانی ہے نہ لذت اور کہانا پینا بمنزلہ دوا کے ہے جسطرح کہ دوا کو بقدر ضرورت دفع مرض کے استعمال مین لاتے ہین اسی طرح بہوک پیاس کے دور کرنے کے لیے کہانے پینے کا

استعمال کرنا چاہیے اور یہ بھی ضرور ہے کہ انواع اقسام کے کھانے اور بہی زیادہ کھانے
سے منع کرین اور بھوک کا ضبط کرا دین بلکہ کبھی کبھی صرف روکھی روٹی ہی کھلا وین تاکہ بوقت ضرورت
صرف روٹی ہی پر اکتفا کر سکے اور شام کو دوپہر سے زیادہ کھلا وین تاکہ دن مین سست ہووے اور کاہل
نہو جاوے اور زیادہ گوشت بھی نہ کھلا وین کہ ذہن کو کند کرتا ہے اور قلب پر سیاہی لاتا ہے اور
غذا کہ سریع الہضم مثل حلوا و میوہ وغیرہ کی ہے وہ بھی نہ کھلا وین کیونکہ جب کھانا جلد ہضم ہو جاوے گا
تو گرسنگی عارض ہوگی اور بار بار کھلانے سے ثقل اور کسل کے آثار ظاہر ہون گے اور درمیان
کھانے کے پانی نہ پینے دین کیونکہ ہضم کی قوت مین ضعف لاتا ہے چھٹے کسی قسم کا نشہ لڑکے
کو ہرگز نہ کھلانا چاہیے کہ بدن کو نہایت مضر ہے اور غصہ کرنے اور جھنجلانے کا سبب ہوتا ہے
ساتوین چاہیے کہ لڑکے کو مطلق دن مین اور رات کو بھی بہت نہ سونے دین کہ کسل اور کاہلی لاتا ہے
اور بہت خواب کرنا دلیل بے دولتی کی ہے آٹھوین عمدہ لباس پہننے کی کیفیت اور بالون کی
زینت اوسکی نگاہ مین خفیف کرین کیونکہ کپڑے پہننے سے مقصود اصلی حفاظت بدن کی ہے نہ نمایش
اور یہ ہر قسم کے پارچے سے حاصل ہو سکتا ہے اور سمجھا دین کہ رنگین اور پرتکلف لباس پہننا اور
بالون کو آرایش دینا شیوہ عورتون کا ہے مردون کی زینت بالون اور لباس سے نہین اور ضرور
ہے کہ موسم سرما مین بہت سے گرم کپڑے پہننے اور آگ تاپنے سے منع کرین کہ مضرت رکھتا ہے
نوین سپاہیان جگردار اور اوستادان کاردیدہ کو حکم دین کہ آئین سواری اور سلحشوری سے جو کہ
لایق اور ضروری ہین سکھا وین اور میدان داری کے طرز اور لڑائی کی گھاتون سے بخوبی واقف
کرین دسوین سوگند کھانے سے منع کرین خواہ سچی ہو خواہ جھوٹھی کیونکہ سوگند کھانا سب آدمیون
کو زبون ہے اور مردون کو تو کبھی کبھی بضرورت سوگند کھانے کا اتفاق ہوتا ہے مگر لڑکون کو کچھ
احتیاج نہین ہوتی گیارہوین لڑکے کو خاموش رہنے اور عند الضرورت مختصر سا جواب دینے
پر عادی کرین اور ہدایت کرین کہ بزرگون کے آگے زیادہ تر سامع ہونا اور جواب بہ نکوئی دینا چاہیے
اور بزرگ زادون کو اس آداب کے بیشتر احتیاج پڑتی ہے اسکی تصریح آئندہ ہوگی بارہوین
معلم نیکبخت نکوکار عاقل واقف اخلاق باوقار ذی مروت اور باہیبت جو ہر قسم کے اخلاق ملوکانہ
اور اونکی ہمنشینی کے آداب اور اونکے ساتھ گفتگو کرنے کی اور بھی ہر گروہ آدمیون کے ساتھ
برتاو کے طریقون سے واقف اور باخبر ہو اوسکے پڑہانے کے لیئے مقرر کرین اور جو لڑکے
ہم مکتب ہون وہ اوسکے ابناے جنس ہون یا ایسے شریف ہون جنھون نے آداب ملوکانہ

سیکھے ہوں تاکہ اونکی صحبت سے نہایت جلد طریق آداب کے سیکھے اور اونکی انداز دیکھکر علم کے
پڑھنے مین کوشش کرے اور جب معلم اوسکو ضرب سے تادیب کرے تو اوسکی فریاد نہ سنین اور
شفاعت نکرین اور معلم کو بھی چاہیئے تاوقتیکہ بظاہر کوئی تقصیر اوس سے نہ دیکھے ضرب نکرے اور
بحالت صدور تقصیر کے عبرتاً نگاہ غضب سے دیکھنا ہی کافی ہوگا اور ایام واوقات تعطیل مین کھیلنے کودنے
کی اجازت دین بشرطیکہ مبنی کسی قباحت یا سختی پر نہو تیرہوین لڑکے کو سخاوت پر ترغیب دین اور طمع
دنیوی کو اوسکی نظر مین نہایت خوار وذلیل ظاہر کرین کیونکہ محبت سیم وزر کی تمام فسادون کی جڑ ہے اور
اوسکی حفاظت کرنے مین بیشتر آفتین بلکہ جانکا ضرر چودہوین اس امر کو نہایت غور سے دریافت کرینا
کہ لڑکے کی طبیعت استعداد سیکھنے کو نسے علم اور صنعت کی بیشتر رکھتی ہے اوسکو اوسیطرف مشغول کرینا
کیونکہ ہرکسی کو استعداد حاصل کرنے ہر صنعت کی نہین ہے بلکہ ہر ایک کو استعداد ایک صنعت خاص کی
ہے کہ وہ اندک کوشش سے اوسکی تکمیل کرسکتا ہے اور اگر طبیعت غیر مستعد ہے تو اوسکی کوشش اوس
کام مین محض تلف کرنا وقتون کا اور بیفائدہ ضائع کرنا عمر کا ہے اور اگر طبیعت موافق کسی صنعت کی ہے
تو اوسکے آلات اور اوزار مہیا کرنے چاہییے اور اگر ناموافق ہے تو اور کسی صنعت کی طرف
متوجہ کرنا ضرور ہے اور جب صنعت سیکھ جاسے تو اجازت دینی چاہیے کہ اوس سے وجہ معیشت
اپنی حاصل کرے کیونکہ جب اسکے حاصل سے کیفیت اوٹھاوے گا تب اوسکی تکمیل مین کوشش
کرے گا اور اوسکی باریکیاں اور دقیقے دریافت کرکر اوس کام کے آدمیون پر فوقیت ڈھونڈے گا
اور اپنے مکسوبہ سے اپنے اسایش کے سامان فراہم کرے گا اور مان باپ کے ذریعے سے جو
رزق اوسکو پہونچتا ہے اوسپر اعتماد نہ رکھے گا بشیتر دیکھا ہے کہ اکثر دولتمندون کے بیٹے پوتے جو
ثروت ابا واجداد پر مغرور تھے علم پڑھنے اور صنعت سیکھنے سے محروم رہے اور جب زمانہ ناموافق ہوا
اور ثروت جاتی رہی معرض خرابی اور مصائب مین پڑے پندرہوین جب لڑکے ان صفات سے
موصوف ہوجاوین تب ضرور ہے کہ اونکے شادی بیاہ کرین اور اون کے ماحصل مکسوبہ کو جدا
اب بعض طریق آداب کے جو اوپر بیان نہین ہوے یا جنکی صراحت نہین ہوئی مرقوم کرتے
ہین ارباب خرد وتمیز کو ان کا معلوم کرنا اور عامل ہونا ضروریات سے ہے ۔

آداب بات کہنے کا

بہت گفتگو کرنا نشان خلل دماغ اور بے عقلی اور سبب گھٹنے رعب اور وقعت کا ہے اسواسطے چاہیے
کہ بہت نکہے اور حد اعتدال کی قائم رکھے ایک حکیم کا قول ہے کہ جو شخص غیر حاجت گفتگو کرے

یقین جاننا چاہیئے کہ دیوانہ ہے پس لازم ہے کہ جس بات کے کہنے کا ارادہ کرے اوس کے
الفاظ کو پہلے اپنے دل مین سوچ لے جب اوسکو بیان کرے اور جو بات ایکبار کہہ چکا ہو دوبارہ نکہے مگر
اوسوقت کہ مکرر کہنے کی احتیاج واقع ہو اور اگر کوئی شخص ایسی بات کہے جسپر سامع خود واقفیت رکھتا ہو
تو جب تک کہنے والا بات کو تمام نکر چکے اپنی واقفیت ظاہر نکرے اور اگر غیر شخص سے کوئی بات پوچھی
جاے خود اوسکا جواب ندے اور اگر بہت سے آدمیون سے پوچھی جاے اور یہ بھی اوس گروہ
مین داخل ہو تو جواب دینے مین اورون پر سبقت نکرے اور اگر کوئی جواب دینے پر متوجہ ہوا اور یہ
اوسکا جواب بہتر جانتا ہو تو جب تک وہ شخص جواب نہ دے چکے خاموش رہے اور جب جواب
دینے پر آمادہ ہو تو ایسے طرز پر بیان کرے کہ پہلے جواب دینے والے پر طعن نہو اور جو کسی ایسے
مباحثے یا محاورے مین گفتگو کیجاے جسکو یہ شخص نہ جانتا ہو تو اوسمین دخل نکرے اور جو کوئی بات
اپنے سے پوشیدہ رکھتے ہون اوسکے سننے کی فکر نکرے اور جو مجلس مین بزرگ ہون اون کے
ساتھہ اشارے سے بات نکرے اور وقت بات کرنے کے آواز اعتدال سے نکالے یعنی نہ کم
ہو نہ زیادہ اور اگر کوئی سخن پیچیدہ ہو تو صاف دلیلون سے اوسکو کھولدے اور بے مصلحت کلام کو
طوالت نہ دے مختصر کہے اور الفاظ غیر مستعمل اور بے محاورہ اور کنایات بعیدہ کا استعمال نکرے اور
بے محل اور بے موقع کوئی بات نہ کہے اور بات کرنے مین چشم و ابرو سے اشارہ نہ کرے
اور اگر کوئی اشارہ لطیف و باموقع ادا ہو جاے اوسکا مضایقہ نہین اور جب کہین باتون کا جھگڑہ پڑے
تو شرط انصاف کی نگاہ رکھے اور کم فہم آدمی سے باریک اور دقیق بات نہ کہے جسکی سمجھہ کا جتنا مقدار
ہو ویسا ہی کہے اور گفتگو نرمی اور آہستگی کے ساتھہ کرے اور کسی آدمی کے حرکات اور قول فعل کا کسی
آدمی کے ساتھہ بیان نکرے اور ایسی بات نہ کہے جس سے تشویش یا وحشت پیدا ہو اور غیبت
اور چغلی اور جھوٹ کہنے اور سننے سے بالکل اجتناب کرے بلکہ ایسے آدمیون کو پاس بھی نہ بیٹھانے
اور جتنا سنے اوس سے بہت کم کہے کیونکہ خداوند تعالے نے دو کان اور ایک زبان دی ہے
چاہیئے کہ دو سنے اور ایک کہے اور فحش بولنے اور گالی دینے سے احتراز کرے اور اگر احتیاج پڑے تو اشارہ کہدے

آداب حرکت و سکون یعنی چلنے اور بیٹھنے کے بیان مین

چاہیئے کہ راہ چلنے مین جلدی نکرے کہ سبب طیش کا ہے اور نہ حد سے زیادہ ڈھیل کہ علامت
کاہلی اور سستی کی ہے اور سر کو اونچا کر کے نہ چلے کہ یہ مغرورون کی چال ہے اور بدن کو چلنے مین
جنبش ندے کہ یہ طرز مخنثون اور عورتون کا ہے اور پیچھے پھر کر نہ دیکھتا چلے کہ یہ طریقہ احمقون کا ہے

اور سر لٹکائے ہوئے بھی نہ چلے کہ دلیل غمگینی اور فکر کی ہے بہرحال اعتدال کے طریقے کو نگاہ
رکھے اور بیٹھنے میں پانو کو دراز نکرے اور ایک پانو پر دوسرا پانو نہ رکھے اور دو زانو نہ بیٹھے مگر سامنے
بادشاہ اور اوستاد اور باپ اور جو شخص اونکے مشابہ ہو اور سر کو زانو اور ہاتھ پر نہ رکھے کہ علامت ملال
اور کاہلی کی ہے اور گردن کو کج نکرے اور دیگر حرکات عیب سے بھی محترز رہے یعنی ڈاڑھی اور اعضا کے
ساتھ کھیل نکرے اور منہ اور ناک میں اونگلی نہ کرے اور اونگلیاں نہ چٹکاوے اور جمائی اور انگڑائی
نہ لے اور لعاب دہن اور آب بینی اسطرح ڈالے کہ حاضرین نہ دیکھیں یا آواز سنیں اور کراہت
کریں اور منہ اور ناک کو ہاتھ اور آستین اور دامن سے پاک نہ کرے اور جب مجلس میں جاوے
تو جو جگہ اپنے بیٹھنے کی مناسب سمجھے وہاں بیٹھے یعنے نہ زیادہ تر اونچا بیٹھے کہ اوٹھنا پڑے
اور نہ ایسا نیچا جو مجلس کے بیٹھنے والوں کی نگاہ میں ذلیل متصور ہو اور اگر اپنے لائق جگہ نہ دیکھے
تو واپس آوے اور کراہیت دل میں نہ لاوے اور اگر خود میر مجلس ہو تو چاہیئے جہاں بیٹھے کہ صدر
اوسطرف ہو جائیگی اور غیر محرم اور خدمتگاروں کے سامنے سوائے منہ اور ہاتھ کے بدن نکھولے
اور زانو سے ناف تک کسی حالت میں برہنہ نکرے مگر بوقت رفع حاجتوں کے اور چاہیئے کہ آدمیوں
کے سامنے نسووے اور اصلا آسمان کیطرف پشت کر کر نسووے خصوصاً جبکہ خراٹے لینے کی
عادت ہو اور اگر مجلس میں خواب غلبہ کرے تو حتی الوسع اوٹھہ آوے ورنہ خواب کو کسی حکایت یا
فکر سے رفع کر دے اور اگر بہت سے آدمی سوتے ہوں تو اونکے ساتھ اتفاق کرے
الحاصل ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے آدمیونکو نفرت نہووے

آداب کھانا کھانے کا

چاہیئے کہ اول ہاتھ اور مونھہ کو دہو کر صاف کرے اور اول سب سے کھانے میں دلیری
نکرے مگر میزبان کو اختیار ہے اور ہاتھ اور کپڑے اور دسترخوان کو آلودہ نکرے اور چھوٹے
چھوٹے لقمے کھاوے بڑا لقمہ نہ اوٹھاوے اور منہ کو فراخ نکرے اور جلد حلق سے لقمہ
کو نہ اوتارے اور نہ دیر تک منہ میں رکھے اور کھانے میں اونگلیاں نہ چاٹے اور طرح طرح
کے کھانوں پر نظر نہ ڈالے اور کھانے کو نہ سونگھے اور نہ نفرت کرے اور اگر رکابی یا خوان
میں عمدہ کھانا بقدر قلیل رکھا ہوا ہو سیر حرص نکرے بلکہ اوروں کو دیدے اور اس احتیاط سے
کھاوے کہ چکنائی اونگلی تک نہ آوے اور جو شخص ساتھ کھاتا ہو اوسکے لقموں کو نہ دیکھے
اور اپنے آگے سے کھاوے اور جو چیز استخوان وغیرہ کی قسم سے منہ میں رکھہ لے پھر اوسکو روٹی

یا دسترخوان پر نہ رکہے اور اگر ہڈی یا بال وغیرہ لقمے مین نکل آوے اوسکو پوشیدہ منہ سے دور کرے
اور کوئی چیز منہ سے برتن مین نہ ڈالے اور جن حرکات سے نفرت ہوتی ہو اون سے محترز رہے
اور اس انداز سے کہانا کہاوے کہ باقیماندہ کہانا اوسکے سامنے کا جو شخص چاہے بلا تنفر کہاوے
اور اگر کہین مہمان جاوے تو پہلے مہماندار سے ہاتھ کہینچے اور اگر اور آدمی ہاتھ کہینچ لین تو یہ
بہی ہاتھ کہینچے اور اگر بہوکا رہجاوے تو اپنے گہر یا کسی اپنے دوست محرم راز کے گہر جاکر کہاوے
اور مہماندار ہو تو سب سے پیچہے کہانے سے ہاتھ کہینچے اور ڈہیل کرے تاکہ کسیکو رغبت کہانیکی باقی
نہ رہجاوے یا شرم سے کوئی بہوکا نہ رہے اور اگر درمیان کہانا کہانے کے پانی پینے کی احتیاج
ہو تو آہستگی سے پیوے تاکہ اوسکی حلق کی آواز کوئی نہ سنے اور کہانے مین لبون سے شور نہ کرے
اور آواز نہ نکالے اور نہایت گرم لقمہ نکہاوے اور بہت سے آدمیون کے آگے خلال نکرے
اور جو کچہہ خلال مین نکلے آدمیون کی نگاہ سے پوشیدہ پہینکدے تاکہ نفرت نہو اور وقت ہاتھ
دہونے کے اونگلی اور ناخن کے صاف کرنے مین نہایت کوشش کرے اور ایسے ہی
دانت اور ہونٹھ اور منہ کے دہونے مین اور منہ کا پانی طشت مین نہ ڈالے اور ہاتھ دہونے
مین اوروں پر سبقت نکرے لیکن مہماندار کو سب سے پہلے ہاتھ دہونا لازم ہے جب اولاد
اس مرتبہ پر تربیت پاوے اور ان صفات سے موصوف ہوجاوے تو چاہئے کہ عبادت وغیرہ
کی طرف اوسکو متوجہ کرین جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا

باب تیسرا عبادت مین

اور یہ مراد ہے پرستش آفریدگار عالم سے اور باعتبار اختلاف مذاہب کے اسکے طریقے
جدا جدا ہین لیکن جو نتایج پرستش ہین وہ ظاہر کیے جاتے ہین واضح ہو کہ عبادت سرمایہ
سعادت دنیا اور پیرایہ کرامت عقبے ہے جو شخص عبادت کرتا ہے دنیا مین اوسکی نیکنامی اور
سلامتی رہتی ہے اور عاقبت مین نجات ہوجاتی ہے عبادت کرنے والے کا دل ہمیشہ روشن
اور صاف رہتا ہے اور صفائی دل ہونے کے سبب سے صاحب کشف ہوجاتا ہے حقایق
الہی اوسپر خود بخود کہل جاتے ہین نظر خلق مین عزت و اعتبار پاتا ہے آدمی اوسکے ملنے کی
نہایت آرزو کرتے ہین اور اوسکی بات کو قبول و منظور **تمثیل** مہابہارت مین مذکور ہے
کہ دہرو نامی پسر راجہ اوتان باد کو نہایت صغر سنی مین شوق عبادت پیدا ہوا وطن چہوڑکر
محنت شاقہ اوٹہائی اور کچہہ عرصے تک عبادت کی اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مدت دراز تک رکہ زمین

برس حکمرانی کی اور بہ نیکی و نیکنامی داد عدل دی رعایا دلشاد رہی اور ہمہ تن محکوم و منقاد بالآخر نور معرفت دلمین جلوہ گر ہوا ترک سلطنت مدنظر ہوا یکبارگی تعلقات سے دل اوٹھایا اور یزدان پرستی مین لگا اس راجہ کے اوصاف کتاب موصوف مین بشیتر مرقوم ہین اور بہی بطور یادگار اکثر آدمیون کو یاد ہین اور عبادت کے دو طریق ہین ایک یہ کہ بلا آمیزش غرض و نمایش آرزو سے اخلاص ہو یعنی عابد بصدق ارادت و محبت خاص واسطے خوشنودی خالق کے کرے کیونکہ شمول غرض نفسانی سے نتیجہ عمل حقانی کا معدوم ہو جاتا ہے اور صاحب غرض فضیلت ثواب سے محروم اور ایسے عبادت خالص عمدہ طریقہ نجات اور مغفرت کا ہے **تمثیل** ایک بادشاہ نے ایک بے ادب کو تازیانے سے سیاست کا حکم کیا اوسنے بادشاہ کو برا کہا بادشاہ نے حکم دیا کہ چھوڑ دو وزرا نے عرض کی کہ ایسے بیحیا کو زیادہ تادیب لازم تہی اسکے آزاد کرنے مین کیا مصلحت تہی جواب دیا کہ مین براے خدا اوسکو ادب دیتا تہا جب اوسنے مجہے برا کہا تو شرمندہ ہوا اور کار حق مین نفسانیت کو دخل ندیا کہ یہ امر شیوۂ اخلاص سے خارج تہا **دوسری** عبادت بالغرض ہے جو واسطے حصول مراد یا منفعت یا دفع مضرت کے ہو اور رد بلا و رفع حاجات کی خواستگاری بعجز و زاری جناب باری مین کیجاے ایسی حالت مین خالق بندے کی نیازمندی اور عاجزی دیکہکر رحم کرتا ہے اور حاجت کو رفع **تمثیل** ایک سال بارش بالکل نہوئی تہی جب خلق کی امید منقطع ہوئی تب بادشاہ کے پاس گئی اوسنے بہ نیاز و تضرع زاری کی کہ مینہ برسا اور خلق کو تشفی ہوگئی پس نتیجہ اس تحریر کا یہ ہے کہ بادشاہ وقت کو لازم ہے کہ بشیتر اپنی طبیعت کو متوجہ بعبادت رکہے کیونکہ سلاطین سلف دن کو داد معدلت دیتے تہے اور راتون کو عبادت مین مشغول رہتے تہے پس جب کہ بادشاہ بمیل خاطر بطاعت کرتا ہے رعایا بہی خود بخود اوسی طریقے کی خواہش کرتی ہے اور اوسکی برکت کا نفع بادشاہ کو پہونچتا ہے ❊

باب چوتہا شکر مین

اور یہ ایک توصیف ہے نعمت بخشنے والے کی عوض اوسکی بخشش کے اور اوسکی تین قسم مین ہین **اول** بدل **دوسرا** زبان **تیسرا** باعضا شکر بدل وہ ہے کہ نعمت دینے والے کو پہچاننے اور جانے کہ جو نعمت اوسکو ملے وہ اوسیکی مہربانی اور بخشش سے ہے شکر زبان وہ ہے کہ ہمیشہ احسان کو یاد رکہکر کلمات شکر کہتا رہے شکر باعضا یہ ہے کہ قوت اوس نعمت کی طاعت منعم حقیقی مین صرف کرے اور ہر عضو کو اوسکی طاعت کے استعمال مین لاوے مثلاً آنکہہ کی یہ طاعت ہے کہ جمیع مخلوق کو بہ نگاہ عبرت اور نیکون کو بغرت اور زیردست اور ضعیفون کو بہ شفقت

دیکھے اور کان کی یہ طاعت ہے کہ اپنے معبود کے کلام اور اوسکی تعریف اور بزرگان دین کے
قصے اور بھی نصیحت آمیز باتون کو سنتا رہے اور پانون کی یہ طاعت ہے کہ اچھے اچھے عبادتخانون
مین اور خدمات درویشان گوشہ نشین مین جاوے اور ہاتھہ کی یہ طاعت ہے کہ محتاجون اور اہل
استحقاق کو نقد و جنس بقدر نعمت دے اور جو نیکی کہ بذریعہ تحریر کسی کے حق مین ہو سکے اوس سے
دریغ نہ کرے اب تفصیل اوس شکر کی لکھتے ہین جو متعلق بہ حکام عصر اور والیان ممالک ہے **اول**
شکر سلطنت اور یہ عدل کرنا ہے تمام مخلوق پر اور احسان کرنا ہے سب آدمیون پر **دوسرا**
شکر وسعت و آبادانی مملکت اور یہ طمع نہ کرنا ہے ملک اور نقد و جنس رعایا پر **تیسرا** شکر حکومت
اور یہ پہچانتا ہے حق خدمت تابعدارون اور نوکرون کا **چوتھا** شکر بلندی بخت اور یہ رحم
کرنا ہے غریبون اور مفلسون پر **پانچوان** شکر معموری خزانہ اور یہ صدقات دینا ہے اور روزینہ
اہل استحقاق کا مقرر کرنا **چھٹوان** شکر قدرت و قوت اور بخشش کرنا ہے عاجزون اور ضعیفون
پر **ساتوان** شکر صحت اور یہ بیماران ستم رسیدہ کو شفا کلی بخشنا ہے قانون عدل اور انصاف
سے **آٹھوان** شکر فراوانی سپاہ و لشکر اور یہ بچانا ہے رعایا کو آسیب ظلم سے **نوان** شکر
عمارات عالی اور باغات نفیس کا اور یہ محفوظ رکھنا ہے خانہا ے رعایا کو اپنے خادمون اور
سپاہیون لشکر کی مداخلت سے اور خلاصہ شکرگزاری کا یہ ہے کہ بحالت خشم و رضا جانب حق کو
نہ چھوڑنا اور آسایش خلق کو اپنی آسایش پر مقدم سمجھنا +

باب پانچوان صبر مین

اور یہ شکیب کرنا ہے اون بلیات اور مکروہات پر جو بندے کو قضا و قدر سے پہنچین اور یہ نہایت
اچھی صفت ہے صفات انسانی سے اور بہت پسندیدہ ہے جناب یزدانی مین صبر سے دنیا
کے حادثون مین آدمی کو بہت مدد ملتی ہے اور عاقبت مین بے نہایت عوض پاتا ہے افراسیاب
بادشاہ نے اپنی فوج کے سردارون کو نصیحت کی کہ رعب داب صورت اور دبدبہ شوکت اپنے
سپاہیان جنگی پر فریفتہ نہو اور اونکے دعوی لاف و گزاف پر مغرور مت ہو تاوقتیکہ اونکے
صبر کو نہ آزماؤ کیونکہ دعوی سے قیمت مرد کی نہین ہے مگر صبر سے **تمثیل** ایک بادشاہ اپنے
امیر سے کسی مہم مین مشورہ کرتا تھا اتفاقاً ایک بچھو امیر کے پیراہن مین گھس آیا اور اوسنے ڈنک
مارنے شروع کیے یہان تک کہ نیش بیکار ہوگیا اور زہر چڑھتا رہا امیر کی چتون پر ایک ذرہ میل نہ آیا
اور جو توجہ بادشاہ کی بات سننے مین رکھتا تھا بدستور رکھی اور اوس مشورے مین بات کو نہ کاٹا

جب گھر آیا بچھو کو پیراہن سے نکالا بادشاہ کو یہ خبر پہنچی سخت تعجب کیا او متحیر ہوا جب دوسرے
دن ملازمت کو گیا بادشاہ نے کہا تو نے آزار کژدم کیون دور نہ کیا جواب دیا مین وہ نہین کہ شوق
سخن سنجی سے بادشاہ کو بہ سبب الم کژدم کے قطع کرون اگر آج نیش کژدم پر صابر نہون کل معرکہ رزم مین
دشمن کے زہر آلود تلوار کے زخمون پر کیونکر صبر کرون یہ بات بادشاہ کو پسند ہوئی اوسکا مرتبہ بلند کیا
اب غور کی بات ہے کہ امیر بدولت ذرہ سے صبر کے کسقدر رتبہ پر اپنی مراد کو پہونچگیا

باب چھٹوان رضا مین

یہ خوش رہنا ہے اوسپر جو خدا کی طرف سے بندہ کو پہنچے واضح ہو کہ تیر قضا کو کوئی سپر بہتر رضا سے
نہین جس شخص نے آستان رضا و تسلیم پر سر جھکایا چاہ مسند سرفرازی و سرداری پر قدم دہرا جو دل کہ
رضا کے نور سے روشن ہوتا ہے وہ قضا و قدر سے موہنہ نہین پھیرتا یعنی جو کچھ تقدیر سے اوس کو
پہونچتا ہے بخوشدلی و رغبت قبول کرلیتا ہے اور اس وجہ سے اندوہ و ملال اوسکے گرد نہین آتا۔

تمثیل دار السلطنت اودہ مین ایک قاضی تہا قدوہ نام اوسکے ایک ہی بیٹا تہا جوان عمر خوبصورت
اور رحیم دانشمند اور فہیم اتفاقاً وہ لڑکا مرگیا اس سخت غم کا قاضی کے دل پر کچھہ اثر نہوا اور رضا سے
ایزدی پر اطمینان کر کر اپنی عورت کو بہی رونے پیٹنے سے معذور رکہا اس نتیجے مین خداوند تعالے
نے اوسکو کئی لڑکے عطا کیے اور اون سے اتنی اولاد بڑہی کہ کئی محلے اب تک آباد ہین
نتیجہ اس تحریر کا یہ ہے کہ صاحب رضا ہر حال مین خرم و خرسند رہتا ہے کبہی ملول نہین ہوتا

باب ساتوان توکل مین

اور یہ دل اوٹہانا ہے اسباب دنیا سے اور توجہ کرنا ہے اور مدد چاہنا ہے کامون مین مسبب الاسباب
سے واضح ہو کہ جس کام کو خدا کے سپرد کیا جاوے یا جو پیش آوے اوسکے کرم پر اعتماد رکہا جاوے
وہ حسب دلخواہ ساختہ و پرداختہ ہو جاتا ہے انسان کو چاہیے کہ کسی حالت مین رسم توکل ہاتہہ
سے نچہوڑے تا کہ بعون الہی اوسکے کام بنتے رہین **تمثیل** دار السلطنت اوجین مین ایک راجہ
تہا بہرتری نام دادگستر رعیت پرور نہایت رحیم اور بدرجہ غایت کریم جب کسی سائل کی صدا اوسکے
کان مین در آئی امید بوالی مین بر آئی ایک روز ایک فقیر آیا اور سلطنت کی درخواست
کی کہ اوسکو بخشدی اور توکل پر بہروسا کر کر ایک سمت کی راہ لی دن بہر چلا اور شام کو گوشہ صحرا مین
بیٹہہ رہا قدرت آفریدگار سے متعدد آدمی صحرا مین نمودار ہوے اونہون نے اولاً صحن کو صاف
کر کر طرح طرح کے بچھونون سے آراستہ کیا اور خیمہ زری استادہ کر کر مسند شاہانہ بچھادی اور

جملہ سامان طرب مہیا کر دیا پھر راجہ کو نہایت ادب کے ساتھہ لیجا کر مسند پر بٹھایا اور دسترخوان
چن کر عرض کیا کہ یہ سب سامان آپ کے واسطے رازق حقیقی نے بھیجا ہے راجہ نے
اوسکو قبول کیا اور بہت سے آدمیون کو گرد پیش سے بلوا کر اونکے شامل کھانا کھایا اور
صبح کو وہ سب سامان فقرا کو دیکر اپنی راہ لی اب یہ معمول ہو گیا کہ اسیطرح ہر شام ایسا ہی
سامان موجود ہوتا اور صبح کو راجہ فقیرون کو دیدیتا کہ یہی عمل مدت العمر رہا اب خیال کرنا چاہئیے
کہ ایک ذرہ توکل سے کتنا رتبہ راجہ کو حاصل ہوا ✤

باب ۸ آٹھوان حیا مین

یہ عجیب خصلت ہے خصائل انسانی سے اور عمدہ صفت ہے صفات ربانی سے حیا ایمان
کے درخت کی شاخ باردار ہے حیا سے نظام عالم ہے اگر صفت حیا مفقود ہو جاے کسی آدمی
کو کسی سے شرم نرہے اور سلسلہ امور دنیا مین خلل کلی واقع ہو یہ حیا ہی کی کیفیت ہے کہ انسان
حسب دلخواہ کوئی فعل نہین کر سکتا حیا سے خاص و عام کو فائدہ ہے اور اپنے بیگانے کا
قاعدہ اگر حیا نہو رسم عصمت جہان سے جاتی رہے اور بنیاد عفت کی منہدم ہو جاے اور
حیا کی تین قسم ہین **اول** حیاے جنایت ہے کہ گنہگار اپنے کردار سے شرمسار ہوتا ہے
مثلاً حضرت آدم نے بہشت مین گیہون کھایا تو حلہ بہشتی جسم سے گر پڑا اور عریان ہو گئے
ہر درخت کے پیچھے چھپتے پھرتے تھے اور ادہر اودہر دوڑتے آواز غیب ہوئی کہ اے
آدم ہمسے بھاگتا ہے عرض کیا کہ نہین اپنی خطا سے شرم کرتا ہون **دوسری** حیاے کرم
ہے یعنے کریم اس بات کی شرم کرے کہ سائل اوسکی درگاہ سے بے نیل مرام واپس ہو
سمجھنے کی بات ہے کہ خداوند تعالے کی صفت حیا و کرم ہے جب کوئی بندہ اپنے دونون
ہاتھہ اوٹھا کر دعا مانگتا ہے خداوند شرم کرتا ہے کہ کیونکر اوسکے ہاتھون کو اپنے فضل و رحمت
سے خالی پھیر دن تب اوسکے ہاتھون کو نقد مراد سے بھر دیتا ہے **تیسرے** حیاے
ادب ہے یعنی امور خلاف حیا پر باآنکہ وہ شرعاً و قانوناً جائز ہون عمل نکرنا مشہور ہے کہ نوشیروان
بادشاہ جس گھر مین نرگس کے پھول دہرے ہوتے اپنی عورات و کنیزون سے مباشرت
نکرتا اور کہتا کہ گل نرگس بشکل آنکھہ دیکھنے والی کی ہے

باب ۹ نوان عفت مین

اور یہ پرہیز کرنا ہے خواہشہاے نفسانی سے خصوصاً وسوسات شیطانی سے مخفی رہے

کہ آدمی کی دو نسبت ہین ایک فرشتون کے ساتھہ کہ اس نسبت سے رغبت کرتا ہی تحصیل علم و عمل پر
دوسری نسبت ہے چوپایون سے کہ اوس بیوسے حرص کرتا ہے کہانے پینے اور مباشرت
کرنے پر پس شرط عقل یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو نسبت بہائمی کیطرف توجہ نکرے کیونکہ اگر اس نسبت
سے گذر جاوے گا تو فرشتہ ہوجاویگا اور ظاہر ہے کہ جب انسان پر حرص کہانیکی غالب آتی ہے
حلال و حرام مین فرق نہین جانتا اور اسیطرح بدکاری اور نکاح مین امتیاز نہین کرتا اب عفت
اوس سے مراد ہے کہ جب خواہش نفسانی غلبہ کرے تو بامداد عقل و تمیز کے اوسکے رفع
مین کوشش کرے اور جب وسوسہ شیطانی طاری ہوا وسکے نتیجہ مذموم کا خیال کرکر دامن
کو لوث حرام سے پاک رکھے اور برے کامون سے باز رہے اس نیک عمل سے دروازہ
نیکی کا اوسکے منہ پر کہلے گا اور دین و دنیا دونون مین قائم رہینگے

باب دسوان ادب مین

اور یہ نگہبانی نفس کی ہے قول ناپسندیدہ اور فعل ناستودہ سے اپنی عزت و آبرو کو زایل نکرنا
اور دوسرون کی حرمت اور رتبے کو نگاہ رکہنا اور اس طریقے کی حفاظت ہر فرد بشر کو لازم
ہے خصوصاً بادشاہون کو کیونکہ جب وہ خود ادب کرینگے تو اوسکے نوکرون اور ملازمون
کو بہی رعایت ادب کی لازم آوے گی اور اس وسیلے سے رعایا بہی طریق ادب سے
منحرف نہوگی اور اس صورت مین انتظام ملک کا بخوبی تمام ہوگا اور کاروبار خلائق حکمت کے
مطابق جاری رہینگے **تمثیل** عزیز مصر نے قیصر روم سے طرح مواصلت ڈالکر اپنی دختر کا
اوسکے لڑکے کے ساتہہ اور اوسکی دختر کا اپنے بیٹے کے ساتہہ عقد کیا اور محبت نے
یہانتک ترقی پکڑی کہ بے مشاورت باہم کوئی کام شروع نکرتے ایکدن عزیز مصر نے قیصر
کو پیغام بہیجا کہ مین نے اپنے بیٹے کے واسطے ذخائر و نفائس اور غلام اور اونٹ گہوڑے زمین
اور ملک اور خزانہ بہت کچہہ موجود کیا ہے تاکہ بعد میرے بفراغ بالی گذران کرین تمنے بہی
اپنی اولاد کے واسطے کیا فکر کی ہے قیصر یہ بات سنکر ہنسا اور کہا کہ مال بے بنیاد اور بے وفا اور محبوب ناپایدار
ہے اوسکے حساب کرنے سے کیا فائدہ ہے اور متاع اس دنیاے فانی و دنی پر جو ہمیشہ
معرض تلف مین ہے فریفتہ ہونے کا کیا نتیجہ مین نے اپنے لڑکے کو حلیہ ادب سے آراستہ کیا ہی
اور خزاین مکارم اخلاق کا اوسکے واسطے ذخیرہ کیا کہ مال جاتا رہتا ہے اور ادب منتقل نہین
ہوسکتا اور اگلے لوگون نے اسی سبب سے مال کی پروا نہین کی علم و ادب سیکہا اور اوسی سے نام پیدا کیا

باب ۱۱ گیارہوان عالی ہمتی مین

عالی ہمت کو خداوند تعالے عزیز کہتا ہے اور اوسکے اعمال بزرگ کو بنظر قبول مشرف کرتا ہے
بلند ہمتی کے ساتھہ رفعت وارجمندی کا پیوند ہے بادشاہون اور والا ہمتون کو یہی طریقہ پسند
ہے بلند ہمتی رتبہ عالی پر پہونچاتی ہے نظر خلق وخالق مین اعتبار وعزت دکہاتی ہے **تمثیل**
انوار سہیلی مین مسطور ہے ایک باز نے سر کوہ پر آشیانہ بنایا تہا اور اوسمین بچے رکہے اتفاقاً
ایک بچہ آشیانہ سے نشیب کوہ کیطرف گرا ایک چیل جو نشیب مین بیٹھی تہی اوسنے اوسکو گرتا ہوا
دیکہکر یہ تصور کیا کہ کوئی مرا چوہا کسی چیل کے پنجے سے چہوٹ کر گرتا ہے اپنی جگہ سے اوڑی اور
بہت تیزی سے جہپٹی اور اوس بچے کو درمیان سے چنگال مین اوٹھاکر آشیانہ
مین لیگئی جب اوسکے علامات چنگال اور منقار کی دیکہی تو معلوم کیا کہ کسی شکاری جانور کا بچہ ہے
بسبب ہمجنس ہونے کے رحم کیا اور اپنے بچون کے ساتھہ تربیت مین مصروف ہوئی جب یہ باز
بچہ بڑا ہوا اور پر پرزے سنبہالے اور دل مین جرات صید افگنی کی پائی اور اپنی ہیئت اور صورت
کو خلاف اوسکے بچون کے پایا تب چیل سے اجازت سفر کی لی اور بلند پرواز ہوکر پہاڑ پر جا بیٹہا اور
اودہر اودہر نظر کی ایک چکور کو قہقہہ کرتے ہوے دیکہا اوسکو شکار کیا جب اوسکے لطیف گوشت سے
ذائقہ پایا چیل کے گہونسلے اور طعمہ کو یاد سے بہلا یا اور روزانہ شکار کرتا رہا اتفاقاً ایک روز ایک بادشاہ
بعزم شکار اس پہاڑ پر آیا اور ایک پرندکے پیچہے باز بہری جرہ بادشاہ کو چہوڑا اس باز بچہ کی بہی نظر اوس
پرند پر پڑی نہایت تیز اوڑا اور بادشاہی جانورون سے پہلے اوسکو شکار کرلیا بادشاہ کو اسکی
ہمت نہایت پسند آئی دام دارون کو حکم کیا کہ اسکو گرفتار کر لاوے پس اسکی تربیت مین مصروف
ہوا اور اپنے ہاتھہ پر جگہ دی اب غور کرنے کی بات ہے کہ اگر یہ باز بچہ عالی ہمت نہوتا اور اوسی
آشیانہ زغن مین مردار خواری پر قناعت کرتا اور اپنی علو ہمتی نہ دکہاتا کیونکر بادشاہ کے ہاتہہ پر
جگہ پاتا اور نظر خلق مین عزیز ہوتا اندرینصورت انسان کو لازم ہے کہ علو ہمتی کو ہاتھہ سے نہ دے
اور بلند حوصلگی کو ذریعہ بہبود کا سمجہے

باب ۱۲ بارہوان عزم مین

صفت عزم کی یہ ہے کہ جب کسی کام کے بنانے مین مستعد ہو تو چاہیئے کہ کسی کے منع کرنے
سے نہ رکے اور قصور وفتور کو اپنے عزم مین دخل نہ دے کیونکہ بغیر عزم درست اور سعی کامل کے
کوئی مراد حاصل نہین ہوتی اور نہ کوئی آرزو کامل جب ہمت توکل سے مدد لیکر کسی ارادے کے

درست کرنے پر مستعد ہوتی ہے لشکر فتح و ظفر کا اوسکے استقبال کو دوڑکر حاضر ہوتا ہے کہ عزم درست نشان غلبہ اور فتح کا ہے پس جس بات کے انصرام کا عزم کیا جاوے اوسمین تامل اور سستی کو دخل نہ دیا جاوے کیونکہ منزل مقصود پر کوئی شخص بغیر عزم درست اور کوشش تمام کے نہین پہونچ سکتا اور جس شخص نے طریق طلب مین پانون مستحکم رکھا گویا اول قدم تخت برتری پر دہرا **تمثیل** انوار سہیلی مین مسطور ہے کہ کنارہ دریاے ہند پر ایک جوڑا جانور طیطوی نام نے بچے رکھے تھے ابھی بچے قابل پرواز نہوے تھے دریا طغیانی پر آیا اور پانی بچون کو بہا لیگیا مادہ نے بچون کے غم مین گریہ وزاری شروع کی نر نے اوسکو تسلی دی اور کہا تو خاطر جمع رکھ وکیل دریا سے اسکا عوض لیتا ہون یہ کہکر وہ اور جانورون کے پاس گیا اور ہر قسم کے پرندون کو فراہم کرکے اپنی مصیبت بیان کی اور التماس مددگاری اور یاری کا کیا سب جانور اس بات پر متفق اور یکدل ہوکر سیمرغ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ ہم تیری رعایا ہین اور ہماری سلطنت تیرے نام پر مقرر ہے اگر ہمارا غم نکہاے گا اور وکیل دریا سے ہمارا بدلا نہ لیگا تو بادشاہت جانورون کی اور کسی کے نام پر مقرر کیجاویگی سیمرغ نے انکو تسلی دی اور ایک لشکر جرار ساتھ لیکر دریا کے کنارے پر آپہونچا جب یہ خبر وکیل دریا کو پہونچی تاب مقابلہ لشکر مرغان نہ دیکھکر بغرض عذرخواہی کہ حاضر ہوا اور تلاش کرکر بچون کو لا دیا اب معلوم کرنا چاہیے کہ اگر طیطوی نر عزم درست کو کام مین نہ لاتا تو کیونکر بچے پاتا

باب تیرہوان جد و جہد مین

جد کوشش کرنا ہے حصول مطلب مین اور جہد رنج اوٹھانا ہے حاصل کرنے مقصد مین اور یہ دونون صفت ہمت کے تابع ہین جب ہمت عالی ہو تو مرد صاحب ہمت کو چاہیے کہ طلب مقصود مین زیادہ سے زیادہ جد و جہد کرے اور محنت اوٹھانے اور مشقت کرنے سے نہ ڈرے کہ یہ بات دو حال سے خالی نہین اگر جہد سے دامن مقصد کا ہاتھ آیا تو مراد برآئی اور اگر توقف کے پردے مین رہا تو اوسکا عذر خردمندون کے نزدیک ظاہر ہے **تمثیل** ایک چیونٹی نے کمر جہد کی مضبوط باندہ کر اپنی ہمت کو مصروف کیا کہ ٹیڑا تودہ خاک کا اسطرف سے اوٹھا کر دوسری طرف پھینکدون چنانچہ ذرہ ذرہ ایک طرف سے اوٹھاتی اور دوسری طرف پھینکتی تھی اس حال مین ایک اور جانور آیا اور اوسکی کوشش تماشا آمیز کو دیکھکر کہا اے وجود ضعیف یہ کیا کام ہے جو تو نے شروع کیا اور یہ کیا مہم ہے جسمین تو نے غور فرمایا چیونٹی نے جواب دیا کہ مین ایک اپنے

ہمجنس پر عاشق ہون اور اوسکا وصال اسی شرط پر منحصر ہے لہذا اس کام مین مستعد ہوئی ہون اور چاہتی ہون کہ اپنا عہد پورا کرون جانور نے کہا کہ یہ تیرا گمان غلط ہے اور یہ کام تیری قوت سے باہر ہے جونٹی نے کہا مین نے عزم جزم کیا ہے اور قدم جد و جہد کا آگے بڑہایا اگر کام بن گیا تو مراد برآئی ورنہ معذوری ظاہر ہے

دوسری تمثیل فریدون بادشاہ نے چاہا کہ دوسری بادشاہ کا ملک تسخیر کرکے اپنے تصرف مین لاوے وزرا اور امرا سے راے لی متفق بیان کیا کہ اپنا ملک آراستہ ہے اور خزانہ بیدریغ موجود ہے بے ضرورت غبار فتنہ کا مت اوٹھا اور کینہ کی آگ مت بھڑکا موجود سے متمتع ہو اور جھگڑے کے کام کو چھوڑ فریدون نے کہا قناعت کرنا مقتضاے طبع بہایم ہے اور سر نگون گوشہ مین بیٹھنا کام ہے پست ہمتون اور بوڑہی عورتون کا فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے اور محنت و مشقت کو مددگار سمجھنا یہ کہکر کوشش کی چست باندہی اور ملک کو تسخیر کرلیا **مطابق اس حال کے یہ دیکھی ہوئی کیفیت ہے** کہ جب سال ۱۸۵۷ عیسوی مین بوجہ بغاوت و سرکشی فوج کے بعض حدود مملکت ہند کے انتظام مین فتور واقع ہوا تو کارپردازان سلطنت ہمارے شہنشاہ عہد جناب ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہا و دام اقبالہا نے ساتھ عزم درست کے جد و جہد کو کام فرمایا اور تھوڑی سی سپاہ سے باغیون کی جماعت کو جنکے گروہا گروہ ہر شہر و قصبہ اور گانو اور مکانون مین اکٹھی ہو رہی تھی شکست فاش دی اور از سر نو تسلط کرلیا اگر جد و جہد کو کام نفرماتے اور سست کوشی عمل مین لاتی تو گوہر مقصود کا ہاتھ آنا دشوار تھا اب جاننا چاہیے کہ جد و جہد سے مقصد عظیم ہاتھ آتے ہین اور سستی و کاہلی بناے شوکت و دولت کو منہدم کرتی ہے کسی شخص نے ایک بادشاہ سست کوش بلکہ سخت بیہوش سے پوچھا کہ وجہ زوال تمہارے ملک و دولت کی کیا ہوئی جواب دیا کہ شراب رات کی اور خواب صبح کی یعنی ونکو کاہلی سے رعیت کے کام مین توجہ ہوئی اور سستی سے رسم مردانگی کی زایل کی پس کشتی مراد کی ڈوب گئی یعنے دولت و ملک جاتا رہا اور اقبال معدوم ہوگیا

باب ۱۴ چودہوان ثبات و استقامت مین

اور یہ پایداری ہے تمام کرنے اور انجام پونہچانے کامون مین اور مضبوطی ہے دور کرنے تخمینون اور بلاؤن مین اور حقیقت مین ثبات نتیجہ دینے والی برکتون کی ہے اور پہل دینے والی فائدون بہتری اور رستگاری کی اور اس صفت سے کسی گروہ کو تمام خلق سے گریز نہین خصوصا بادشاہون کو کیونکہ اگر ثبات بادشاہ کا بہ نسبت رعایت نوکرون اور دور کرنے متمردون اور بدکردارون کے خاص و عام پر ظاہر نہو تو نوکر چاکر دائرہ اطاعت سے باہر نکل جاوین اور نافرمان اور مفسد گناہ کرنے اور

فتنہ اوٹھانے سے باز نہ آدین واضح ہو کہ ملک کی قوی پشتی ثبات سے ہے اور بادشاہ کو اوس
سے مدد اور قوت ایک حکیم کا قول ہے جو شخص چاہے کہ بناے حکومت اوسکی منہدم نہو چاہیے
کہ بناے اپنے کام کی ثبات و وقار سے مضبوط کرے کیونکہ جو بنیاد اصل پر ہے وہ مضبوط
ہے اور مرد ثابت قدم وہ ہے کہ اپنے طریقے سے کسی دغدغے اور وسوسے کے پیش
آنے سے انحراف نکرے کیونکہ مدد نجات کی سواے طریق ثبات کے کوئی نہین اور علامت
ثبات کی یہ دو چیز ہین اول جس کام کو شروع کرے اوسکا انجام اپنے ذمے جانے **تمثیل**
قیصر روم نے نوشیروان سے پوچھا کہ سبب بقاے سلطنت کا کیا ہے کہا کہ ثبات ہے اور
مین اس قاعدے پر عمل کرتا ہون یعنے کسی بیہودہ کام کو حکم نہین دیتا اور جس کام کو حکم دیتا
ہون انجام کو پہونچاتا ہون قیصر نے کہا کہ حکماے یونان کا بھی یہی قول ہے کہ جو علم راست
کیا جاے پھر وہ سرنگون نہو دوسرے یہ کہ جو بات موںھ سے نکالی خلاف اوسکے حد مقدور
تک دوسری بات نکرے **تمثیل** ایک بادشاہ ایک دن کسی میدان مین جاتا تھا ایک مزدور کو
دیکھا کہ نہایت بھاری پتھر اپنے کاندھے پر دھرے بادشاہی عمارت کے واسطے اوٹھاے
لاتا ہے اور اوسکے بوجھ سے مزدور نہایت تکلیف مین ہے بادشاہ کو رحم آیا اور مزدور سے وہ
پتھر اوسی میدان مین ڈلوا دیا کہ مدت تک اوسی میدان مین رہا گھوڑے جب اوس میدان مین
نکلتے تو بیشتر جھجکتے اور دور بھاگتے ایک وقت ایک خواص نے موقع پاکر بادشاہ سے التماس
کیا کہ اگر اس پتھر سے راہ خالی کرا دیجاوے تو آدمیون کو آرام ملے اور جانورون کی تکلیف رفع
ہو بادشاہ نے فرمایا کہ اگر اب پتھر اوٹھ جانے کا حکم صادر کرون تو آدمی میری بے ثباتی پر گمان
کرینگے لہذا وہ پتھر اب وہین رہیگا چنانچہ بادشاہ کے مرنے تک وہ پتھر بدستور رہا اور
اوسکے مرنے کے بعد اولاد نے بھی اوسی بات کی رعایت کرکر نہ اوٹھوایا نتیجہ اس کلام کا یہ ہے
کہ بادشاہ کا کلام ہر کلام کا بادشاہ ہے اوسکی حفاظت ضرور ہے تاکہ اوسکے خلاف مین سبکی ظاہر نہو

باب چہاردہم عدل مین

عدل ہے داد مظلوم کی دینا اور مرہم راحت کا جراحت مجروح پر رکھنا عدل سحنہ ہے ملک کا آراستہ
کرنے والا اور روشنی ہے تاریکی دور کرنے والی عدل ایک ساعت کا طاعت صد سالہ پر غالب ہے
کیونکہ نفع طاعت کا طاعت کنندہ کو اور فائدہ عدل کا خاص و عام اور خرد و بزرگ کو پہونچتا ہے ثواب
عدل کا حد حساب سے زائد ہے اور احاطہ قیاس سے باہر **تمثیل** کسی بادشاہ نے بنیت

صادق خواہش کی کوچ کعبہ کیجیے اور اپنے ہمسرون مین عزت خلق مین نیکنامی آخرت مین نتیجہ
ثواب کا لیجیے وزرا نے عرض کیا کہ ملک مین امن نہین اس عزم سے انتظام مملکت مین قصور
ہوگا اور آسایش رعایا مین فتور کیونکہ سلاطین کے دشمن بہت ہین اگر مع لشکر کوچ کیا جاویگا
تو اس راہ دور و دراز پر طیاری سامان مین دشواری ہوگی اور اگر متعدد ملازمون کے ساتھہ سفر
ہوگا تو راہ مین اندیشے اور خطرے بہت ہین جب بادشاہ نے دیکھا کہ سفر نہین ہو سکتا کہا ایسی
تدبیر کرو جس سے ثواب حج کا حاصل ہو اور اوس طاعت کی برکت کا حصہ ملے حاضرین نے عرض
کیا کہ اس ولایت مین ایک فقیر ہے جو بہت مدت تک کعبہ مین رہا ہے اور ساٹھہ مرتبہ باشرائط
حج کر چکا ہے اور اب وہ فلان کوہ پر گوشہ نشین ہوا ہے اوس سے ثواب ایک حج کا خرید کیجیے
اور زر ثمن دیجیے یہ بات پسند کر بادشاہ فقیر کے پاس جا پونہچا اور ادہر ادہر کی باتین کر دل کا
مطلب بیان کیا فقیر نے کہا مین سب حجون کا ثواب بیچتا ہون بادشاہ نے کہا قیمت کہو کہا
جتنے قدم مینے حجون کی آمد رفت مین اوٹھائے ہین ہر ایک قدم کی قیمت مین تمام دنیا اور جو
چیز کہ دنیا مین ہے لونگا بادشاہ نے کہا میرے تصرف مین دنیا اور متاع دنیا سے اتنی کمتر ہے
جو ایک قدم کی بہی قیمت کو کافی نہین ہو سکتی پہر ایک حج کیونکر خرید سکتا ہون فقیر نے کہا تمام
حجون کی قیمت دنیا تیرے نزدیک بہت سہل ہے بادشاہ نے کہا کیونکر کہا جب کسی مظلوم کے
جہگڑے مین تو انصاف کرے اور ایکدم کسی دادخواہ کے کام مین مشغول ہو اوسکا ثواب مجہے
بخشدے مین ساٹھون حج کا ثواب تجہے دونگا اس سے معلوم ہوا کہ بادشاہ کا انصاف کی نگاہ
سے رعایا کا حال دیکہنا سب بندگیون سے افضل ہے اور یہ امر صحیح ہے کہ اگر حمایت عدالت
کی نہو زبردست زیردستون کا مغز نکال لین اور صاحب قوت ضعیف حالون کو تباہ کر دین۔
فی الحقیقت عدل ایسا نور ہے جس سے ملک روشن ہوتا ہے اور انصاف ایسا پہول ہے
جسکی خوشبو سے جہان کا دماغ معطر ہے عادل دنیا کا پیارا ہے اگرچہ اوسکے عدل سے فائدہ
خلق کو نہ پونہچا ہو اور ظالم تمام جہان کا دشمن ہے اگرچہ اوسکے ظلم سے کسی کو نقصان نہ ہوا ہو
دیکہو نوشیروان آج تک عادل مشہور ہے اور چنگیز ظالم جب کوئی نوشیروان کو یاد کرتا ہے تو بواسطہ
عدل کے اوسپر آفرین کہتا ہے اور چنگیز پر بسبب ظلم کے لعنت **قول حکما** مین لکہا ہے
کہ عدل برابری کا نگاہ رکہنا ہے درمیان خلق کے یعنے ایک گروہ کو دوسرے پر غالب نہونے
دینا اور ہر فریق کو اوسکے مرتبے پر رکہنا چنانچہ رعایا سے سلاطین کے در اصل چار گروہ مقرر

کیے گئے ہین اول اہل شمشیر جیسے امرا و اہل جیش یہ مانند آگ کے ہین دوسرے اہل قلم
جیسے وزرا اور منشی یہ مثل ہوا کے ہین تیسرے اہل معاملہ اور یہ بجاے پانی کے ہین چوتھے
اہل زراعت اور یہ بمرتبہ خاک کے ہین توجیسا کہ غلبہ ایک کا چارون خلطون سے آدمی کے مزاج
کو خراب کرتا ہے اسیطرح غلبہ ایک گروہ کا چارون گروہ سے ملک کو تباہ کرتا ہے پس جب تک
ان چارون کا انتظام رکھا جاے گا کوئی فتنہ نہ اوٹھے گا اور سلطنت قایم رہے گی اور یہ بھی روایت
ہے کہ ایکبار کسی بادشاہ کی مجلس مین یہ بیان ہوا کہ بدن بادشاہ عادل کا قبر مین کبھی متفرق نہین ہوتا
اور اوسکے جسم کے اعضا شامل رہتے ہین بادشاہ نے خواہش کی کہ جاکر نوشیروان کے دخمہ یعنی سمادہ
کو دیکھیے جب سمادہ پر پہونچا اور کھلوایا تو اوسکے لاشہ کو ایسا تازہ پایا جیسے کوئی شخص آنکھہ بند کیے
بیٹھا ہوا اوسکے ہاتھہ مین تین انگوٹھی تھین اور ہرایک پر ایک ایک نصیحت تحریر تھی اول یہ کہ دوست
اور دشمن سے مدارا کر دوسرے یہ کہ کامون کو بغیر مشورہ دانشمندون کے شروع مت کر تیسرے
یہ کہ رعایت رعیت کی نہ چھوڑ اور جملہ ارکان عدل سے اول سننا کلام دادخواہ کا ہے یعنی اوسکی
بات پر بتوجہ کان رکھنا اور از روے مہربانی کے اوسکے کام کو انجام دینا اور جسقدر وہ زیادہ کہے
اوس سے تنگ نہونا کیونکہ بادشاہ بمنزلہ طبیب کے ہے اور مظلوم مثل بیمار کے بیمار چاہتا ہے
کہ اپنا تمام حال طبیب سے کہے اگر طبیب تمام حقیقت بیمار کی نہ سنے گا اور اوسکی بیماری کی کیفیت
پر بخوبی مطلع نہوگا پھر کیونکر مرض تشخیص ہوگا اور کیا معالجہ کرے گا ذکر ہے کہ ایک شخص نے ایک بزرگ
کے سامنے اپنا حال کہا اوسنے نہ سنا مکرر کہا التفات نکیا تیسری بار پھر کہا تب جھنجھلا کر بولا کہ کیون
درد سر دیتا ہے تب اوسنے کہا کہ سر تو ہے درد کہان لیجاون یہ بات پسند آئی اور اوسکی حاجت
رفع کردی اور منقول ہے ایک بادشاہ نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ ہر چیز کی زکوۃ مقرر ہے تو بادشاہ
سلطنت کی زکوۃ کیا ہے جواب دیا جب کوئی مظلوم دادخواہی کو آوے اور اپنی حاجت عرض
کرے اوسکو سننا اور نرمی اور ملائمی سے [illegible] مہربانی سے پیش آنا اور اسیطرح فقیر
اور محتاجون سے بھی بات کرنے مین عار نکرنا کیونکہ [illegible] بات کرنا بزرگون کی [illegible]
دیکھو سلیمان بادشاہ چیونٹی تک کی بات [illegible] تمثیل [illegible] ایک بادشاہ تھا نہایت عادل
اور دادگستر ناگاہ اوسکی سماعت [illegible] اوسنے ارکین سلطنت کو جمع کیا
اور اسقدر زار زار رویا کہ سب حاضرین رونے لگے اور اوسکی تسلی کے لیے تدبیرین کرتے بادشاہ
نے کہا اسکی فکر مت کرو کیونکہ [illegible] دانشمند آدمی ایسا

باتون کی فکر نہین کرتے مین اس لیے روتا ہون کہ ناگاہ کوئی مظلوم دادخواہ بارگاہ کے دروازے پر فریادی آوے اور اوسکے استغاثہ کی آواز میرے کان تک نہ پونہچے اور محروم پہر جاوے اور مین عاقبت کے مواخذے مین گرفتار رہون اسواسطے منادی کرادو کہ سواے مظلوم دادخواہ کے کوئی دوسرا شخص سرخ لباس نہ پہنے اس علامت سے مظلومون کے حال سے مطلع ہونگا اور داد انصاف کی دونگا دوسرا رکن خلوص نیت کا ہے درباب رعیت کے بادشاہ کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنی نیت رعیت کی بہبودی اور بہتری پر مائل رکہے کیونکہ بادشاہ کی نیت کو اس باب مین اثر تمام ہے اگر بادشاہ نیت عدل کی رکہتا ہے برکت اور جمعیت کا نتیجہ ملتا ہے اور جو اوسکے خلاف کرتا ہے برکت سب چیز سے اوٹھہ جاتی ہے **تمثیل** ایک بادشاہ جنگل مین شکار کہیلنے گیا وہان دہوپ چڑہ گئی اور ہوا زیادہ گرم ہوگئی سایہ اور چشمہ کی خواہش ہوئی یکایک دور سے ایک سیاہی نظر آئی گہوڑا اودہر دوڑایا جب قریب آیا دیکہا کہ ایک سیاہ رنگ کا خیمہ جنگل مین کہڑا ہے اور ایک بوڑہیا اپنی دختر سمیت اوسکے سایے مین بیٹہی ہے بادشاہ کو دیکہکر بوڑہیا اوٹہی اور گہوڑے کی باگ پکڑلی بادشاہ اوترا اور خیمے مین جابیٹہا بوڑہیا نے جو کہانا اوس وقت موجود تہا کہلایا اور پانی پلایا جب بادشاہ کی طبیعت کو چین ملا تو نیند کا غلبہ ہوا وہین سوگیا جب نیند سے جاگا تو شام ہوگئی تہی ناچار وہین ٹہر گیا اوس بوڑہیا کے پاس ایک گاو شیر دار تہی لڑکی نے اوسکا دودہ دوہا تو اسقدر زیادہ نکلا کہ بادشاہ کو حیرت ہوگئی دل مین سوچا کہ یہ لوگ مویشی سے ایسے بڑے فائدے اوٹہاتے ہین اور ہمکو کچہہ نہین دیتے اگر ہفتہ مین ایک دن کا دودہ انسے لیا جایگا تو ان کا کچہہ نقصان نہوگا اور ہمارے خزانے مین توفیر ہوگی نیت کی کہ جب دارالسلطنت مین پہونچون رعیت سے یہ لون جب صبح ہوئی لڑکی نے حسب معمول وہ دودہ دوہا تو مقدار معمولی سے بہت کم نکلا لڑکی چلائی اور اپنی مان کو بلاکر وہ دکہایا اوسنے کہا تو دعا کر کہ بادشاہ کی نیت ظلم سے پہرجاے بادشاہ کو یہ بات سنکر عجیب ہوا اور پوچہا تونے بادشاہ کی نیت کا حال کیونکر جانا کہا کل شام کو جو دودہ دوہا گیا تہا وہ بہی تمنے دیکہا تہا کہ کتنا زیادہ تہا اب بہی دیکہو کہ بہ نسبت اوسکے ایک چہارم ہے سو جب بادشاہ نیت بد کرتا ہے برکت چیز سے اوٹہہ جاتی ہے بادشاہ نے یہ بات سنکر قبول کیا اور نیت درست کی اور کہا کہ اب پہر دودہ نکال لڑکی گئی اور دوہا حسب معمول نکل آیا اپنی مان کے پاس آئی اور مژدہ نیک نیتی بادشاہ کا سنایا **دوسری تمثیل** بہرام بادشاہ موسم گرما مین ایک باغ کے دروازے پر پونہچا تشنگی غالب تہی باغبان سے کہا ایک قدح آب انار لا باغبان گیا اور نہایت جلد بہر لایا بہرام نے پیا اور کسیقدر تسلی پائی باغبان

سے پوچھا اس باغ سے تجکو کتنا حاصل ہوتا ہے جواب دیا تین ہزار دینار کہا بادشاہ کو کس قدر
محصول دیتا ہے کہا ہمارا بادشاہ سر درختی نہین لیتا زراعت سے دسوان حصہ لیتا ہے بہرام
سوچا کہ میری عہد حکومت مین ہزارون باغ ہین اگر ان کے محاصل سے بہی دہیک لیجاے تو رعیت
کا چندان ضرر نہو اور خزانہ معمور پس یہ نیت کی کہ دار السلطنت مین پہونچکر یہ حکم جاری کرون گا باغبان
سے کہا کہ ایک قدح اور بہر لا باغبان گیا اور نہایت دیر مین قدح لایا بہرام نے پوچھا اب کی بار دیر مین
آنے کا کیا سبب ہوا اور قدح پہلے سے کم کیون بہر آگیا باغبان بولا اسمین میرا قصور نہین بادشاہ
کا قصور ہے اوسنے نیت کو بدلا اور ظلم کا ارادہ کیا میوے سے برکت اوٹھہ گئی پہلے یہی جام ایک
ایک انار کے پانی سے بہر گیا تہا اب کی بار دس انار کے پانی سے بہی خالی رہا بہرام ڈرا اور نیت
درست کرلی اور ارادہ خراج لینے کا دور کیا پہر باغبان سے کہا اب کی بار پہر جا اور ایک قدح بہر لا
باغبان گیا اور پہلی طرح بہر لایا اور بولا معلوم ہوتا ہے بادشاہ نے وہ نیت ظلم کی بدل دی اور ابہی
اوسکا اثر ظاہر ہوگیا دانشمندون کا قول ہے کہ عدل کے برابر کوئی فضیلت نہین اور ظلم کے برابر
ذلت عدل سے بقاے ملک اور معموری خزانہ اور آبادی شہر و دہات کی ہوتی ہے اور ظلم سے
ان سب چیزون مین زوال آتا ہے اور یہی امر نتیجہ بد دکہلاتا ہے ہوشنگ بادشاہ نے اپنے
بیٹے کو وصیت کی کہ ظلم مت کیجیو کیونکہ جو کام مظلوم کے دل کی آہ کرتی ہے وہ ہزار تیر و شمشیر سے
نہین ہوتا اور ظلم کے انجام کو سوچو کہ فوراً تغیر و تبدل نعمت کا ہوجاتا ہے دوسرے طلب مال مین
رعایا سے جہگڑہ مناقشہ مت کیجیو کیونکہ مال ناپائدار ہے اور ہاتہون ہاتہہ آتا جاتا رہتا ہے —
سلطان محمود نے ارکان دولت کو حکم کیا کہ ایک شخص نہایت احمق حاضر لاو تلاش مین مصروف ہوے
ایک آدمی کو دیکہا کہ درخت کی ٹہنی پر بیٹہا ہوا اوسی ٹہنی کی جڑ کاٹ رہا ہے سب نے اوسکی
حماقت پر اتفاق کیا اور بادشاہ کے سامنے حاضر لائے اور صورت ماجرا بیان کی بادشاہ نے
فرمایا کہ اس سے بہی زیادہ کوئی احمق ہے حاضرین نے عرض کیا کہ اوسکو حضرت نشان دین کہا کہ
حاکم ظالم جو جور و ظلم سے اپنی رعیت کو بگاڑے اور آپ کو اس ذریعے سے پریشان حال کرے
منقولہ ایک دانشمند کا قول ہے رعیت جڑ کے مانند ہے اور بادشاہ مشابہ درخت کے درخت
کی مضبوطی جڑ سے ہوتی ہے پس جو بادشاہ رعیت پر جور و جفا کرتا ہے وہ بالیقین اپنی جڑ کاٹتا
ہے **تمثیل** ایک بادشاہ تہا سخت بیرحم اور نہایت ظالم رعیت اوسکے ظلم سے مصیبت مین
تہی اور تمام خلق عذاب مین جب خلائق نے اوسکے ظلم کا استغاثہ خداوند تعالے کی حضور

مین کیا تو ایک تیر ہوا سے اوترکر بادشاہ کے سینے سے پار ہوگیا اور اس صدمے سے
بادشاہ مرگیا جب تیر باہر کھینچا اوسپر لکھا تھا کہ تو ظلم کرتا ہے اور ظالم کے لیے تیر مقرر ہے جو
فضا مین سوئی کیطرح اوترتے ہین اب دیکھو کہ نتیجہ ظلم اور عدل کا کیا ہے اور دونون
کامون سے کونسا کام بہلا ہے

باب سولہوان عفو مین

عفو ترک عقوبت گنہگار کا ہے حالت قدرت مین اور یہ فضیلت سب فضیلتون سے برتر ہے
اور تمامی صفات سے بہتر **تمثیل** ایک شخص نے شاہ عرب کے کئی عزیزونکو قتل کیا اور بہاگ گیا چند
روز کے بعد بادشاہ کے پاس حاضر آیا بادشاہ نے کہا تو میری عقوبت سے نہ ڈرا جو میرے پاس
آیا جواب دیا کہ میری جرات آنے مین تیرے عفو کے سبب سے بڑہ گئی مین جانتا ہون گو میرا
گناہ بڑا ہے مگر تیرا عفو اوس سے بہت زیادہ ہے بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور گناہ بخش
دیا ارکین سلطنت سے ایک نے پوچہا کہ ایسے دشمن پر تو قادر ہوا اور اوس سے بدلا نہ لیا کہا
مین نے جب باخود تامل کیا تو ظاہر ہوا کہ اگر اسکو قتل کرون میرا نفس خوش ہوا اور تسلی پاوے اگر
بخشدون اوسکا دل شاد ہوا اور مجکو نیکنامی دنیا مین سلے اور ثواب عقبے مین بس جو لذت
عفو مین ہے انتقام مین نہین لہذا بخش دیا **تمثیل** سکندر نے ارسطو سے پوچہا درباب
فلان گناہگار کے کیا راے ہے جواب دیا عفو بہتر ہے انتقام سے کیونکہ گناہ آئینہ عفو کا
ہے اور گناہگار سبب ظہور اوس صفت کا پس اوسکا گناہ بخشا اور صفت عفو کی ظاہر کی
پہر سکندر نے پوچہا کہ عفو کس وقت بہتر ہوتا ہے کہا جب کہ دشمن پر فتح پاوے اور اپنی قدرت
دشمن پر ظاہر کر سکے اور اس وسیلے سے شکرگزاری ظفر کی کیجاوے **دوسری تمثیل** ایک
بادشاہ نے اپنے دشمن پر فتح پائی اور اوسکو قید کر لیا بادشاہ نے پوچہا کہ اب کیا کہتے ہو
کہا کہ خدا تعالے جس چیز کو دوست رکہتا ہے وہ عفو ہے اور تو جس چیز کو پسند کرتا ہے وہ
ظفر ہے ظفر خدا نے تجہے بخشی اب عفو کر جو پسند ایزدی ہے بادشاہ نے یہ بات پسند کی اور
آزاد کر دیا **تیسری تمثیل** ایک شخص نے مقربان سلطنت سے کوئی جرم کیا تہا اور اوس
سبب سے غضب سلطانی مین گرفتار تہا ایک روز بادشاہ نے کسی خواص سے اوسکے باب
مین مشورہ کیا خواص نے کہا اگر مین بجاے تیرے ہوتا تو اوسکو سیاست کرتا بادشاہ نے
کہا اب جو تو بجاے میرے نہین تو میرے عمل بہی تیرے خلاف ہونے چاہئین لیکن

اوسکو بخشنا اور گو کہ اوسکا جرم بدتر ہے مگر میر اعفو نیک تر تکلمتہ اور ہر صورت مین بادشاہونکو چاہیے کہ مجرم کی بدی کے بدلا لینے کا خیال اپنے دل پر نہ لاوین اور جو قدرت بدلا لینے کی اونکو بعون الہی حاصل ہے اوسکے شکرانے مین گناہگار کے جرائم کا عفو فرماوین مطابق اس بیان کے یہ ماجرا چشم دید راقم ہے جب ۱۸۵۷ء عیسوی مین ظلمت بغاوت سنے اطراف عالم کو گہیرا خلق خدا احکام عصر سے پہر گئی اور جابجا آتش جدال وقتال روشن کی شتیر ارکین سلطنت ہمارے شہنشاہ عصر جناب ملکہ معظمہ دام ملکہا وضاعف اجلالہا کے دست تطاول رعایا اور افواج باغی سے قتل ہوے بالآخر جب سپیدۂ صبح فتح وظفر نمودار ہوا اور تعذیب باغیان شقی کی تنبیہا عمل مین لائی گئی گروہا گروہ مجرمون کے شہر ودیہات سے بہاگ کر جنگل اور پہاڑون مین چھپ گئے اور آبادی شہر وقصبات مین قصور واقع ہوا اور جمعیت خواص خلائق مین فتور ہر شخص اپنے عزیز ویگانون کی مفارقت سے بیقرار تہا اور برہمی کاروبار اور انقلاب روزگار سے سخت پراضطرار کسی مجرم کی طبیعت کو قرار نہ تہا کونسا دل تہا جو غم وبا انتشار نہ تہا روز تیرہ شب الم کا نمونہ دکہاتا تہا فکر انجام سے جی گہبرا کر مونہہ کو آتا تہا ایسی حالت مین ناگاہ دریاے بخشایش شاہنشاہی موج زن ہوا اور مضمون اشتہار معافی تقصیر بوسیلہ منادی گوشزد مردوزن ہوا دلونکو تسلی ہوئی سب اپنے گہر وغین آباد ہوے اور اجراسے کار اپنے سے مسرور دلشاد ہوے اب غور کرنے کی بات ہے کہ اگر عفو شاہنشاہی ظہور مین نہ آتا جوق جوق مجرم تباہ پریشان حال اور خستہ خاطر اطراف وجوانب مملکت مین پریشان پہرتے کبہی اقلیم آسایش مین قدم نرکہتے

سترہوان باب حلم مین

حلم آسمان اخلاق کا مہر منیر ہے اور آتش غضب کے بجہانے کو ابر مطیر ایک بزرگ کا قول ہے کہ قوی تر وہ آدمی نہین جو بہت سے آدمیون کو بوقت مقابلہ بہگا دے یا بذریعہ زور وطاقت کے زمین پر گرادے بلکہ قوی تر وہ ہے جو غصے کی حالت مین اپنے کو سنبہالے اور اپنے نفس پر قادر رہے کتاب انجیل مین لکہا ہے بادشاہ پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو حلم سے تابعدار اور نرم کرے اور جو امر خلاف مرضی کے سنے اوس سے ناخوش نہو کیونکہ بادشاہ قدرت اوسکے بدلے لینے کی رکہتا ہے اور اگر غصہ زیر دست حلم کا نہو تو بادشاہ جس قول وفعل پر غصہ کرے آدمیون کی جان کو خطر پہونچے اور ملک ویران ہوجاے **تمثیل** ایک بادشاہ پاس ایک نگینہ یاقوت کا تہا طول مین چار انگشت اور عرض مین دو انگشت نہایت آبدار اور چمکدار ایک سنار کو بلا کر حکم دیا کہ تعویذ بنا کر نگینہ اوسمین جڑ دے سنار نگینہ دکان پر لیگیا تعویذ بنا رہا تہا تاکہ نگینہ نصب کرے اتفاقاً نگینہ اوسکے

پر گر پڑا اور چار ٹکڑے ہو گئے دوسرے دن بادشاہ نے سنار کو بلوایا اور تعویذ چاہا سنار کانپنے لگا
اور رو دیا بادشاہ نے پوچھا حال کیا ہے اوسنے ماجراے گذشتہ سنایا اور عذر تقصیر چاہا بادشاہ نے ہنسکر
کہا اب جا اور چار انگوٹھی بنالا غور کرنا چاہیے کہ یہ صورت جو بادشاہ سے ظہور مین آئی عین حلم اور
بردباری کی حد ہے **مقولہ** نوشیروان نے بزرجمہر حکیم سے پوچھا کہ حلم کیا چیز ہے کہا اخلاق کے
دسترخوان کا نمک ہے یعنے اگر حلم کے لفظون کو اولٹو تو ملح ہو جاے اور ملح نمک کو کہتے ہین
اور جیسا کہ کوئی کہانا بغیر نمک کے مزہ نہین رکہتا اسی طرح کوئی خلق بغیر حلم کے خوبصورتی نہین پاتا پہر
نوشیروان نے کہا علامتین حلم کی کیا ہین کہا یہ تین علامتین ہین ایک یہ کہ اگر کوئی ترش و تلخ بات کہے
بمقابلہ اوسکے جواب شیرین دے اور اگر کوئی بظاہر رنج پونہچا وے اوسکے برابر مین احسان کرے
جیسے کہ پہل اور درخت جو کوئی اوسکو اینٹ مارتا ہے وہ اوسکو بخشتا ہے دوسری علامت یہ ہے
کہ جب غصے کی آگ بہڑک کر چنگاریان چہوٹنے لگے اور غلبہ غصے کا نہایت کو پونہچے اوسمین چپ
ہو جاے یہ دلیل اطمینان دل اور تسکین روح کی ہے اور جو فقیر سالک ہین اونہون نے غصے کا
علاج یہی کیا ہے تیسرے علامت وہ ہے کہ جو شخص غصہ کرنے کے لائق ہے اوسپر غصہ نہ کرے

تمثیل ایک شاہزادہ بہت سے آدمیون کے ساتہہ جلسے مین کہانا کہاتا تہا ایک غلام رکابی
گرم دلیہ کی لیے ہوے مجلس مین آیا شاہزادے کے رعب سے اوسکا پانو کانپا رکابی شاہزادے
کے سر پر گر پڑی تمام منہ جل گیا اور کپڑے بہر گئے شاہزادے نے بنگاہ غضب دیکہا غلام نے ایک
آیت قرآنی کا آغاز کیا الکاظمین الغیظ یعنی جو آدمی کہ غصہ کہانے والے ہین شاہزادے نے کہا
مین نے غصہ کہالیا پہر غلام نے کہا والعافین عن الناس یعنے وہ آدمی کہ بخشتے ہین گناہ آدمیون کے
شاہزادہ نے کہا بخش دیا غلام نے تتمہ آیت کا پڑہ دیا واللہ یحب المحسنین یعنے خدا دوست رکہتا ہے
نیکون کو شاہزادہ نے کہا مین نے تجہے آزاد کیا **مقولہ** جب حضرت عیسیٰ مسیح سے لوگون نے سوال کیا
کہ سب چیزون مین سخت زیادہ کیا ہے فرمایا کہ غصہ خدا کا کہا اس سے کیونکر امین ہون کہا اپنے غصے چہوڑنے سے

باب ۱۸ اٹہارہوان خلق و رفق مین

خلق مراد ہے خوشخوئی سے اور رفق نرمی اور دلجوئی سے یعنی مہربانی اور شفقت کو کام مین
لانا خلق ہے اور ملائمت و مدارا سے موافقت کرنا رفق واضح ہو کہ خلق نیک خصلت اور رسا تر
صفت ہے خصایل پسندیدہ سے جب کہ ایمان پیدا ہوا اسنے کہا میرے مضبوطی کس چیز سے ہوگی
تب خدا نے اسکو نیک خوئی اور سعادت سے قوی کر دیا اور جب ظلم کو پیدا کیا اوسنے بہی

اپنی قوی پشتی چاہی تب اوسکو تند خوئی اور بخیلی سے قوت دی **تمثیل** حضرت
عیسے سر راہ چلے جاتے تھے ایک احمق ملگیا اوسنے کوئی بات پوچھی حضرت نے
بسبیل تلطف جواب دے دیا اوسنے اوس جواب کو تسلیم نہ کیا اور گستاخی سے کلمات
سخت کہنے لگا یہان تک وہ سخت کہتا تہا حضرت اوسکی تعریف کرتے تھے اس گفتگو
مین ایک اور شخص آگیا اوسنے کہا یا حضرت تم اس شخص سے کیون اسقدر دب گئے ہو جو
بمقابلہ اسکے سخت گفتگو کے رعایت لطف کی کرتے ہو وہ قہر کرتا ہے تم مہر کرتے ہو حضرت
نے فرمایا کہ کوزے سے وہی ٹپکتا ہے جو اوسمین ہے یعنے اوس کے منہ سے وہی بات
نکلتی ہے جو اوسکے دل مین ہے اور مجھسے وہی صورت ظاہر ہوتی ہے جو مجھہ مین ہے
یعنے وہ سخت کہتا ہے مین غصہ نہین کرتا اوسکو مجھسے ادب حاصل ہوتا ہے اور مین اوسکی
بات سے جاہل نہین ہوتا حکما کا قول ہے نشان خوش خوئی کے یہ دس ہین **اول** آدمیون
کے ساتھہ نیک کام مین مخالفت نہ کرنا **دوسرے** اپنے نفس سے انصاف دینا
تیسرے آدمیون کا عیب نہ ڈہونڈہنا **چوتھے** اگر کسی کو ذلت حاصل ہوئی ہو اوسکا
بیان بہ نکوئی کرنا **پانچوین** جو گنہگار عذر چاہے اوسکو قبول کرنا **چھٹوین** حاجت محتاجون
کی روا کرنا **ساتوین** آدمیون کا رنج کھینچنا **آٹھوین** اپنے نفس کا عیب دیکھنا **نوین**
تمام خلق سے کشادہ پیشانی رہنا **دسوین** آدمیون کے ساتھہ اچھی بات کہنا آب رفق
کی کیفیت مرقوم ہوتی ہے کہ یہ عمدہ صفت ہے صفات حمیدہ سے جیسا کہ کلمہ سخت کہنا سبب
قطع الفت و محبت کا ہوتا ہے ویسا ہی نرمی اور ملائمت ذریعہ دوستی و موافقت کا +
تمثیل ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو نہایت قیمتی پوشاک پہنے ہوے دیکھا کہا اے
بیٹے بادشاہون کو ایسی پوشاک پہننا چاہیے جو عام خلائق کو میسر ہو بیٹے نے کہا وہ پوشاک
کونسی ہے کہا جسکا تانا نیکخوئی اور نکوکاری ہے اور بانا سازگاری اور بردباری **مقولہ** جمشید
بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچہا کہ بادشاہ کو کونسی صفت ضروری ہے کہا نرم خوئی اس
صفت سے رعیت بادشاہ کے حق مین دست بدعا رہے گی اور فوج پابند رضا اور مجرم
کی تنبیہہ ملائمت سے بہتر ہو سکتی ہے نہ سختی سے **تمثیل** ایک بادشاہ نے اپنے
باورچی کو ایک قسم خاص کہانا پکانے کا حکم دیا جب دسترخوان پر اور کہانون کے ساتھہ وہ
کہانا چنا گیا اوس کے پہلے ہی لقمے مین کنکھی نکلی بادشاہ نے اوس لقمے کو پہینک دیا

اور دوسرا اوٹہایا اوسمین بہی برآمد ہوئی اوسکو جدا کیا اور تیسرا اوٹہایا اتفاقاً اوسمین بہی ظاہر ہوئی
تب اوس کہانے سے ہاتہہ کہینچا اور باورچی کو بلاکر کہا کہ یہی کہانا کل پہر پکا مگر شرط یہ ہے کہ
زیادہ مکہیان نہون حاضرین سنکر متعجب ہوے کہ بادشاہ نے کس لطف سے باورچی کو شرمندہ
نہ پایا نتیجہ شیرین زبانی سے چیتا دام مین مقید ہو سکتا ہے اور ملائمت سے ہاتھی بال
مین بندہ ہو جاتا ہے انسان کو ہر حال مین ان دونون امر کی رعایت واجب و لازم ہے

باب ۱۹ اونیسوان شفقت و مرحمت مین

شفقت مہربانی کرنا ہے تمام رعیت پر اور مرحمت ترحم کرنا ہے عام مخلوق پر اور یہ صفت بالخصوص
بادشاہون کو زیبا ہے کیونکہ رعایا امانت خدا کی ہے جو اونکے اختیار اور قدرت مین سونپی گئی ضرور
ہے کہ اونکی رعایت بواجبی کی جاے تاکہ رفاہیت اور فراغت شامل حال فقرا اور محتاجون
کی رہے اور رعیت ظلم سے محفوظ ہو **تمثیل** سبکتگین بادشاہ ابتدا مین سپاہی تہا اور اوس کے
پاس سواے ایک گہوڑے کے کچہہ نہ تہا اوقات نہایت سختی اور محتاجی مین گذرتی تہی ہر روز
شکار کرنے کے لیے جنگل مین جاتا تو آذوقہ کرتا ورنہ فاقہ اوٹہاتا ایک دن ایک ہرنی کو بچے کے ساتہ
جنگل مین چرتے ہوے دیکہا گہوڑا اوسکے پیچہے پہینکا ہرنی تو بہاگ گئی اور بچہ بسبب کم عمری کے
رہگیا سبکتگین نے اوس بچے کو پکڑ لیا اور ہاتہہ پاؤن باندہ گہوڑے پر دہر شہر کا رستہ لیا ہرنی نے جب
بچے کو گرفتار دیکہا لوٹ پڑی اور گہوڑے کے پیچہے دوڑی اور بہت چلائی اور روئی سبکتگین
کو رحم آیا بچے کے ہاتہہ پاؤن کہول کر جنگل مین چہوڑ دیا جب ہرنی نے بچے کو چہوٹا پایا اوسکو اپنے
آگے کر لیا اور بزبان بے زبانی جناب باری مین سبکتگین کے حق مین دعاے خیر کی رات
کو سبکتگین نے خواب مین دیکہا کہ عوض اوس شفقت و مرحمت کے جو تجہسے اوس بیچارے بیزبان
کے حق مین ظاہر ہوئی تجکو بادشاہ کیا چاہیے کہ ہمارے بندون پر ایسی ہی شفقت بجا لائیو اور
رعیت کے ساتہہ طریق مرحمت کا نہ چہوڑیو اب سمجہنے کی بات ہے کہ ایک حیوان بے زبان
کے ساتہہ نتیجہ مرحمت کرنے کا یہ ظاہر ہوا کہ سلطنت اس دنیاے فانی کی ہاتہہ آئی اگر انسانون
پر ایسی شفقت کی جاے اور اوس ذریعے سے سلطنت عالم باقی کی مل جاے تو کیا عجب ہے
دانشمندون کا قول ہے کہ بادشاہ کی شفقت کا ایک یہ نشان ہے کہ رعیت کو ایسا دوست
رکہے جیسا باپ بیٹے کو یعنی جو کچہہ اپنے حق مین پسند نہ کرے اونکے حق مین روا نہ رکہے تاکہ
وہ اپنی جان و مال سے دریغ نہ کرین اور جو کچہہ اونکے پاس ہے وہ تصدق بادشاہ سمجہین ؎

مقولہ ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ رعیت کے ساتھ اتنی محبت کر جو بمنزلہ دوست
کے ہوجاوین یعنی وہ اپنے دل وجان سے تیرے ساتھ دریغ نکرین اور جب کہ دل رعایا کے تیری
ملکیت ہوجاوینگے تو سب چیز اونکی تیری ملک ہوگی **مقولہ** ایک دانشمند سے پوچھا کہ بہترین شکار
بادشاہون کا کیا چیز ہے کہا شکار کرنا رعیت کے دلون کا کیونکہ جب دوستی بادشاہ کی رعیت کے
دل مین اثر کرتی ہے تو رعایا کسی چیز کا دریغ نہین کرتی دوسرا طریق شفقت کا یہ ہے کہ آدمیون
کو کھیتی کرنے اور عمارت بنانے پر حرص دلانا اور اجراے کار تعمیر نہر وتالاب مین اونکی مدد دینا
نکتہ نوشیروان نے اپنے عہد کے عاملون کے نام حکم بھیجا کہ اگر کوئی قطعہ اراضی کا نامزروع رہیگا
تو تمکو سزا دیجاویگی اس حکم مین یہ حکمت تھی کہ بادشاہ کا فائدہ محصول سے ہوتا ہے اور افزایش
محصول کی ملک کی آبادی سے اور آبادی زراعت سے اور رعیت پر جب تک آسانی نہوگی اور
شفقت اونکے حال پر مرعی نکیجاویگی کبھی زراعت پر دل نہاد نہوگی **مقولہ** ایک بادشاہ کے
امرا رعایا پر زیادتی کرتے تھے اور عوض سزاے جرم کے اونکا مال جرمانے مین لیتے تھے
ایک روز بادشاہ سے اونہونے کہا اگر تمہاری صلاح ہو تو بغرض افزایش مال وخزانہ شاہی کے
مال موجودہ رعایا کو ضبط کرلیا جاوے مگر شرط یہ ہے کہ تم سب آیندہ تنخواہ نہ مانگو جواب دیا کہ ہمسے
بغیر علوفہ اور تنخواہ کے خدمت نہو سکیگی تب بادشاہ نے کہا کہ اجراے کل امور ہمارے اور
تمہارے کا منحصر کوشش رعیت پر درباب آبادی اور زراعت اور پیشہ اور تجارت کے ہے
اون کا مال خزانے مین لینا منفعت آیندہ سے ہاتھ اوٹھانا ہے جب امرا نے یہ بات سنی
رعیت پر شفقت کرنے لگے **تیسرا طریق شفقت** کا یہ ہے کہ بادشاہ ہر روز
دربار عام کرے اور دادخواہ کا حال پوچھے جب رعیت بالمشافہ اوس سے بات کرنے
لگیگی تو وہ سب مظلومون کی حقیقت سے خبردار ہوجاویگا اور عرض کرنے والون
کی یہ طاقت جاتی رہیگی کہ لالچ اور غرض سے کسی پر حکم کرین اور اس ذریعے
سے غفلت کسی امر سلطنت مین واقع نہوگی **تمثیل** ایک درویش کامل نے ایک بادشاہ کو
حکم بھیجا کہ تو سلطنت کے لایق نہین تیرے نائب اور ماتحت رعایا پر نہایت ظلم کرتے ہین اوسنے
جواب دیا مجھے خبر نہین درویش نے پھر پیغام بھیجا کہ یہ تیرا عذر تیرے گناہ سے بدتر ہے جو جواب
تجھے دینا چاہیے دوسرے پر حوالہ ست کر او رخلق کے کام کا انجام اپنے ذمے لے تاکہ سوال
کے وقت جواب دے سکے بیخبری و رغفلت سلطنت سے علاقہ نہین رکھتی اور ایسا عذر قبول نہین ہوسکتا

باب بیسوان خیرات مبرات مین

اور وہ نیکی کرنا ہے عام خلق کو بذریعہ نیک عملون کے ہر دولتمند پر لازم ہے کہ اپنی توجہ اس
کام مین صرف کرے کہ یہ کام تمام دنیا کے کامون سے بہتر ہے اور جملہ افعال سے
برتر اور اوس مین ایک خاص عمل بنوانا مدرسہ اور خانقاہ اور شفاخانہ اور مہمانسراے اور پل
اور تالاب اور نہر اور چاہ کا ہے اور اسکو صدقہ جاریہ کہتے ہین اور جب تک اسکا نشان
باقی رہتا ہے ثواب روح عامل کو پہونچتا ہے اور چونکہ مال دنیا کا ہمیشہ معرض زوال و انتقال
مین ہے اور فنا لازم ہر حال مین پس اس دنیا مین آنے اور جانے کا حاصل سواے
یادگاری کے اور کچھہ باقی نرہے گا اور جو عمارت عالی کہ بادشاہون یا امیرون یا اور دولتمندون
نے جس جس ملک مین بنوائے ہین اوسکا ذکر کتابون مین لکھا ہے اور بیشتر اونکا نام مشہور
اور ذکر خیر زبان زد خاص و عام دیکھو ایوان فریدون اور قصر نعمان کا ذکر آج تک اکثر کتابون مین
لکھا چلا آتا ہے اور دور تک اس ہندوستان کے اکثر مکانون سے تاج محل کا روضہ آگرہ
مین درگاہ شیخ سلیم کی فتحپور سیکری مین بھرت پور والے راجہ کے بھون دیگ مین قطب کی لاٹ
دہلی مین لالا بابو کا مندر بندرابن مین مشہور ہین اور جن لوگون نے چھوٹی چھوٹی عمارت مثل تالاب
و چاہ و مہمانسراے وغیرہ ہر شہر و دیار اور سر راہ قصبات و دیہات مین بنوائی ہین وہ یادگار
ہین اور ہزارہا ہزار دون آدمی اون سے آسایش پاتے ہین اور نام اون کے ہمیشہ گورنمنٹ گزٹ
مین واسطے شہرت اور رغبت عام کے بہ نیکنامی چھپا کرتے ہین درحالیکہ یہ ایسا عمل [illegible] ہے تو
ہر دانشمند پر واجب و لازم ہے کہ ایسے کامون کی بنیاد ڈالنے مین نہایت جد و جہد کرے
تاکہ ذکر اوسکی نعمت کا اور شکر اوسکے کرم عمیم کا اطراف عالم مین پہونچکر اوسکی تعریف ہر زبان پر
جاری ہو اس باب مین ایک نہایت صحیح یہ قول ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اوس کے
سب عمل چھوٹ جاتے ہین لیکن یہ تین چیزین نہین چھوٹتین ایک صدقہ جاریہ جسکا مذکور پہلے ہوا
دوسرا وہ کام جس سے آدمیون کو نفع پہونچے تیسرا فرزند صالح جو باپ کے حق مین دعاے خیر
کرے اور مخفی نرہے کہ ثواب صدقات جاری کے بے نہایت ہین جو شخص عبادت خانہ بنواتا
ہے یا پرانے عبادت خانون کی تجدید کرتا ہے اوسکے رہنے کو بہشت مین عمدہ جگہ اور مکان
ملتے ہین جب ایسی عمارت ہو تو چاہیے کہ اوسکے اصراف لابدی کے لیے اراضی یا اپنے
مکانات جنکی آمدنی سے بخوبی انصرام اصراف کا ہوتا رہے مقرر کرے اور اونکا اہتمام کسان

معتبر اور خداپرست کے حوالے رکہے اگر مدرسہ بنوادے تو اوس مین ہر ایک علم کے نہایت
لئیق مدرس مقرر کرے کہ عوام الناس کے لڑکون کو علم سکہاوین اور وظیفہ اور روزینہ بہی مقرر
کرے کہ طالبعلم دور و دراز کے آئے ہوے فکر طعام سے مطمین ہوکر بدل متوجہ تحصیل علم ہون
اور اگر خانقاہ بنوادے تو اوسمین ایسے فقراے صاحبدل اور صاحب کشف کا قیام کرادے
جن کے انفاس متبرک کی برکت سے طالبان حقائق اپنے مقصد کو پہونچین اور اون کا
دیدار ضمیمہ سعادت ظاہری و باطنی ہو اور اونکا بہی وظیفہ مقرر کرے تاکہ فکر آزوقہ کی اون کے
دل سے دور ہو اور فارغ البالی سے عبادت مین مصروف و متوجہ رہین اور اگر شفا خانہ بنوادے
تو طبیب حاذق و مشفق اور دوائین اچہی اچہی اور دوا ساز ذی شعور اور ہر کام کے آدمی جابجا
معین کرے اور جو غذائین مناسب حال مریضون کے ہون اون سب کو مہیا رکہے تاکہ
مریض شفا خانے مین آسایش سے شفا پاوین کہ اسکا ثواب بیحد ہے اور جو مہمانسرا بنوادے
تو اوسکی بنا مستحکم ڈالے کہ تمام مسافر مسافت کشیدہ اور غربا محنت دیدہ باسایش فروکش
ہون کہ اونکا آسایش پانا نہایت عمدہ نتیجہ رکہتا ہے اور اگر پل باندہے تو ایسا مضبوط ہو جس پر
ہاتہی گہوڑے اور آدمی اور نہایت پر بار چہکڑے اور ہر قسم کا زیادہ سے زیادہ بوجہ باسانی عبور
کرجاے اور مشہور ہے کہ جو شخص پل باندہے گا عبور پل صراط اوسکی روح پر آسان ہوگا
اور جو تالاب اور نہر ایسی جگہ بنا دے گا جہان پانی کی کمی ہو تو بعد مرگ اوسکی روح کو ثواب
پہونچتا رہے گا اور قیامت تک اوسکو تشنگی باقی نرہے گی اور کلیہ خیرات کا یہ ہے کہ قسام
وقف سے جو چیزین ایسے آدمیون کے قبضے مین ہون جس سے واقف کو کچہہ نتیجہ حاصل
نہوتا ہو اونکو اون کے قبضے سے نکال کر امینان و متدین کے سپرد کرے اور اوس کا
حاصل ارباب وظائف اور مستحقین کے لیے جیسا کہ وقف کرنے والے نے مطلب رکہا ہو
چہوڑدے اور جو عامل اور امین اس کام پر متعین کرے اون پر بہی اعتماد نکرکر وقتاً فوقتاً اونکے
کام کو خود دیکہتا رہے اور اس کام کو بلا تساہل و توانی انجام دے کیونکہ اس ثواب کے اجر مین
یہ شخص بہی شریک واقف کا ہو جاتا ہے **اداے سپاس اپنے شہنشاہ عہد کا**
ہم لوگ تمامی ساکنان ممالک ہند نہایت شکرگزار اپنی شہنشاہ عصر جناب ملکہ معظمہ ادام اقبالہا
و افضالہا کے ہین جسکے کارپردازان سلطنت نے ہم غریب رعایا کی آسایش اور پرورش
کے لیے کیا کیا عمدہ طریقے اجرا فرماے جو عہد سلطنت بادشاہان سلف مین کبہی سنے

نہ دیکہے منجملہ اون طریقون کے جنکا تعلق اس باب سے ہے مختصراً تحریر کرتے ہین
اور باقی جہان کہین موقع ملے گا رقم کرینگے اول تعمیر مدارس اسکی یہ کیفیت ہے
کہ بڑے بڑے شہرون مین چار چار اور پانچ پانچ کالج یعنے مدارس اعلے مقرر کیے گئے
اور ہر ایک مین متعدد مدرس بیش قرار درماہہ وار درجہ بدرجہ مامور ہوے اور بنظر تحریص
وترغیب علم کے مدرسون مین درجون کی تفریق کی گئی جسمین آخر درجے کا طالب علم چہوٹی چہوٹی
مقیدیون کی کتابین پڑہکر اول درجے تک پہونچتا ہے اور اوس درجے مین تیس طالب علمون
کی تنخواہ مقرر ہو جاتی ہے پہر جو طالب العلم اضلاع دور دست سے آتے ہین اونکے رہنے کے
لیے جدا جدا مکان اور کہانے پینے کا علیحدہ سامان سرکار سے ہوتا ہے اور اونکی خدمتگاری
کے لیے خادم مقرر ہین اوس سبب سے اونکو تکلیف نہین پہونچتی اور بغرض اونکی دلبستگی
اور ہمہ دانی کے بعد تعطیل ہو جانے مدرسہ کے اور اور فن مثل چوگان بازی ونقشہ نگاری
وغیرہ کے سکہلائے جاتے ہین جنکے معلم جدا جدا وظیفہ پاتے ہین طالب علمون کے درس
مین جو کتابین جس جس علم وفن کی آتی ہین وہ سب سرکار سے ملتی ہین ہر مہینے مین طالب علمون
کا امتحان ترقی علم کا ہوتا ہے اور اوسمین ہر مدرسے کے اتالیق انگریزی فارسی اردو ناگری
عربی جاننے والے یکشامل ہوکر امتحان لیتے ہین اور جو لڑکا لایق ہوتا ہے اوسکا درجہ
بڑہاتے ہین اور انعام دیتے ہین پہر سہ ماہی اور شش ماہی اور سالتمام پر امتحان ہوتا ہے
سالتمام کے امتحان مین سب کالجون کے عمدہ عمدہ طلبا کا یکشامل امتحان لیا جاتا ہے اور
جو طالب علم سب پر فائق اور لائق ہوتا ہے اوسکی تنخواہ مقرر کرکر اعلے درجے کی کتابین ہر ایک علم
کی پڑہائی جاتی ہین پہر سالتمام پر چند سوالات اضلاع متصلہ کے کالجون سے تالیف ہوکر
آتی ہین اور اوسکے جواب اونہین طلبا سے تحریر کراتے ہین جس شخص کا جواب درست ہوتا ہے
اوسکو انٹرنس کے امتحان کی کتابین پڑہاتے ہین اس امتحان مین سوالات یونیورسٹی
کلکتہ سے مرتب ہو آتے ہین اور جوابات اونکے طلبا سے تحریر کراکر کلکتہ بہیجدیے جاتے
ہین اور جس طالب علم کے جوابات پسند ہوتے ہین اوسکو سند لیاقت کی عنایت ہوتی
ہے اور وہ عمدہ ذریعہ جو اضافہ تنخواہ کا ہوتا ہے بعد اسکے طالب علمان فایق کو تین امتحان
اور دینے پڑتے ہین اول آرٹ دوسرا بی اے تیسرا ایم اے یہ دونون امتحانات طالب علم
کالج کلکتہ مین جاکر وہان کے طالب علمان ہمدرجہ کے ساتھہ دیتا ہے اور بشرط پسند وہان سے

خطاب اور خلعت پاتا ہے اور عزت و تعظیم بہ نسبت عوام الناس کے مزید ہوتی ہے اور ابتدا ہی
سے عہدہاے اجلہ پر مامور کیا جاتا ہے اور جو طالب علم بعد پاس کرنے ارٹ کے عزم امتحان
بی اے کا نہین کرتے اونکو تحصیل علوم ریاضی اور جر ثقیل کے واسطے رڑکی کالج مین بہیجدیا
جاتا ہے اور وقت روانگی سے اونکا علوفہ مقرر کیا جاتا ہے یہ طالب علم وہان پہونچکر اول علم
پیمایش پہاڑ اور جنگل اور دریا اور نشیب و فراز کرنے زمین اور کہودنے نہر اور سرنگ مین مہارت
پیدا کرتے ہین اور پہر کلون کے علم کی تحصیل مین متوجہ ہوتے ہین اور جب ان دونون علمو
کی تحصیل سے فارغ ہوجاتے ہین نہایت بیش قرار مشاہرے پر معزز ہوتے ہین تو بیان
بڑے بڑے کالجون کا ہوا آب سننا چاہیے کہ جو مدارس متوسط درجے کے شہرون مین
ہین اونکا لقب اسکول ہے اوس مین ہر ایک علم کے عالم اور فاضل مقرر ہین اور طرز امتحان
ماہانہ اور سالانہ اور تنخواہ طلبا کا موافق دستور کالج کے مقرر ہے الاجب اسکول کا طالبعلم
اول درجے کے علم کی تحصیل سے فارغ ہوجاتا ہے تو افسر اسکول کا اوسکی اطلاع پرنسپل کالج
کو کرکر اوس طالب علم کو کالج مین بہیجدیتا ہے اور وہ طالب علم کالج کے اول یا دوسرے
درجے مین بہرتی ہوکر اپنی ہمت کو علوم کے سیکہنے اور امتحانات پیہم کے دینے اور اپنے
مرتبے کو ایم اے تک پونہچانے مین مصروف کرتا ہے اور اسیطرح قصبات کے مدرسے
والے اپنے طالب علمون کو اسکول مین بہیجتے رہتے ہین اور بالآخر کالج مین پہونچکر منزلت
حاصل کرتے ہین **بیان دیہاتی مدارس کا** اب جو مدارس دیہات مین مقرر
ہین اونکا نام دیسی مدرسہ ہے اون مین فقط ناگری اور اردو اور علم حساب پڑہا جاتا ہے
تاکہ زمینداران و مزارعان کے لڑکے جلد جلد کوشش کرکر سیکہہ لین اور اپنے اراضی اور دین
کے حسابات پٹواری موضع سے سمجہہ لین اور بلا وساطت دیگرے پرگنہ کے تحصیلدار اور عامل سے بلا حجاب گفتگو کرین

بیان زنانہ مدارس کا

اور اسی طرح زنانے مدرسے بہی مقرر ہین اونمین پڑہی ہوئی عورات ذی عصمت دختران کتخدا
کو دیوناگری اور حساب پڑہاتی ہین تاکہ وہ اپنے گہر کے حساب اور اپنے شوہر کو چٹہی پتری لکہہ سکین
اور تعلیم نسوان کے لیے ایسی کتابین مقرر ہین جنکے پڑہنے سے اونکی طبیعت کسی زبونی پر
مایل نہین ہوتی اور ان مدارس دیسی کی نگرانی کے لیے ہر ضلع مین ایک انسپکٹر اور تین
پرگنون مین ایک ڈپٹی انسپکٹر مقرر ہے یہ لوگ ہمیشہ دورہ کرتے رہتے ہین اور امتحانات طلبا

لیا کرتے ہین اور ان مدارس کی نگرانی وقتاً فوقتاً تحصیلداران پرگنہ اور صاحبان کلکٹر گورنمنٹ ضلع سے بہی متعلق ہے یہ لوگ طالب علمون کا امتحان لیکر رپورٹ اپنے سرشتہ گورنری مین بہیجتے ہین اور یہ بہی مقرر ہے کہ طبقہ حکام اعلے یعنے بورڈ و لفٹنٹ گورنری جو حاکم جس ضلع مین بطریق دورہ تشریف فرما ہو وہان کے مدارس دیسی کا امتحان لے اور طالبعلمون کی لیاقت کا حال دریافت کرکر بشرط لیاقت عہدہ اور انعام عنایت فرما دے

دوسرا عمل تعمیر شفا خانون کا

اسکا بہی حال مختصراً تحریر کرتے ہین واضح ہو کہ سرکار کی جانب سے ہر شہر و قصبے مین ایک ایک شفا خانہ مقرر ہے اور شہرات کے شفا خانون مین ایک انگریزی ڈاکٹر اور اوس کے چار نائب ہندوستانی مقرر ہین اور ان نائبون کے تحت حکومت آٹھ سات آدمی دواساز اور جرّاح اور زخم کے دہونے اور سینے والے متعین ہین اور جو دوا جس ملک مین پیدا ہوتی ہے کارپرداز اوسکا جوہر وہین سے نکال کر میڈیکل بورڈ یعنے اعلے شفا خانہ کلکتہ مین بہیجتے ہین وہان سے شروع سال پر بقدر صرف سالتمام کے ہر ایک شفا خانے مین بہیجی جاتی ہے اور وہ دوا مین سریع الاثر اور پر تاثیر بلاقیمت استعمال رعایاے مریض مین آتی ہین کسی بیمار کا ایک حبہ کسیطرح صرف مین نہین آتا اور اسی طرح آلات جرّاحی نہایت گران بہا جنکی صفائی اور آبداری اور جوہر برش قابل دید ہین ہر سال ہر ایک شفا خانہ مین بہیجی جاتی ہین اور ان شفا خانون مین متعدد کمرے نہایت عریض و طویل و مرتفع بنے ہوے ہین اون مین اکناف و اطراف کے مریض قسم وار ٹہرائے جاتے ہین اونکو دوا سرکار سے ملتی ہے اور ہر ایک کے کہانے پینے کا اہتمام سرکار سے ہوتا ہے یعنے جو غذا مناسب حال مریض کے ڈاکٹر تجویز کرتا ہے کارپرداز ہر مذہب کے تیار کرکر بحفظ مراتب مذہبی اوسکو کہلاتے ہین اور یہ بیمار صحت پاکر اپنے وطن کو چلے جاتے ہین اور سرکار ذوی الاقتدار کے حق مین مدعا خیر موظف رہتے ہین

بیان مدرسہ طبی کا

اور جیساکہ حال مدرسہ تحصیل علوم کا پہلے بیان ہوا ہے اسی طرح ہر ایک بڑے شہر مین طبی مدرسہ بہی مقرر ہے اوسمین علم حکمت اور فن جرّاحی کا طالب علمون کو سکہایا جاتا ہے اور جو طالب علم شائق دور دراز کے رہنے والے اس مدرسے مین بہرتی ہوتے ہین اون کا علوفہ سرکار سے مقرر ہو جاتا ہے وہ لوگ باطمینان خاطر اس علم و فن کو سیکہتے اور تجربے مین

لاتے ہین انکے پڑہانے اور تجربہ کرانے کے واسطے بہی جدا جدا ڈاکٹر انگریزی اور اردو جاننے والے مقرر ہین اور انکے بہی امتحانات ہر سال ہوکر بالآخر کلکتہ کی بادشاہی شفاخانے مین بہیجے جاتے ہین اور وہان سے اونکو سند لیاقت کی ملتی ہے اور تنخواہ مقرر ہوکر اولاً کسی ضلع کی نائب ڈاکٹری پر بہیجا جاتا ہی آئندہ جیسا تجربہ زیادہ ہوتا جاتا ہے رتبہ اور منصب بہی بڑہتا جاتا ہے،

عمل تیسرا اجراے نہر گنگ وجمن کا

دیکہو کس لطافت اور خوبی کے ساتہہ نہر گنگ کا اجرا مقام ہردوار سے کانپور تک اور اجراے نہر جمن کا دہلی سے آگرے تک بحسن اہتمام کارپردازان سرکاری ہوا اس سے متعدد اضلاع کے اراضی کو سیرابی حاصل ہوئی اور اس فیض عام سے لاکہون آدمی کو فائدہ پونہچا اور اضلاع سمت غربی مین مثل ہانسی وحصار وسرسا وغیرہ جو محض بے آب تہے اور بموسم گرما اور زمان امساک باران مین وہان کے ذی روحون کو سخت صدمے تشنگی کے پہونچتے تہے اون صدمات سے محفوظ رہے اور اون خاکی اضلاع مین آبادانی وزراعت کی تکثیر ہوئی درحالیکہ اجراے ان انہار سے مغرب سے مشرق تک کے رہنے والون کو فائدہ اور فیض سرکار کی بدولت پونہچا ہی تو ایسے موقع پر صدہا تالاب و رچاہ جو اکثر شہرات وقصبات و قریات مین نہایت عمدگی سے باصراف و اعانت سرکار تیار ہوسے اور ان مین زر کثیر صرف ہوا اونکا مذکور محض فضول ہے

چوتہا عمل تیاری سڑکون کا

منجملہ اون کے اول جو کنکر کی سڑک کلکتے سے جے پور اور بمبئی سے دریاے اٹک سرحد ہندوستان تک روان ہے اوس کا بیان کرتے ہین کہ اس سڑک کے اہتمام مین لاکہون روپے سال کا خرچ سرکار سے ہوتا ہے جابجا کارپرداز انگریزی اور ہندوستانی علوم انگریزی دار و سے واقف نگرانی اور اہتمام کے لیے مقرر ہین اور اس سڑک کے کئی حصے ہوکر ہر ایک حصے کا دفتر نادر کارخانہ جدا مقرر ہے اور اوس دفتر مین ایک افسر انگریز ولایتی ملقب بہ ایکزکوٹو انجنیر اور بہت سے ہندوستانی منشی وارشاہرہ دار مقرر ہین اور وہ ہمیشہ اپنے حد علاقے تک دورہ کرتے ہین اور سڑک کی مرمت شکست وریخت اور گرداگرد سڑک کے درختان ثمر کا نصب کرنا اور ہر ایک شے متعلق سڑک کی حفاظت اور نگرانی رکہتے ہین یہ درخت نہایت خوشنما ثمر دور ویہ سڑک پر صرف آسایش مسافرون کے لیے جمائے گئے ہین ان کے پہل پہول سے سرکار کچہہ تمتع حاصل نہین کرتی مسافرون کو اختیار ہے جس پہل پر جی چاہے بے تکلف

توٹین اور کہاوین اور سایے مین آرام کرین ہر میل کے فاصلے پر ایک ایک میل پتہر نصب ہے
اوسمین فاصلہ ایک شہر سے دوسرے شہر کا لکہا ہوا ہے اس تحریر سے مسافر کو احتیاج دریافت
حال منزل کی باقی نہین رہتی اور جہان دوراہہ یا سہ راہہ واقع ہوا ہے وہان ایک ایسا صحیح نشان
جلی خطوط اردو ناگری انگریزی مین تحریر ہوکر نصب کیا گیا ہے جس سے مسافر رستہ نہین بہولتے
اور ہر میل مین ایک ایک کنوان بنا ہوا ہے اوس وسیلے سے مسافر صدمہ تشنگی کا نہین اوٹہاتے
اور دس دس گیارہ گیارہ میل پر ایک ایک فرودگاہ مقرر ہے اس فرودگاہ کی وسعت اس
مقدار پر ہے کہ ایک لشکر عظیم باسایش و آسانی ٹہر سکے اس فرودگاہ مین قرینے سے صدہا
درخت گنجان اور سایہ دار نصب کیے گئے ہین اور چاہ ہاے متعدد تعمیر اور ایک سمت مین
اس فرودگاہ کے ایک ایک مہمانسراے اور بردشت خانہ بنایا گیا ہے کہ اوسمین جریدہ اور
سوار مسافر آرام کرین اور بردشت خانے مین ہر قسم کی چیز کہانے کی مہیا ہے اوس ذریعے سے
مسافر اور سواری کے جانورون کو کہانا اور چارہ میسر آسکتا ہے اور کسی طرح کی تکلیف مسافر کو
نہین ہوتی اور اس سڑک سے بڑے بڑے شہرون کو جو شعبے نکلے ہین اونکی بہی یہی کیفیت
ہے اب شوارع خاص کا بیان ہوتا ہے اور وہ کچی سڑکین ہین جو ایک گانو سے دوسرے گانو کو
اس بسط کے ساتہہ بنائی گئی ہین کہ بے تامل اونپر بگہی دوڑتی چلی جاے کہین نشیب و فراز نہین
کا صدمہ نہ پونہچے اور نہ کسی درخت کی آڑ سے رکے اسکے بہی اہتمام کے واسطے آدمی بطور قرار
درماہہ دار انگریزی اردو جاننے والے اور نقشہ لکہنے والے مقرر ہین اور ان سڑکون کا اہتمام صاحبان
کلکٹر ضلع سے متعلق ہے اب شہرات کے کوچون کی صفائی کا حال تحریر ہوتا ہے اول ہر محلے
کے آغاز پر ایک ایک تختہ یا پتہر کا ٹکڑا لگایا گیا ہے اور اوسمین نام محلے کا کندہ ہے اس سے نتیجہ
حاصل ہے کہ ہر ناواقف مسافر اوسکو پڑہکر جس محلے مین ٹہرا ہو باسانی بلا دریافت اور تجسس کے
پہونچ جاتا ہے کبہی کوچہ یا رستہ کو نہین بہولتا دوسرے ہر کوچے مین کنکر کی سڑک یا پتہر کا فرش
یا کہرنجہ اس خوبصورتی اور عمدگی سے بنوایا گیا ہے کہ چلنے پہرنے والے کبہی ٹہوکر نہین کہاتے اور
کیسی ہی بارش ہوتی ہین پانون یا موزہ نہین بہرتا موسم گرما مین ہمیشہ صبح و شام کو چہڑکاو ہوتا رہتا
ہے اور ہر کوچے مین بقدر طوالت کوچہ کے دونون طرف لالٹین نصب کی گئی ہین وہ چاندنی جیسے
سے تا زمان سحر روشن رہتی ہین اوس روشنی سے محلے مین آنے جانے والون کو کمال آسایش
ملتی ہے اور چوری کا کہٹکا نہین ہوتا اور اس صفائی کا ایک محکمہ جدا مقرر ہے اوس مین اہلکار اور

ملازم خدمتگذار بہت سے مقرر ہین وہ بچشم خود نگرانی رکھتے ہین اور ہر نیک و بد کی اطلاع اپنے
حاکم اعلےٰ کو کرتے رہتے ہین ؎

پانچوان عمل اجراے ریل کا

اس سے مسافرون کو ایسا آرام ہے جو کبھی زمان سلطنت سلاطین سلف مین نہوا تھا یہ ریل مقام
کلکتہ سے اسدم تک تا بہ لاہور روان ہے اور اسکے شعبے بیشتر بڑے بڑے شہرون کو بھی
جاری ہوے ہین اسمین زود رسی یہان تک ہے کہ پانچ شبانہ روز مین بآسایش تمام بعید قیام
چند مقام کے مسافر ہزار کوس کی راہ طے کرتا ہے کبھی چوری کا ڈر یا راہزن کا خطر نہین ہوتا متعدد
گاڑیان ایسی وسیع و طویل ایک ایک انجن کے ساتھ روان ہوتی ہین جسمین فی گاڑی پچاس پچاس
مسافر بہ نہایت آرام سے سوتے بیٹھتے چلے جاتے ہین رات کو ہر گاڑی مین ایک لالٹین روشن
ہوجاتی ہے جس سے گاڑی مین اندھیرا نہین ہوتا اور بیٹھنے والے کا جی نہین گھبراتا اس سڑک
ریل پر بارہ بارہ میل کے فاصلے پر ایک ایک اسٹیشن مقرر ہے وہان چند منٹ ریل ٹھہرتی ہے اور
وہان سے جو مسافر قریب قریب قصبات و قریات کے آنے جانے والے ہین اوترتے
اور سوار ہوتے ہین اور جہان بڑے اسٹیشن قرب مین شہرات و اضلاع کے واقع ہین وہان
ہر قوم کے آدمیون کے واسطے ہر قسم کا عمدہ سامان کھانے کا مہیا رہتا ہے اور بوقت آمد و رفت
ریل کے اکثر دکاندار انواع و اقسام کی خوردنی اور کپڑے اور بہت سے تحفہ اور نادر اشیا فروخت
کے واسطے لیجاتے ہین مسافرون سے خریدتے ہین اور استعمال مین لاتے ہین اور ہر ایک
اسٹیشن پر پانی پلانے والے برہمن اور سقے جانب سرکار سے متعین ہین مسافرون کو کنوئین
تک جانے کی بھی تکلیف نہین ہوتی اور ان اعلےٰ اسٹیشن کے قریب مین ایک ایک مہمانسراے
سرکار کی جانب سے تعمیر کی گئی ہے اوسمین بیشتر مسافر ریل سے اوترکر فروکش ہوتے ہین اور
موقع فرودگاہ ریل سے تا در مہمانسراے اور وہان سے در شہر تک دو رویہ لالٹینین روشن ہین
مسافر اوس روشنی مین شہر تک آمد و رفت رکھتے ہین اور جو مسافر قبل زمان آمد ریل کے اسٹیشن
پر آجاتے ہین وہ بنظر مزید آسایش مہمانسرا مین ٹھہرتے ہین اونکو چوکیداران متعینہ مہمانسرا بوقت آمد
ریل و تقسیم ٹکٹ کے جگا دیتے ہین اس سبب سے سفر کرنے والون کو کچھہ فکر نہین واقع ہوتی اور
بطوع ارادت صاحب زر سیاحی کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور جہان جہان ریل روان ہے
وہین تار برقی بھی موجود ہے جب ایک اسٹیشن کو ریل روانہ ہوتی ہے پہلے روانگی سے بذریعہ

تاربرقی کے خبر بہیجدی جاتی ہے اور جب کبہی راہ مین کسی وجہ سے توقف یا در رفت ریل مین واقع ہوتا ہے فوراً بذریعہ تار مذکور کے خبر اسٹیشن پر آجاتی ہے اور مسافرون کو بہی اس تار سے بہت آرام ملتے ہین مثلاً کوئی اپنی چیز مسافر نے اسٹیشن پر سہواً چہوڑدی اور اوسکو دوسرے یا تیسرے اسٹیشن پر پہونچکر یاد آئی توجس وقت مسافر اطلاع گمشدگی اسٹیشن ماسٹر کو کرے گا یہ ماسٹر تار کے وسیلے سے اوس اسٹیشن ماسٹر کو جہان کہ وہ چیز چہوڑی گئی ہے خبر کرے گا اور وہان اوسکی تلاش ہوکر بحفاظت تمام بطور امانت رکہی جاوے گی پہر جسوقت مالک طلب کرے گا اوسکے پاس پونہچا دیجاوے گی اور اس تار برقی اور ریل گاڑیون سے تاجران ہر قسم کو بہت کچہہ منفعت حاصل ہے یعنے جسوقت انکو حال کمی وبیشی نرخ کا کسی جگہ معلوم ہوا فوراً اوس شئے کو منگوایا اور فروخت کیا اور ہزارہا روپیہ نفع اوٹہایا اور سرکار کو بہی بہت کچہہ فائدہ مدد کا گرفتاری سارقان ورہزنان مین حاصل ہے یعنے اگر ایک شخص دوسرے کو قتل کرکر یا مال چورا کر کسی دوسری جگہ جاوے اس سررشتہ سے اوسکی اطلاع بذریعہ تار کے ہر ایک ضلع کے حاکم کو بہیجاتی ہے اور وہان سے اشتہارات گرفتاری اجرا ہوکر بسہولت گرفتاری ہوجاتی ہے کوئی مجرم کہین چہپ نہین سکتا اور دیگر قسم کے احکام کے بہی اجرا مین نہایت آسانی حاصل ہوتی ہے

چہٹوان عمل تیاری پلون کا

مخفی نرہے کہ بوقت تیاری سڑک اور ریلوے کے لاکہون پل ہر قسم رود بار اور آبشار اور نالہائے دشوار گذار کی سرکار سے تعمیر ہوئی اور زر کثیر صرف ہوا مگر اب جو پل دریاے جمن کے الہ آباد اور دہلی مین نہایت رفعت واستحکام کے ساتہہ بنائے گئے ہین زبان اونکی تعریف اور توصیف مین قاصر ہے اگر ان پر اعجاز کا اطلاق کیجیے تو بجا ہے اور جو طلسم کا عمل کہیے تو روا ہے چشم مہر نے باین گردش شبانہ روزی ایسا پل نہین دیکہا اور دیدہ ماہ نے باین سریع السیری اس کیفیت کا گزر مشاہدہ نہین کیا جسر بغداد کی ان کے مقابل مین کچہہ حقیقت نہین اور فی الواقع پل جونپور اور بارہ پلہ دہلی کی اصلا وقعت نہین ان پلون کے نیچے دریاے جمن نہایت طغیانی سے روان ہے اوسکے زور شور کی کیفیت عیان ہے اول درجہ پل پر متعدد گاڑیان ریل کی ہزارہا من مال واسباب کی لدی ہوئی قطار در قطار دوان ہین ان کے بعد مسافرون کی ریل گاڑیان نہایت سرعت سے روان ہین دوسرے درجے پر ارابہاے پربار اور ہاتہیون کے چلنے کی کیفیت آشکار ہے سوار اور پیادہ آدمیون کے عبور کی بہار ہے فرط استحکام پل سے مسافر کو کسی طرح کا مطلق اندیشہ نہین دریا کے گہٹنے بڑہنے کا ایک ذرہ خوف ووسوسہ نہین الحق کارپردازان سلطنت شہنشاہ عہد نے تاشاہیون

کی نظر سے پل صراط کا نقشہ گرایا ہے اگر غور ہو تو کہدون صانع قدرت کو اپنے علم صنعتی کے عمل کا زور تماشا دکہایا ہے

ساتوان عمل اجرای محتاج خانون کا

جب کبہی بحسب اتفاق کسی سال مین کسی حصہ ملک مین خشک سالی واقع ہوتی ہے تو بنظر
راحت رسانی قحط زدون کے سرکار سے قریب تر اوس حصۂ ملک مین محتاج خانے بنائے
جاتے ہین اور اون مکانات پاکیزہ اور صاف مین محتاجون کو ٹھہرایا جاتا ہے اور باحسن وجوہ
اونکی خبرگیری نان و پارچہ سے کی جاتی ہے حکام ضلع ہر صبح و شام محتاج خانون مین آکر
محتاجون کے حالات اپنی نگاہ سے دیکہتے ہین اور بسا اوقات اپنے سامنے کہانا کہلواتے
ہین ان محتاج خانون مین ہر قوم کے آدمی کہانا پکانے اور پانی پلانے والے سرکار سے
مقرر ہین لہذا کسی کے مذہب مین نقصان نہین آتا اور بلا اکراہ و تعذر کہانا کہاتے اور پانی پیتے
ہین موسم گرما مین مرزئی اور چادرین اور موسم سرما مین کمل اور سحاف پہننے اوڑہنے کو سرکار
سے دیے جاتے ہین اس ذریعے سے کسی موسم کی تکلیف عارض نہین ہوتی اور ہر محتاج خانے
مین ایک ایک ڈاکٹر مقرر ہے اور وہ عند الضرورت معالجات محتاجان مین متوجہ رہتا ہے اور
جو دوا مطلوب ہوتی ہے شفا خانے سے آجاتی ہے اقسام ماکولات سے چہوٹے چہوٹے
بچون اور بچے والی عورات کو دودہ وغیرہ جو غذا مناسب حال ان کے ہوتی ہے دیجاتی
ہے اور محتاجون کی آمد رفت و صرف روزمرہ کا حساب تیار ہو کر ہر روزہ حکام کی نظر سے
گذرتا ہے اور جو روپیہ اس صرف مین آتا ہے اول اوسکی منظوری کمیٹی یعنے مشورہ اراکین
اور عمائد انگریزی و ہندستانی سے ہوتی ہے اور یہ بہی مقرر ہے کہ جب ایک ملک مین امن
اور دوسرے مین قحط واقع ہو تو سرکار اپنے خزینہ عام اور نیز رعایا سے منفرد سے چندے کے
طور پر روپیہ لیکر اوس ملک کے درماندون کی خبرگیری کے واسطے بہیجتی ہے اس تدبیر سے
نقصان جانون کا نہین ہوتا اور کمتر آدمی صدمہ گرسنگی سے مرتے ہین اب اگر بچشم انصاف دیکہیے
تو اس خیرات سے زیادہ کوئی صدخیرات کی نہین مہابہارت مین لکہا ہے جس شخص نے
جسقدر غلہ خیرات کیا گویا اوتنی جانین بخشین کیونکہ غلہ باعث زیست ذی روحون کا ہے
یارب جب تک زمین و آسمان قائم ہے عہد حکومت ہماری شہنشاہ عصر ادام اقبالہا
کا قائم و مستحکم رہے کہ باعث ہر گونہ اطمینان اور منتج فوائد عظیم رعایا کا ہے +

باب اکیسوان سخاوت و احسان مین

سخاوت سبب نیکنامی کا ہے اور احسان باعث دوستکامی کا سخاوت ایک درخت ہے
جسکا پہول نیکنامی ہے دنیا مین اور میوہ بزرگی ہے عقبے مین مقولہ ایک دانشمند سے
پوچہا جس عیب سے سب ہنر چہپ جاوین کیا ہے جواب دیا کہ بخل پہر سوال کیا جس ہنر سے
سب عیب چہپ جاوین کونسا ہے کہا کہ سخاوت مقولہ ایک بزرگ کا قول ہے سخاوت
سے بلندی اقبال اور عزت و افتخار اور نیکنامی اور سرداری دونوجہان کی حاصل ہوتی ہے
اور یہ علامت نیکبختی اور اہل دلی کی ہے سکندر نے ارسطو سے پوچہا سعادت دین و دنیا
کی کس چیز سے ہے کہا جود و کرم سے خداوند تعالے نے درباب سعادت دین کے فرمایا
ہے ہر ایک نیکی کا عوض دہ گونہ ملے گا پس جس تجارت مین بے اندیشہ نقصان کے دہ چند نفع
ہو اوسکو ضرور کرنا چاہیے اور سعادت دنیا یہ ہے کہ دلہاے خلائق کو دام کرم سے تسخیر کر لینا
کیونکہ دل تمام جسم مین بادشاہ ہے جب کہ دل قید ہوگیا تو قالب متابعت اوسکی خود بخود مقید
ہوجاتا ہے تمثیل خسرو پرویز کا ایک سپہ سالار تہا لشکرکشی اور دشمن کشی مین مشہور و بمتانت
عقل اور استحکام عزم مین معروف ہمیشہ مقرب بادشاہ کا رہتا تہا اور بادشاہ بہی کبہی اوسکی
تدبیر اور راے سے عدول نکرتا تہا ایک وقت خبرداروں نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ
سپہ سالار آپ کی فرمانبرداری سے انحراف کرے گا اور طریق سرکشی و بغاوت مین قدم
دہرے گا قبل اس سے کہ یہ کیفیت ظاہر ہو کچہہ تدبیر کرنا چاہیے کہ عقلا علاج واقعہ کا قبل وقوع
کر لیتے ہین اور جب وقت نکل جاتا ہے افسوس باقی رہ جاتا ہے اور اوس سے کچہہ نتیجہ
حاصل نہین ہوتا بادشاہ یہ بات سنکر اندیشہ ناک ہوا اور اپنے وزیر اور مشیران تدبیر کو بلا کر
مشورہ کیا سب نے باتفاق یہ راے دی کہ اسکو قید کیا جاے یہ بات بادشاہ کو پسند ہے
سپہ سالار کو بلوایا اور جو جگہ اوسکی نشست کی تہی اوس سے بالاتر بٹہایا اور اوسکے صفات
حمیدہ اور نکوسیرتی کی تعریف کی اور اوسکے خصائل پسندیدہ کا بہت کچہہ بیان کیا اور اچہے
اچہے نفیس خلعت اور نقد اور زیور استحقاق سے زیادہ عطا کیے مشیران تدبیر نے بوقت فرصت
عرض کیا کہ مشورے سے خلاف عمل کرنا کس مصلحت سے تہا بادشاہ نے کہا مین نے خلاف
نہین کیا تم نے راے قید کرنے کی دی تہی مین نے چاہا کہ ایسے بند محکم مین قید کروں جو بدت العمر
نہ چہوٹ سکے اور جو کہ محل ہر قید کا ایک عضو معین ہے اور جملہ اعضا مطیع و فرمان بردار دل
کے ہین لہذا اوسکے دل کو بند احسان سے قید کر لیا کہ یہ بند کسی چیز سے کٹ نہین سکتا

اور مشہور بات ہے جانور کو جال سے قید کر سکتے ہین اور آدمی کو احسان سے جب سپہ سالار نے یہ کرم سلطانی اپنے شامل حال دیکھا شل بندگان صاف طینت خدمتگزاری مین مشغول ہوا اور بقیۃ العمر انحراف نکیا اور فضایل جود سے ایک یہ ہے کہ تمام خلق دل سے جواد اور جوانمرد کو عزیز رکھتی ہے ہرچند اوسکے احسان سے خلق کو فائدہ نہ پونہچا ہو مثلاً فارس کے آدمی سنین کہ ہند مین فلان شخص کریم اور جوانمرد ہے تو سب اوسکو دوست جانینگے اور اوسپر آفرین کہینگے اور اگر مرد کریم زندہ نہوگا تو بعد مرگ بہی اوسکو یاد کرینگے اور اوسکی تعریف زبان پر لاوینگے دیکہو حاتم کو مرے سیکڑون بلکہ ہزارون برس گذرے اور ہنوز اوسکا نام نیکی مشہور ہے تمثیل جب آوازہ جوانمردی حاتم کا یمن سے عرب تک پونہچا اور صیت سخاوت ساکنان روم و شام کے کان پڑا حاکم شام اور قیصر روم حاتم سے منازعت کو اوٹھے کیونکہ یہ دونون بہی سخاوت کا دم بہرتے تہے اور فیاضی کا دعوی کرتے تہے دونون بادشاہون نے بصلاح ہمدگر تجویز کی کہ حاتم کو آزماییے اور اوسکی سخاوت کا امتحان کیجیے پس شاہ روم نے ایلچی حاتم کے پاس بہیجا اور ایکہزار مہار شتر سرخ موی سیاہ چشم بلند کوہان جو ملک عرب مین کمیاب اور گران بہا ہین طلب کیے اتفاق کی بات دیکہیے جب ایلچی نے آکر پیام دیا اس قسم کے اونٹ حاتم کے گلے مین موجود نہ تہے مگر بپاس عادت منادی کی جو شخص اس قسم کے اونٹ لاویگا دو مہینے کی میعاد مین حسب دلخواہ قیمت پاویگا لوگون نے منافع کثیر پانیکی طمع سے تلاش کر کر حاتم کے حوالے کیے اور حاتم نے روانہ کر دیے جب قیصر نے اس حال پر اطلاع پائی تعجب کیا اور اونہین اونٹون کو متاع نادرہ سے لدوا کر حاتم کے پاس بہیجدیا کہ حاتم نے فی الفور مع مال مالکون کے حوالے کیے جب یہ خبر قیصر کو پونہچی تب سخاوت حاتم کو تسلیم کیا پہر حاکم شام نے چاہا کہ امتحان سخاوت حاتم لیجیے اور جو گہوڑا بادرفتار رخش رستم کا یادگار اوسکے پاس ہے طلب کیجیے ایلچی کو مع فرمان شاہی حاتم کے پاس بہیجا ایلچی آ پونہچا تہا کہ مینہ برسنا شروع ہوا حاتم نے اوسکو ٹہہرایا اور ضیافت کی تیاری مین مبالغہ از حد کیا اتفاقاً اوسوقت مطبخ مین گوشت موجود نہ تہا اور بسبب شدت بارش اور زیادتی تاریکی کے رمہ تک آدمی نہ پہونچ سکتے تہے لہذا اوس گہوڑے کو ذبح کیا اور کباب پکوا کر دیگر ماکول کے ساتہہ مہمان کو کہلائے جب صبح ہوئی ایلچی نے فرمان شاہی پیش کیا حاتم پڑہتے ہی نہایت مشوش ہوا اور ماجرائے گذشتہ سے آگہی دی اور بہت سی حسرت ظاہر کی پہر عمدہ عمدہ نسل کے متعدد گہوڑے برق دم صبا رفتار اوس ایلچی کے ساتہہ بادشاہ کی خدمت مین

روانہ کیے اور ایلچی کو بہت سے اچھے اچھے تحفے اپنے ملک کے دیے جب ایلچی بادشاہ
کے حضور مین پہونچا بالتصریح سب حال سنا اور اوسکی سخاوت پر اقرار کیا اور مروت پر آفرین
کی اب شاہ یمن کا ماجرا سنیے یہ حضرت بھی اپنی فیاضی کا دم بھرتے تھے اور میدان سخاوت
وکرم مین قدم دھرتے جب سخاوت حاتم کا مذکور آتا آتش حسد سے جل کر خاک ہو جاتا اور کہتا حاتم
کے پاس نہ ملک ہے نہ خزانہ نہ کچھہ آمدنی کا ٹھکانا وہ کیا کرم کرے گا اور محتاجون کو دے گا
غرضکہ یہ بادشاہ حاتم پر رنج کہاتا تہا اور حسد کرتا تہا ایک روز فرط رشک سے چاہا کہ حاتم کو قتل
کرا ڈالے ایک مرد عیار جو اس فن مین بانی کار تہا حاضر آیا اور مواعید سلطانی پر مستظہر ہو کر حاتم
کے نیست و نابود کرنے کا حکم پایا جب قبیلہ طے مین پہونچا نہایت شام ہو گئی تہی حاتم اپنی عادت
کے موافق عیار کو اپنے گہر لے آیا اور شرط مہمانداری اور رسم ضیافت اس درجے پر ادا کی
کہ عیار نے کبہی دیکہی نہ سنی تہی مہماندار ہر لحظہ تکلف مزید کرتا تہا اور طرح طرح کے کہانے
آگے لاتا اور باصرار تمام کہلواتا تہا عیار بہی ہر لحظہ مہماندار کی تعریف کرتا تہا اور کہانون کا شکر ادا
جب کہانے سے فارغ ہوے اور دسترخوان بڑہا حاتم نے مہمان کو بآرام تمام خواب کرایا
اور خدمتگار لائق خدمت کو مقرر کر دیے تا کہ کسی طرح کی تکلیف لاحق نہو جب صبح ہوئی قبل اس
سے کہ مہمان بیدار ہو جاگا اور خدمت مین حاضر آیا جب مہمان بیدار ہوا عزم سفر اور رنج مفارقت
کا اظہار کیا مہماندار نے بمبالغہ تمام اوس روز نہ جانے دیا اور کہا جو مہم تجکو درپیش ہے بیان کر
مین اوسکے انصرام مین مدد کرونگا عیار کہ اپنے کام کو نہایت دشوار جانتا تہا مہماندار کو مددگار
کامل سمجھکر تخلیہ چاہا اور اخفاے حال کی سوگند لی اور مافی الضمیر سے آگہی دی جب مہماندار
حال سے واقف ہوا نہایت مسرور ہو کر تلوار اوٹہا لایا اور عیار کے حوالے کی اور سر جہکا کر کہا
کہ حاتم مین ہون اور یہ سر حاضر ہے اسکو کاٹ کر بادشاہ کے حضور مین لے جا اور نقد و جاگیر
سے تمتع اوٹہا یہ سنتے ہی عیار حاتم کے قدمون پر گرا اور ہاتہ چوما اور بغلگیر ہوا اور عذر چاہا
تیسرے دن جب رخصت چاہی حاتم نے بہت کچھہ نقد و جنس اور نوکر چاکر اونٹ گہوڑے
ڈیرے خیمے عیار کو دیے اور رخصت کیا جب بادشاہ کے حضور مین پہونچا اور واقعات
پر اطلاع دی بادشاہ نے از روے کرم طبعی کے انصاف کر کر کہا کہ اس سے زیادہ کوئی فرد بشر
کرم نہین کر سکتا اور غیر کی مطلب برآری کے لیے اپنا سر نہین دے سکتا کتاب جواہر الاماثر
مین لکہا ہے کہ جہان حاتم کا دخمہ یعنی مقبرہ بنا ہوا تہی اتفاقاً برسات مین ایک لڑکا اوسکی

قریب جاری ہوگیا خوف تہا کہ سادہ بیجا سے حاتم کے بیٹے نے عزم کیا کہ قالب کو در جگہ منتقل کرے جب سادہ کہولی دیکہا تمام جسم خاک ہوگیا مگر داہنا ہاتہہ بدستور ہے حاضرین متعجب تہے اس اثنا مین ایک فقیر صاحبدل آپہونچا اوسنے کہا کہ حاتم نے اس ہاتہہ سے داد سخاوت دی ہے اسکو بوجہ حمایت سخاوت کے کوئی صدمہ نہ پہونچے گا **دارا بادشاہ** نے اپنے وزیر سے پوچہا لباس سلطنت کا کیا ہے کہا عزت سے جینا کہا عزت کیونکر قائم رہے کہا زر کو عزیز نہ دیکہنے سے یعنی جسکی نظر مین زر ذلیل وخوار ہے وہی نظر عوام مین معزز و باافتخار ہے اور جسکو زر عزیز ہے وہ شخص محض بیمقدار و ناچیز ہے

باب بائیسوان تواضع اور احترام مین

تواضع ہے اپنے مقدار کو دوسرے سے کمتر دیکہنا اور دوسرون کو عزیز و محترم رکہنا واضح ہو کہ اس شیوہ سے وہ شخص پرہیز کرتا ہے جسکا شرف ذات معرض اشتباہ مین ہوتا ہے اور جو کہ نفس الامر مین عالیقدر اور بلند مرتبہ ہے وہ تواضع سے نہین ڈرتا کیونکہ تواضع اوسکی بزرگی کو کم نہین کرتی بلکہ اوسکی شوکت و رتبت کو نظر خلق و خالق مین بڑہاتی ہے سعدی کا قول ہے تواضع مرد کو بااعتبار اور بختیار کرتی ہے اور اوس سے بزرگی اور برتری حاصل ہوتی ہے خلق خدا اوسکو دوست رکہتی ہے اور جنت مین جگہ ملتی ہے ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی جو ولایت مین نے بہت محنت و مشقت سے اپنے قبضے مین لی اور جس سلطنت کی تہذیب و ترتیب مین عمر صرف کی اگر تو چاہے کہ مدت تک تیرے ساتہہ قائم رہے تو تواضع و کرم اختیار کر اور لشکر و دولت پر اعتبار نہ رکہہ کہ یہ دونو منقلب الاحوال ہین اور وہ دونو تسخیر قلوب کے لیے دو جال جو شکاران دونو جال مین پہنسا پہر رہائی کی صورت نہین دیکہتا ایک بزرگ کا قول ہے جس وقت تو نے خدمت سے کسیکی تواضع کی دل اوسکا تیرے اشکار ہوا اور وہ تیرے دام محبت مین گرفتار پس وہ صید اور تو صیاد وہ خادم اور تو مخدوم اور تو حاکم اور وہ محکوم ہوگیا فی الحقیقت تواضع سے بیگانہ اپنا ہوتا ہے اور غیر یگانہ اور تواضع کرنا عموماً سب بنی آدم کو نیک ہے علی الخصوص دولتمندون اور بادشاہون کو **تمثیل** ہارون رشید بادشاہ کی مجلس مین ایک مرد بزرگ وارد ہوا ہارون نے اوٹہکر اوسکی تعظیم کی بزرگ نے کہا یہ تواضع تیری سلطنت سے بہتر ہے بادشاہ نے کہا کیونکر کہا اگر خدا تعالے کسیکو مال اور جمال اور بزرگی دے اور وہ مال سے بندگان خدا کے ساتہہ نیکی اور باجمال ہوکر پارسائی اور بزرگ ہوکر تواضع اختیار کرے تو اوسکو خدا دوست رکہتا ہے ہارون نے دوات قلم منگوا کر یہ باتین لکہہ لین اور

یہ تحریر کرنا بھی ایک علامت تواضع تھی اور کسی بزرگ کا قول ہے جو قدر بزرگون کی حرمت اور
عزت کرنے سے گھٹے اوسکا نابود ہو جانا بہتر اور جو وقعت تواضع سے زایل ہو اوسکا نہونا خوشتر
اور علامت تواضع سے ایک یہ بھی ہے کہ صحبت علما و فقرا مین میل رکھنا منقول ہے کہ
ایک بادشاہ ایک فقیر کی زیارت کو گیا فقیر اوٹھا اور سجدہ شکر بجا لایا بادشاہ نے پوچھا یہ سجدہ کیسا
تھا کہا اس شکر کا کہ تجکو میرے پاس لایا اور مجھے تیرے پاس نہ لیگیا کیونکہ بادشاہون کا فقرا
کے پاس آنا عبادت ہے اور فقرا کا اون کے پاس جانا معصیت اور جیسا کہ تواضع سے
آدمی کو عزت حاصل ہوتی ہے اسی طرح کبر ونخوت سے ذلت جاننا چاہیے کہ تکبر شیوہ ناقصون
اور کمینون کا ہے اور خاصہ بد اصلون اور رذیلون کا دانشمند اسکو ہرگز پسند نہین کرتے اور
کبھی بھول کر بھی اس راہ مین قدم نہین دھرتے غرور کرنا طریق دانش سے منزلون دور ہے
سن لو نمرود و فرعون کا قصہ بہت مشہور ہے عزازیل سے مقرب فرشتے کی کبر کی بدولت خفت اوٹھی
ہوئی زندان لعنت مین گرفتاری ہوئی پس جو شخص نامغرور وبےریا ہے وہی مقبول خدا ہے

باب بائیسوان امانت ودیانت مین

امانت رکن اعظم ہے خصایل حمیدہ سے اور اصل محکم ہے اخلاق پسندیدہ سے نباہے کار
ایمان کی امانت سے انجام کو پہونچتی ہے اور قواعد دین کی حفظ قواعد دیانت سے انتظام
پاتے ہین جس کردار وگفتار پر غور کیا جاوے اور جو چیز دیکھی یا سنی جاوے اوسکی ایک حد امانت
ہے اور دوسری خیانت پر جو شخص اوس امانت پر نظر نہ کریگا وہی داخل خیانت ہے اب
سمجھنے کی بات ہے کہ جو چیز خالق نے بندے کو دی ہے وہ امانت ہے جسمین خیانت روا
نہین مثلاً آنکھہ ایک امانت ہے جس سے آثار قدرت دیکھیے اور کان ایک امانت ہے جس سے
سخن حق سنے زبان ایک امانت ہے جس سے خدا کا ذکر کرے ہاتہ ایک امانت ہے جس سے
خلق کو نفع پونہچاوے تو جو شخص آنکھہ حرام کے دیکھنے پر کھولے اور کان بری باتون کے
سننے پر دھرے اور زبان سے جھوٹ اور بہتان کی باتین کہے اور ہاتہ سے کسی کو آزار
پونہچاوے توگویا اوسنے امانت مین خیانت کی اور دیدہ و دانستہ جرم قبیح کا مرتکب ہوا افسوس
ہے کہ اس صریح ظلم کا اندیشہ ہمارے ہمعصرون کو نہین اور نہ یہ شرم ہے کہ آخر کو کار با خدا ہے
اور سلاطین عصر کو بعد محافظت ان امانتون کے حفاظت دوسری امانت کی واجب ہے
یعنے ملاحظہ کرنا حال رعایا کا کہ امانت خدا کی ہین اگر انکی محافظت مین تقصیر ہو تو گویا قصور کار

امانت مین واقع ہوا دانشمندون کا قول ہے اگر بادشاہ مرد ظالم کو عامل مقرر کرکے رعیت کا کام اوسکے حوالے کرے تو علامت خیانت کی ہے حق مین رعیت کے یعنی ظالم کو غریب اور عاجز رعایا پر غالب کرنا ایسا ہے کہ بکریون کی حفاظت بھیڑیے کو سونپا **دوسری دیانت** اور یہ حفاظت اوس امانت کی ہے جو درمیان بندے اور خدا کے ہے ہنوز کوئی اوسپر قبل ظہور اوسکے اطلاع نپاوے واضح ہو کہ نگہبانی قانون دیانت کی سبب سعادت دونون جہان کا ہے اور موجب حصول رضامندی خداوند تعالے کا قول ہے کہ مرد بے دیانت کو نہ مراد دنیا حاصل ہوتی ہے نہ مراد دین اور دیانت مین کوشش کرنے سے دنیا اور دین دونون رونق پاتے ہین مرد دیانت دار نظر خلائق مین معزز و معظم ہے اور نگاہ سلاطین مین عزیز و محترم **تمثیل** نوشیروان بادشاہ کا ایک شخص ہمسایہ تھا دیانت و امانت مین مشہور مہمانداری اور مسافر نوازی مین شہرہ آفاق ہمیشہ دسترخوان احسان کا بچھاتا اور خاص و عام کو مہمان نوازی سے ممنون کرتا جب اس کی نیکنامی کا آوازہ بلند ہوا نوشیروان نے چاہا کہ امتحان کیجیے فوراً سوداگرون کا لباس پہن کر اوسکے گھر پر جا پہونچا اس شخص نے مطلق نہ پہچانا اور اپنی عادت کے موافق نہایت تکلف سے کھانا کھلایا اور لوازم ضیافت سے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا پھر مہمان کو اپنے خانہ باغ مین لایا جسمین خوشہ ہاے انگور تیار تھے تھوڑی دیر وہان بیٹھکر صحبت گرم کی اور طرح طرح کے تکلفات ہردم افزون نوع بطریق تواضع کو دیکھہ کر متعجب ہوا اور کہا جیسا شہرہ جوانمردی اور مہمان نوازی کا سنا تھا زیادہ اوس سے پایا اب رخصت ہوتا ہون حکم فرما کہ تیرے لیے کیا تحفہ بھیجون کہا میرا جی انگور تازہ کھانے کا راغب ہے اگر کسی باغ سے تحفہ ملجاوین تھوڑے سے مجکو بھیجدیجیو نوشیروان نے کہا تیرے ہی باغ مین بہت خوشے عمدہ عمدہ تیار ہین اینمین سے کیون نہین کھاتا کہا اس مین حق بادشاہ کا شامل ہے جب تک وہ ادا نہو میوہ کھانا داخل بد دیانتی ہے اور بادشاہ ظالم اور غافل ہے باغات رعایا مین انگور تلف ہوے جاتے ہین اور اوسکی جانب سے ہنوز کوئی محافظ تعین نہین ہوا مین نے بناچاری یہ معمول کیا ہے جب انگور تیار ہوتے ہین باغ کا دروازہ مقفل کر دیتا ہون اور خوشے پر تھیلی لگا کر مہر تا کہ ضائع نہون جب بادشاہ اپنا دسوان حصہ لے لیتا ہے تب مین کھاتا ہون نوشیروان نے جب یہ بات سنی زار زار رویا اور کہا وہ بادشاہ ظالم اور غافل مین ہون تیری دیانت کے سبب آج خواب غفلت سے جاگا پس اوس شخص کو عہدہ وزارت پر سرفراز کیا اور اوسی وقت سے کمر عدل کی چست

باندہی اور عادل مشہور ہوا +

باب چوبیسوان وفای عہد مین

عہد پورا کرنا کام صاحب مروتون کا ہے اور وفا کرنا طریقہ جوانمردون کا جسکے ساتہہ وفاے عہد کیا جاتا ہے وہ اپنا دل اوسکے دام محبت مین پہنساتا ہے وفا کمند ارادت کی ہے اور رہنما ہے راہ سعادت کی ایسی کیمیا ہے کہ خاک تیرہ کو زر بناتی ہے اور ایسا سرمہ ہے کہ چشم نابینا کو بینا کر دکہاتی ہے جس دماغ نے بوی وفا نہین سونگہی حسن صفات کے پہول کی بو سے اوسکو لطف حاصل نہین اور جس آنکہہ نے رنگ وفا نہین دیکہا بستان مکارم اخلاق کے دیکہنے والون مین داخل نہین وفا مشاطہ عروس کمال کی ہے اور زیب رخسارۂ حسن وجمال کی جس گلزار مین نہال وفا نہین کوئی مرغ دل اوسکی شاخسار محبت پر مترنم نہین ہوتا اور جو رخسار خال وفا سے خالی ہے کوئی صاحب نظر اوسپر نظر التفات نہین ڈالتا مرد ذی مروت کو کوئی عمل وفاے عہد سے زیادہ پسندیدہ نہین اور کوئی شیوہ اس شیوے سے برگزیدہ اور فی الحقیقت مرد وہی ہین جو اپنے قول کو پورا کرتے ہین اور عہد سے نہین پہرتے تمثیل ایک بزرگوار کو ایکدوست کا ساتہہ ہوا اور وہ دوست اپنے گہر کے دروازے پر پہونچ گیا ان بزرگ سے کہا کہ مین آپ کے ہمرہی پسند کرتا ہون اگر آپ وعدہ کرین اور دروازے پر ٹہہرین ایک کار ضروری سے گہر مین جا کر فراغ کر آؤن انہون نے وعدہ کر لیا اور دروازے پر بیٹہہ گئے جب یہ شخص گہر مین آیا ایسا کار اہم پیش آیا کہ وعدہ بہول گیا اور تین دن تک دروازے پر نہ آیا تین دن بعد جب باہر آیا انکو بیٹہا ہوا دیکہکر کہا آپ یہان کب سے بیٹہے ہین کہا جس وقت سے تم وعدہ کر کر ٹہا گئے ہو تمہاری معاودت کا منتظر تہا اسنے کہا درحالیکہ مین نہ آیا تہا تو آپ کیون نہ چلے گئے کہا مین نے وعدہ کیا تہا لہذا وعدہ خلافی کو پسند نہ کیا اور اگر تم مدت تک نہ آتے تو مین یہان ہی بیٹہا رہتا اور کوچے سے باہر نہ جاتا اور جبکہ وفاے عہد خلق کو پسندیدہ ہے ہر آئینہ جو عہد خداوند حقیقی کے ساتہہ باندہا جاوے اوسکا وفا کرنا پسندیدہ تر ہے حکایت الصالحین مین مسطور ہے ایک امیر پاس ایک غلام تہا عابد اور باوفا خداترس اور پارسا اتفاقاً امیر سخت بیمار ہوا جناب خداوندی مین عہد باندہا اگر صحت پاؤن اس غلام کو آزاد کرون شفا ہوئی مگر عہد وفا نہوا بعد چندے پہر امیر بیمار ہوا غلام سے کہا طبیب کو بلا لا غلام باہر گیا اور واپس آکر کہا طبیب کہتا ہے

مریض مجھسے مخالفت کرتا ہے اور جو وعدہ کرتا ہے وفا نہین کرتا لہذا مین علاج نہ کرونگا بلکہ
اوس کے دروازے پر قدم بھی نہ دہرونگا امیر متنبہ ہوا اور کہا اب پہر جا اور طبیب سے کہہ
کہ مین مخالفت سے باز آیا اور عہد شکنی سے توبہ کی غلام پہر گیا اور واپس آکر کہا طبیب کہتا ہے
اگر مریض فی الحال شرط وفا ادا کرے مین شربت شفا عطا کرون امیر نے غلام کو آزاد کیا اور
سعا صحت پائی **دوسری تمثیل** ایک بادشاہ کو مہم سخت پیش آئی عہد باندہا اگر مہم حسب
دلخواہ فتح ہو جو نقد و جنس خزانے مین موجود ہے فقیرون اور محتاجون کو بانٹ دون مہم فتح
ہوگئی جب بادشاہ تقسیم خزانہ پر آمادہ ہوا امرا اور وزرا معترض ہوئے کہ خزانہ حق سپاہ و رعیت کا
ہے نہ فقرا و مساکین کا بادشاہ نے فتوے طلب کیا کہ مفتیون نے بشرع ذوی الاستحقاق ملازمان
ملوک لکہدیا بادشاہ سخت متحیر ہوا اور ایک کہڑکی مین جو سر راہ تہی جا بیٹھا ناگہان ایک شخص دیوانہ
کا اوس کہڑکی کے نیچے گزار ہوا بادشاہ نے اوسکو بلا پاس بٹہایا ماجرا کہہ سنایا اور جواب
چاہا دیوانے نے کہا تو اپنا عہد پورا کر اور خزانہ فقیرون کو بانٹ ایک وزیر اوس وقت حاضر تہا
بولا اے دیوانہ مال بیشمار ہے اور سپاہ حاجتمند دیوانے نے وزیر کیطرف سے منہ پہیر لیا
اور کہا اے بادشاہ تو نے جسکے ساتہہ عہد کیا پہر اوس سے تجہکو کام ہے یا نہین اگر پہر
کام ہو تو عہد پورا کر اگر نہین ہے تو جو یہ لوگ کہین وہ کر بادشاہ یہ بات سنکر رو دیا اور
خزانہ محتاجون کو بانٹ دیا اور حسن عہد ہر فرد بشر سے ایسا زیبا نہین جیسا کہ سلاطین سے
کیونکہ انکی بات ہر ادنے اور اعلے کے کان پڑتی ہے اور انکا ذکر ہر مجمع اور جلسے مین
بیان کیا جاتا ہے اور تمام خلق کو اونکے عہد و پیمان کی اطلاع ہوتی ہے اگر وہ اپنا عہد پورا
نکرین تو دوست دشمن کو ان پر اعتماد نرہے ہوشنگ کہا بادشاہ نے اپنے بیٹے کو وصیت
کی کہ نقض عہد اور وعدہ خلافی سے پرہیز کر کہ شامت اسکی جلد تر پہونچتی ہے اور جب تلک ممکن
ہو وفاے عہد مین کوشش کر کہ خیال عہد شکنی کا کسیکے دل پر نہ گذرے اور بدنامی عارض نہو
اور بادشاہون کو عہد سلطنت کا بہی وفا کرنا ضروریات سے ہے مذکور ہے کہ افراسیاب دریافت
احوال ظالم اور تلاش حال مظلوم مین مبالغہ کرتا اور بہت تکلیف اور دقت اوٹہاتا ندیمون
نے کہا اس باب مین کیون رنج اوٹہاتا ہے اور دقت کہینچتا ہے کہا مین وعدہ خلافی
نہین کر سکتا کہا تہنے تجہسے کوئی وعدہ کرتا نہین سنا کہا بادشاہی بذاتہ ایک وعدہ ہے بادشاہ
کو چاہیے کہ اوسکو وفا کرے اور وفا یہ ہے کہ داد مظلوم کی ظالم سے لے اور ستمگر کو ستم کا عوض

دے جو حاکم اس طریقے پر نہ چلے گا وہی وعدہ خلافی ہے مقولہ ایک بادشاہ نے ایک دانشمند
سے پوچھا کہ مرد کو کونسی صفت عزیز رکہتی ہے کہا وعدے کا وفا کرنا اور ایک فضیلت حسن عہد
سے یہ بہی ہے کہ تمام جہان کا قیام اسی پر متعلق ہے یعنی مدار عالم سلطنت پر ہے اور مدار
سلطنت لشکر پر اور سلاطین اپنا خزانہ اسی وعدے پر تقسیم کرتے ہین کہ دشمن کے دفع کرنے مین
وفا کرین اگر رسم وفا دور ہو جاوے تو کسی سپاہی پر اعتماد نرہے اور نظام ملک کا خلل پذیر ہو علاوہ
بران معاملات خرید و فروخت اشیا اور زراعات اور داد و ستد وغیرہ مین بہی بہت سے
عہد واقع ہین اگر وفا ہوں تو ترتیب اور بند و بست جہان کا نیست و نابود ہو جاوے ایک
بزرگ کا قول ہے نیکمرد اگر اندک مہربانی کسی سے دیکہتے ہین قدم میدان اخلاص مین رکہکر
بنیاد دوستی و ارتباط کی بلندی سپہر تک پونہچاتے ہین اور جو نہال مروت کا مزرعہ دل مین جمالیتے
ہین آب محبت سے اوسکو تازہ و سیراب رکہتے ہین اور اگر خدانخواستہ کوئی خدشہ یا شبہہ خاطر
مین گزرتا ہے اوسکو دور کر کر پہر اوسکا خیال بہی نہین کرتے اور جو عہد کہ سوگند مغلظ اور قسم
سخت کے ساتہہ مضبوط باندہتے ہین پہر اوسکے توڑنے کا وسوسہ بہی خاطر مین نہین لاتے
جانتے ہین کہ انجام بیوفائی کا برا ہوتا ہے اور بے وفا کا کبہی بہلا نہین ہوتا جہوٹی قسم
کہانا بنائے عمر کو خراب و تباہ کرتا ہے اور خلاف وعدہ کرنا بیخ دیوار زندگانی کو جلد تر منہدم
اندرینصورت انسان کو چاہیئے کہ طریق وفا سے کبہی منحرف نہو اور لطوع رغبت صحبت
اہل وفا کو قبول و منظور کرے تا کہ شناعت بیوفائی سے مصئون رہے اور دنیا مین نام نیکو وفاداری
مشہور ہو لیکن زمان حال مین جو ہم بچشم حقیقت دیکہتے ہین تو وفا ایسی دوا ہے جو دکان
عطار زمانہ مین موجود نہین اور حسن عہد ایسا جواہر ہے جو کان روزگار مین میسر نہین وفا
عنقا ہے جس سوا نام کے نہین سنتا اور نکوعہدی کیمیا ہے کہ کسی نے اوسکی حقیقت اور نشان
کو آج تک نہین دیکہا اہل زبان سے وفا طلبی گل کاغذ سے بو سونگہنا ہے یا بخیل سے طالب زر
ہونا **شعر** امتحان کر چکا ہون مین سب کا ٭ جسکو دیکہا سوا اپنے مطلب کا ٭ یہ بیوفائی ایسا
برا درخت ہے جسنے اپنے مزرعہ دل مین جمایا ثمرہ اسکا ندامت مدیا پایا اس باب مین تحریر تمثیل کی
حاجت نہین بہت سی داستان ہر کہ و مہ کے ورد زبان ہین اور اسکے کارنامے ہر جگہ عیان

۲۵ پچیسوان باب صدق مین

سچ بولنا اور راست کاری کرنا سبب رستگاری کا ہے عقبے مین اور باعث نیکنامی کا

ہے دنیا مین راستی سے بہتر جہان مین کوئی کار نہین دیکھو گلبن راستی مین خار نہین راستی سے
باغ مین ہمیشہ سرو کی بہار ہے خزان کا اوسکو پہونچتا کب آزار ہے راستی سے مرد کا نام بلند ہوتا ہے
خردمند نقد راستی کو کب ہاتھہ سے کہوتا ہے راستی سے جہالت کی تاریکی دور ہوتی ہے صبح
راستی کی نہایت پرنور ہوتی ہے راست گو ہمیشہ با اعتبار ہے نظر خلائق مین اوسکا وقار ہے
راستی موجب رضاے خدا ہے سچ بولنے والا ہمیشہ سب کا بہلا ہے **تمثیل** ایک
بادشاہ ظالم ایک جماعت کو تلوار سے سیاست کرتا تہا جب اوس جماعت سے ایک
شخص پر نوبت پہنچی کہا اے بادشاہ مجکو قتل نہ کر کہ مین نے تیرے اوپر ایک حق ثابت
کیا ہے کہا بیان کر کہا فلان دشمن تیرا تجہے گالیان دیتا تہا اور سخت ناسزا کہتا مین نے
اوسکو منع کیا اور اوس گفتگوے بیجا سے باز رکہا کہا کوئی گواہ ہے اوس نے ایک اور
اسیر کی جانب اشارہ کیا کہ وہ بہی اوس مجمع مین حاضر تہا جب اوس سے استفسار ہوا
تو راستی بیان پر گواہی دی بادشاہ نے کہا تو کیون اس شخص کا شریک ہوا اور میرے دشمن
کو منع نکیا کہا مین خود تجہے عداوت رکہتا تہا لہذا تیری رعایت مجہپر لازم نہ تہی بادشاہ نے
حکم دیا کہ دونون کو چہوڑ دو ایک بسبب حق اوسکی کے اور دوسرے کو بوجہ سچ بولنے
کے **مقولہ** ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اگر تو چاہے کہ آدمی تجہسے ڈرین
تو جہوٹ مت کہہ کہ جہوٹ بولنے والے کا خوف و رعب نہین ہوتا اور جس شخص کی تیغ زبان
جوہر راستی نرکہتی ہو اگر بالفرض ہزار تلوار برہنہ اوسکے ساتہہ ہون تو بہی آدمی اوس سے
نہین ڈرتے کیونکہ وہ اونکے نظرون مین وقعت نہین رکہتا اور نہ قول و فعل کا اعتبار
ایک بزرگ کا قول ہے میدان سخن اسدرجہ وسیع ہے کہ پانون بیان کا راستی سے لغزش
کر کر خود بخود مغاک خلاف بیانی مین آجاتا ہے اندرین صورت بیان کرنے والے کو احتیاط
چاہیے کہ جہان تک سخن حق ہو کہے اور خلاف بیانی سے محترز رہے دوسرا قول ہے
اگر جہوٹ بولنے مین خوف عذاب کا اور سچ بولنے مین امید ثواب کی نہوتی تو بہی مرد دانشمند
جہوٹ سے حذر کرتے اور راستی کیطرف مایل ہوتے کیونکہ جہوٹ بولنا آدمی کو خوار و بے مقدار
کرتا ہے اور ذلیل و بے اعتبار **تمثیل** ایک گلہ بان اپنی بکریون کا گلا ایک پہاڑی پر چرانے
لے گیا کچہہ دیر بعد شور و غل کیا اور بہیڑیا بہیڑیا کہکر پکارا اوس قریب مین جو اور آدمی گلہ بانی
کرتے تہے یہ آواز سنکر جمع ہو آئے اور حقیقت حال دریافت کیا تو جہوٹ بولنا

ثابت ہوا واپس چلے گئے چند روز بعد جب بہیڑیا آیا اور گلے مین جا پونہچا یہ گلہ بان بہت چلایا مگر اس مرتبہ کوئی شخص فریاد کو نہ پونہچا اور بہیڑیے نے فرصت پاکر بہت سی بکریون اور بچون کو مار ڈالا اب سمجہنا چاہیے کہ نتیجہ جہونٹ کا سواے نقصان وزیان کے کچہہ نہین اگر یہ گلہ بان جہونٹ نہ بولتا تو کبہی ایسا نقصان نہ اوٹہاتا اور جیسا کہ جہونٹ بولنا آدمی کو ذلیل وخوار کرتا ہے اسیطرح ہزل ومزاح اور لہو ولعب اور غیبت کرنا بہی بےحرمت وبےمقدار کرتا ہے اسکی تفصیل باب ۲۹ مین تحریر ہوگی

باب چہبیسوان انجاح یعنی روای حاجات مین

صفات انسانی سے حاجت روا کرنا ایک عمدہ صفت ہے اور خصایل پسندیدہ سے نہایت اچہی خصلت جو شخص چاہے کہ خداے تعالے اوسکی حاجت رفع کرے تو جہان تک ممکن ہو خلق کی امید روا کرے کیونکہ خدا مدد دیتا ہے اوس بندے کو جو اوسکے اور بندون کو مدد دیتا ہے کسی بزرگ کا قول ہے اگر توقع بخشایش خدا تعالی کی رکہتا ہے تو لطف وکرم سے درماندون اور عاجزون پر بخشش کر اور ظاہر ہے کہ عنایت ربانی جسکے شامل حال ہوتی ہے وہ شخص محتاجون کے خرچ کی کفالت اور عاجزون کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور واجب ہونا قیام اہل احتیاج کا اپنے ذمے جانتا ہے اندرینصورت ہر اہل سعادت جسکو ثروت سعادت سے تمتع حاصل ہوا اور دولت ومکنت دنیوی سے مفاد کامل چاہیے کہ بار مددگاری اور مطلب برآری خلائق کا اپنی گردن پر دہرے اور حالت قدرت مین حاجت روا کرنا غنیمت جانکر مستحقین کے کام نکالنے مین اہتمام کافی کرے کہ دامن ہمت ہر فرد بشر کا وابستہ امید ہے اور برآمد امید منحصر بعنایت ایزدی اور یہ عنایت اوس حالت مین شامل ہوگی جب اپنے لطف وکرم سے مراد فقرا ومساکین کی برلاوے گا تواب بشرط سلطنت وثروت یہہ ہے کہ ہمیشہ منتظر رفع حاجات محتاجان رہے اور اونکے دلون کو بذریعہ برآورد امید شاد وخرم کرے تاکہ ثواب عقبے حاصل ہو اور نیکنامی دنیا شامل **تمثیل** سکندر ذوالقرنین ایک دن صبح سے رات تک دیوان عام مین بیٹہا اور کسی نے اپنی حاجت اوس سے نہ نکالی جب برخاست کا وقت آیا اراکین سلطنت سے کہا مین آج کا دن اپنی عمر کے حساب مین نہین گنتا اراکین بولے جو دن بہت صحت وفراغت سے گذرے اور سلامت وکرامت سے رات تک پونہچے اور امور سلطنت حسب دلخواہ انتظام پاوین اور مہمات موافق مراد کے انصرام اگر ایسا دن بہی عمر کے حساب مین نہ آوے گا تو پہر کونسا دن شمار کیا جاوے گا

کہا جس روز کوئی آرام کسی مظلوم کو نہ پونہچے اور کسی محروم کی حاجت روا نہ ہوا وسکو کیونکر
عمر کے حساب مین گنون اور جو وقت کہ کار نفس و ہوس مین گذرے اور خلق خدا کو اوس سے
کچہہ فائدہ نہو کیونکر زمان حیات مین شمار کرون آور منقول ہے کہ شاہ چین نے سکندر سے
پوچہا تو نے لذت کس چیز سے پائی کہا تین چیزین اول دشمنون کو زبون و مغلوب کرنا دوسرے
دوستون اور خیر خواہون کا رتبہ بڑہانا تیسرے محتاجون کی حاجت روا کرنا اسکے سوا جو لذت
ہے سب بے اعتبار ہے اور سراسر ناپائدار +

باب ستائیسوان تانی و تامل مین

آہستگی اور تامل کرنا کامون مین داخل اوصاف انسانی ہے اور جلدی اور شتاب کاری کرنا
منسوب باعمال شیطانی آرایش ہر کام کی تامل اور آہستگی سے ہے اور نقصان ہر امر کا
جلدی اور سبکساری سے جس کا آغاز آہستگی اور تامل سے کیا جاتا ہے غالباً حسب دلخواہ
سر انجام پاتا ہے اور جس امر مین جلدی اور سبکساری کو دخل دیا جاتا ہے کبھی صورت انصرام
نہین دکہاتا بلکہ بسا اوقات باعث خجالت کا دنیا مین ہوتا ہے اور سبب وبال کا عقبے مین
منقولہ پرویز بادشاہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتا تہا جیسا تو رعیت پر حاکم ہے عقل تیری تجہپر حاکم
ہے اور جیسا تو رعایا کو اپنی فرمانبرداری کا حکم کرتا ہے تو بہی عقل کے حکم سے باہر مت ہو
اور جو کام پیش آوے اوس مین تامل کر اور عقل سے مشورہ لے کہ آدمیون کی جان کو خطرہ
نہ پہنچے یا اونکے مال کو ضرر منقولہ وصایا ے ہوشنگ مین مسطور ہے اجراے امور سیاست
مین عجلت روا رکہنا چاہیے اور حالت تیزی غصہ مین بے خود و بے اختیار نہونا بلکہ از روے
فکر کے آغاز کار کو انجام تک سوچنا چاہیے اور اوسکے اطراف و جوانب کو نگاہ غور و تامل سے
دیکہنا مبادا بعد وقوع مہم کے پشیمانی ظاہر ہو اور پہر اوس ندامت سے کچہہ فائدہ نکلے کیونکہ
بحالت تحکم ایک دم مین ہزار آدمی قتل ہوتے ہین مگر ایک مقتول زندہ نہین ہو سکتا ایک
بزرگ کا قول ہے سبکساری مانند تیر کے ہے جب کمان سے نکل گیا پہر نہین آسکتا اور
آہستگی مشابہ تلوار دستی کے اگر چاہو کام مین لاؤ ورنہ کچہہ نقصان نہین آتا اور خفت کسی وقت
اہل حکومت کے مزاج پر ایسا غلبہ نہین کرتی جیسا کہ حالت غصہ مین اوس وقت بغور تمامتر حکم
صادر فرمانا چاہیے اور صورت انجام کو آئینہ فکر و تامل مین دیکہنا تمثیل ایک بادشاہ نے تین
پرچے تحریر کر کے ایک معتمد خاص کے سپرد کیے اور حکم دیا جب کبہی مجلس حکم یعنی کچہری مین نشان

تغیر مزاج کا تیری پیشانی پر ظاہر ہوا اور غلبہ غصہ کا رخ پر آشکار تو قبل اوس سے کہ حکم صادر کرے دن
پرچہ اول پیش کر اگر دیکھے کہ غصہ رفع نہین ہوا تو دوسرا پھر بھی اگر احتیاج باقی رہے تو تیسرا مضمون
پرچہ اول یہ تھا تامل کر اور عنان مرکب ارادہ کی نفس امارہ کے ہاتھ مین مت دے کہ تو ایک
مخلوق عاجز ہے اور جسنے تجکو نیست سے ہست کیا اور عدم سے وجود مین لایا وہ خالق قوی ہے
مضمون پرچہ ثانی یہ تھا زیر دستون سے شتاب کاری مت کر اور بملایمت پیش آ کہ امانت خدا کی ہین
اور تیرے مخلوق ہین اور اونپر رحم کر تاکہ جو تجپر غالب ہے رحم کرے تیسرے پرچے کا یہ مطلب تھا
اس حکم پر جو تو اب صادر کرے گا حد قانون سے تجاوز مت کر اور انصاف سے مت گذر تواریخ
مین لکھا ہے جب شاہ احمد سامانی نے وفات پائی شاہزادہ نصیر آٹھ برس کی عمر کا تھا ارکین
سلطنت نے اوسکو تخت پہ بٹھایا اور خود حکمران رہے جب نصیر بالغ ہوا اور فرمانروائی کرنے لگا
تو بسبب کم عمری اور عدم تجربہ اور غرور سلطنت کے جلد غصے مین آتا اور بے تامل و غور حکم صادر
فرماتا اور اندک تقصیر پر سخت سزا دیتا ایکدن اپنے وزیر سے کہا اگر بظاہر مجھ مین کوئی عیب معلوم ہوتا ہو
تو بیان کر وزیر نے عرض کیا بفضل الہی ذات مبارک ہر ایک صفت سے آراستہ ہے اور
ہر گونہ اوصاف سے پیراستہ آپ کا خوان حکومت نعمتہاے گوناگون سے چنا ہوا ہے اور
انواع اطعمہ سے ماسوا اللہ ان سب کھانون مین نمک نہین اور بے نمک کوئی کھانا مزہ نہین دیتا
شاہزادے نے پوچھا نمک اس خوان کا کیا ہے کہا تانی ہے اور بردباری اور جوشی کہ اس
نمک کو دور کرتی ہے وہ غصہ ہے اور سبکساری شاہزادے نے کہا مین اپنے اس عیب
سے واقف ہون مگر عادت ہو گئی ہے لہذا اسکے ترک کا کسطرح عامل ہون وزیر نے
کہا حکم دینے کے وقت تامل کیجیے اور شتاب کاری کو دخل نہ دیجیے بزرگان ستودہ اخلاق
کو حضوری خدمت کا حکم فرمایئے اور اونکو تاکید تمام کر رکھئے کہ بوقت غلبہ غضب کے
آپ پر شفاعت کرین اور طریق راستی کی ہدایت پس شاہزادے نے ایک شخص ملک التجار کو
جو مصاحبت کی لیاقت رکھتا تھا مقرر کیا اور اہلکارون کو حکم دیا کہ جس مجرم کو حکم کرون تین دن
تک اجرا اوسکا ملتوی رکھو اور اس عرصے مین تین مرتبہ دلائل شفاعت اوسکی عرض کرو اور
جس گنہگار کو سو تازیانے کی ضرب کا حکم دون اگر وہ گناہ لیاقت عفو کی رکھتا ہو تو اوسکی
سفارش کرو اگر عفو نہو تو باہستگی ضرب کرو اس طرز پر امور سلطنت کا اجرا ہو گیا اندک عرصے
مین شاہ نصیر کی عدل گستری و داد دہی کا اطراف عالم مین چرچا ہو گیا

باب اٹھائیسوان مشورہ اور تدبیر مین

مشورہ اصلاح کرنا ہے امر موقوعہ مین اور اندیشہ کرنا ہے انجام کار مرجوعہ مین واضح ہو کہ
اولاً مشورہ سے سب کام درست ہوتے ہین ثانیاً بحالت نادرستی آدمی زبان طعن خویش
وبیگانہ سے محفوظ رہتا ہے ثالثاً اکیلے آدمی کا ذہن کام کے ہر اطراف وجوانب کو احاطہ
نہین کر سکتا اگر ایک جماعت شریک شورہ ہوگی اور وہ سب اپنے اپنے ذہن لڑاوینگے
اور ہر ایک کو ایک بات خاطر مین گذرے گی تو بعد اظہار آرائی کے اوس مین ایک راے
ایسی مستحسن اور مستحکم قرار پذیر ہو جاویگی کہ پھر کسی طرح کوئی مقام اندیشہ کا باقی نرہے گا پس اہل
اختیار پر لازم ہے کہ جو کام پیش آوے اوسمین بغیر مشورہ خردمندون کے شروع نکرین اور
شورے کو مشکلون کے حل کرنے مین حکم کرنے والا انصاف کا اور تمیز کرنے والا حق کا
جانین اور یقین تصور کرین کہ تدبیر بہت سے عقلون کی تدبیر عقل واحد سے منضبط اور نہایت
فائدہ مند ہوگی اور چونکہ حالت واقع ہونے حادثون اور پیدا ہونے واقعون مین مشورے
سے گزر نہین پس چاہیے کہ مشورہ اہل حکمت اور صاحب تجربہ اور مردم دوراندیش اور پیران
عاقبت بین کے ساتھہ کیا جاوے کہ ان لوگون کی تدبیر مضبوط ہے اور تدبیر مضبوط کی پیروی قریب
منقول ہے بہرام گور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ امور سلطنت مین دانشمندون سے مشورہ کر
کہ تدبیر نیک مانند اوس شکار کے ہے جسکو ایک آدمی نہین پکڑ سکتا اگر ایک جماعت قصد کرے گی
تو پھر کسی طرح اوسکے ہاتھہ سے باہر نہ جاوے گی اور جب حادثہ سخت واقع ہو تو جب تک تدبیر سے
رفع ہو سکے دوسری چیز کیطرف توجہ مت کر کہ جو کام تدبیر سے درست ہو سکتا ہے تلوار اور تیر
سے نہین ہو سکتا نکتہ دانشمند باتون مین وہ کام بنا لیتے ہین جو ہزار لشکر تلوار سے در
نہین ہو سکتا تمثیل قیصر روم اور عزیز مصر مین مخالفت واقع ہوئی دونون نے قصد یکدگر پر
لشکر کشی کی رومیون کے لشکر مین ایک آدمی تھا جو عزیز کو اس لشکر کے حالات سے خبر دیتا
تھا اور عزیز اوسکی تحریر پر نہایت اعتماد رکھتا تھا رفتہ رفتہ یہ خبر قیصر تک پہونچی مطلقاً التفات نہ کیا
اور مخبر سے کچھہ نکہا جب زمان جنگ قریب پہونچا اوس وقت مجمع عام مین اپنے لشکر کے
سردارون کو بلاکر کہا عزیز کے امرا اور وزرا نے مجکو نامہ بھیجا ہے اور سخت قسم کہائی ہے
کہ جب لشکر کی صفین مقابل ہون عزیز کو گرفتار کر کے تیرے سامنے حاضر کرینگے پس تم لوگ
دل فارغ رکھو اور باطمینان تمام اپنے کام کے انجام مین مصروف رہو یہ شخص مخبر بھی مجمع مین

حاضر تہا یہ کلام سنتے ہی متحیر ہوا اور فوراً عزیز کو لکہہ بہیجا جب عزیز نے تحریر معاینہ کی خوفناک ہوا
اور شہر نے مین مصلحت نہ سمجہی بغیر لڑے بہڑے بہاگ کیا غور کرنے کی بات ہے اگر فہیم
اس تدبیر کو کام مین نہ لاتا تو کیونکر لشکر کو بہگاتا **مقولہ** ایک حکیم سے پوچھا تدبیر بہتر
ہے یا شجاعت جواب دیا شجاعت مشابہ تلوار کے ہے اور تدبیر بمنزلہ ہاتہہ کے ہاتہہ
بغیر تلوار کے کچہہ کام کر سکتا ہے الا تلوار بغیر ہاتہہ کے بیکار ہے اور جو شخص رائے صایب
رکہتا ہے کسی حال مین مخوف نہین ہوتا اور کسی وقت مین نہین گہبراتا **مقولہ** ایک دانشمند
سے پوچہا بہترین آرائے صایب اور صائب تر تدابیر سے کونسی ہے کہا جو فتنہ کو دور کرے
اور فساد نہ اوٹہاوے **تمثیل** شاہ خراسان نے بعزم تسخیر ملک ہیاطلہ لشکر کہینچا شاہ
ہیاطلہ نے بہی اپنا لشکر درست کیا اور دشمن کے دفع کرنے مین کوشش کی اس کے
سرداروں نے براہ بیہی بہی دشمن کو نامے لکہے تہے اور اپنا اخلاص و اختصاص ظاہر کیا شاہ
خراسان کو وہ تحریرات پسند آئین اونکو ایک خریطے مین بہرکر اور مہر لگا کر خزانے مین رکہوا دیا
اتفاقاً شاہ ہیاطلہ غالب آیا اور یہ خریطہ مع دیگر مال و اسباب کے خزانہ دشمن سے پایا عقل
سے دریافت کیا اسمین وہ خطوط ہین جو براہ بیش بینی ہمارے ارکین سلطنت نے دشمن
کے نام تحریر کیے پس اونکو بدین اندیشہ نکہولا کہ انکا پڑہنا باعث بدگمانی کا ارکین سلطنت
سے ہوگا اور وہ بخیال بدگمانی میری ہراسان ہوکر اپنے دفع ضرر کے لیے فتنہ اوٹہاوینگے
اور میرے قتل کی فکر کرینگے پس اسکے دفع کی یہ تدبیر کی کہ اوسی وقت ارکین کو اپنے
سامنے بلایا اور خریطہ سربمہر کو دکہلا کر سوگند یاد کی اور کہا مین نے یہ خریطہ نہین کہولا اور نہین
جانتا کہ ان خطون مین کیا ہے اور کاتب انکا کون ہے پہر اپنے سامنے آگ روشن کرائی
اور خریطے کو جلا دیا ارکان سلطنت نے جب بادشاہ سے یہ لطف و احسان دیکہا اپنے
اپنے کام مین مشغول ہوے اور اوسکی متابعت مین یکدل آب مشورے کی کیفیت
لکہتے ہین بلا قید خوردی و بزرگی کے ہر شخص سے جو امین و معتمد ہون مشورہ کرنا چاہیے
شاید خوردون کے خیال مین وہ بات گذرے جو بزرگون کی ضمیر مین نہ آئی ہو اور مشورے
سے کسی نے کسی حال مین نقصان نہین اوٹہایا بلکہ ہمیشہ فائدہ اوٹہایا ہے ہندی مثل
ہے پانچ پنچ مل کیجے کاج ہارے جیتے آئے نہ لاج **تمثیل** ایک شخص فرقہ قضاۃ
مین سے ایک دختر رکہتا تہا بہت خوبصورت اور جمیل نہایت دانشمند اور عقیل بشتر عمائد

شہر اوسکی خواستگاری کرتے اور بہزار آرزو طلبگاری قاضی متحیر تھا کسکے ساتھہ نکاح کرے اوسکے
ہمسایہ مین ایک شخص گبر قوم رہتا تھا اور نیکمردی مین مشہور و دوراندیشی اور دوربینی مین معروف قاضی نے
اوسکو بولایا تعظیم کی پاس بٹھایا ماجرا کہہ سنایا اور استصواب فرمایا اسنے عذر کیا مین تمہارا ہمقوم
نہین لہذا مشورے کی لیاقت نہین رکھتا قاضی نے کہا اگرچہ تو ہمارے دین سے بیگانہ ہے لیکن
آدمی امانت دار اور نیک نیت و معتمد ہے اور بزرگون نے مبالغہ کیا ہے کہ ہر دا مین سے مشورہ
کرنا چاہیئے لہذا جو تو کہیگا وہی کرونگا گبر نے کہا نکاح مین ہمجنسی شرط ہے اور مذہب مسلمین مین
جنسیت دین اور ملت پر ہوتی ہے اور ہمارے طریق مین اصل و نسب پر اور اہل دنیا مین جاہ و
مال پر اب سوچ لے اگر طریق دین پر چلتا ہے تو دین اختیار کر اور اگر ہمارے طریق پر عمل کرتا ہے
تو اصل و نسب پر اعتبار کر اور اگر عادت اہل زمانہ پر خیال کرتا ہے تو مال و جاہ طلب کر قاضی کو یہ
بات پسند آئی کہا دین سب پر فائق ہے پس اوسکو اپنے غلام مبارک نام سے منعقد کردیا اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا عبداللہ نام جو دین اسلام کا پیشوا تھا اب نتیجہ یہ ہے کہ مشورے کا حصر بزرگی و
خوردی پر نہین سلاطین پر واجب ہے کہ جس کام مین گرہ پڑجاے اوسکو ناخن تدبیر سے کہولین
اور جو خلل کہ انقلاب زمانہ سے پیدا ہوا وسکا تدارک مشورے اور راے صائب کی قوت سے فرماوین

باب اونتیسوان حزم و دوراندیشی مین

حزم اندیشہ کرنا ہے انجام ایک امر موہوم مین اور حتی الامکان محفوظ رہنا ہے اوسکے خلل اور
نقصان سے واضح ہو کہ حزم کی اصل بدگمانی ہے جس شخص پر یہ صفت غالب آتی ہے وہ
بالتحقیق اپنی فکر درست سے مواقع حادثات پر قبل ظاہر ہونے سختی کے ایک مضبوط دیوار قائم
کرتا ہے اور آفتون کی راہون کو پہلے واقع ہونے حالت کے مسدود کبھی دوستی یاران زمانہ
پر اعتماد نہین کرتا اور موافقت برادران روزگار کا کچھہ مرتبہ نہین سمجھتا کیونکہ دوستی اور دشمنی دوامی
اور ایک حال پر نہین ہوتی اکثر عارضی ہوتے ہین اور عارضی چیز کو جلد زوال ہے چنانچہ بعض
دوستیان کچھہ مدت گذرے پر خود بخود کم ہوجاتے ہین بلکہ نابود و مفقود اور اسیطرح دشمنی بہی تبدیل
ہوجاتی ہین بلکہ دلون سے جاتی رہتی ہین پس دوستی و دشمنی اہل عالم کا حال مشابہ ابر کے ہے
کہ کبھی برستا ہے اور کبھی نہین برستا اور یہ کینہ اور محبت اہل زمان کا بے اعتباری مین بعینہ
ایسا ہے جیسے سلاطین کی نزدیکی معشوقون کی خوبصورتی نوجوانون کی آواز عورتون کی وفا
دیوانون کی مہربانی مستون کی سخاوت جاہلون کی خوش اعتقادی اور دشمنون کا فریب ان

پر ہرگز اعتماد نکرنا چاہیے اور نہ انکی پایداری اور استواری پر خیال باندہنا اور بہت سے دوستی جو حد کمال
پر پہونچکر مرتبہ خصوصیت اور احدیت کا دکہاتی ہین ناگاہ ایک ذراسی بات مین عین عداوت پر پہنچ
جاتے ہین اور بہت سی پرانی دشمنی اور موروثی نزاع اندک ملائمت مین ناچیز اور معدوم ہوجاتی ہین
اور پہر بنیاد محبت کی قائم و مستحکم ہوجاتی ہے اسوجہ سے خردمند دشمنون سے بہی الفت نہین
چہوڑتے اور یکبارگی بیخ محبت کو قطع نہین کرتے اور یہی ہر دوست پر اعتماد کلی رکہنا جائز نہین
سمجہتے اور اوسکی بقا پر مطمئن نہین ہوتے غرضکہ دونون پہلو قائم رکہتے ہین اور حد اعتدال سے
تجاوز نہین کرتے اندرین صورت دانا سے عاقبت اندیش کو چاہیے کہ اگر دشمن پیغام صلح دے
اور اوسمین اپنی منفعت حاصل اور مضرت رفع ہوتے ہوا وسکو قبول کرے اور جسطرح پر کہ
مصلحت وقت مقتضی ہو اپنی غرض نکالے **تمثیل** ملک بروج کے جنگل مین ایک درخت
تہا میوہ دار اور سربلند بہت خوشنما اور دلپسند اوسکے نیچے ایک سوراخ مین چوہا رہتا تہا دوراندیش تیزہوش حیلہ جو اور
سخت کوش اور اوس درخت کے قریب مین ایک بلی رہتی تہی حریص نہاد طامع از حد زیادہ ایکروز صیاد آیا درخت کے نیچے جال بچہایا اور اوسمین
تہوڑا گوشت لگایا بلی نے جو گوشت کی بو پائی خوش خوش دوڑکر کہانے کو آئی ہنوز گوشت کا مزہ زبان تک نہ آیا
تہا کہ قضا نے حلق کو حلقہ دام مین پہنسایا اتفاقاً اوس وقت یہ چوہا بہی بطلب طعمہ کے سوراخ سے
باہر آیا تہا اور احتیاطاً ہر سمت اور داہین باہین اور اوپر نیچے کو ہوشیاری کے ساتہہ نظر ڈالتا تہا
جوہین نگاہ بلی پر پڑی دہشت سے آنکہون مین اندہیرا چہا گیا مرگ کا وقت یاد آگیا مگر بمقتضاے
دوربینی اور حزم کے مطلق نہ گہبرایا اور بلی کی حالت کو بنظر تامل دیکہکر اوسکی قید پر شکر بجالایا پہر جو
پیچہے کی طرف نظر کی ایک نیولے کو اپنی گہات مین پایا پہر درخت کی طرف دیکہا تو ایک کوا تاک
لگاے شاخ پر بیٹہا نگاہ مین آیا دہشت و وحشت نے چوہے پر غلبہ کیا اور ہول دہراس
نے پیرامون دل کو گہیر لیا اندیشہ کیا اگر آگے چلتا ہون بلی کا سامنا ہے جو پیچہے پہرتا ہون
نیولا کہاتا ہے اور ٹہہرتا ہون تو کوا پکڑتا ہے ان سب دشمنون کے دفع مین کیا تدبیر کرون
اور اس واقعہ مین کس سے مدد لون آخرکار بمقتضاے دوراندیشی یہ راے قرار دی کہ بلی کو
پیغام صلح دیجیے اور دشمنون کو اس تدبیر سے دفع کیجیے کہ وہ عین بلا مین میری مددگاری کے
محتاج ہے اور جیسا کہ مجہے اوس کی مدد سے ان سب آفات سے نجات ہوگی اوسکو بہی
بوسیلہ میری معاونت کے قید دام سے رہائی ملے گی یہ سوچ کر چوہا بلی کے پاس گیا حال
پوچہا بلی نے ماجراے گذشتہ بکمال دردمندی کہہ سنایا اور بنہایت تاسف سے اپنا حال زار

دکھایا چوہے نے کہا مین بھی کچھ کہا چاہتا ہون بشرطیکہ تو اوسکو صحیح و درست سمجھے اور یقین جانے
اور وہ یہ ہے کہ مین ہمیشہ تیرے غم مین خوش رہا ہون اور تیری ناکامی مین شادکام لیکن آج اس
بلا مین تیرا شریک ہوتا ہون اور بغرض حصول اپنی مخلصی کے تیری محبت کا درخت اپنے مزرعۂ خاطر
مین بوتا ہون ظاہر کہ میرے عقب نولا گہات مین ہے اور درخت پر کوا امیدوار یہ دونون
میری ہلاکت کا قصد رکھتے ہین مگر جب مین تجھسے موافق ہوجاؤن گا اونکی طمع بالکل قطع ہوجائیگی
اگر تو میرا اطمینان کردے اور عہد و پیمان سے تردد خاطر رفع تجھسے رجوع کرون اس ذریعے
سے میری غرض حاصل ہو اور تیری رہائی بلی نے یہ بات قبول کرکر چوہے سے عہد محبت باندہا
اور اوسکو سوگندہاے مغلظہ سے استحکام دیا اور پوچھا اب مجکو تیرے ساتھ کیا برتاو کرنا چاہیے
چوہے نے کہا جب مین تیرے قریب آؤن میری تعظیم کر اور قواعد احترام اور اعزاز کے
بجا لا تاکہ دشمن تیری موافقت و محبت سے واقف ہوکر میرے نقصان پونہچانے کا خیال
دل سے دور کرین اور مین باطمینان تیرے بند کاٹنے مین مشغول ہون بلی نے یہ بات قبول
کی چوہا بہ امیدواری تمامتر آگے بڑہا بلی نے رسم اعزاز و اکرام کے ادا کی اور بکمال محبت
استفسار حال کرکر دلجوئی اور نوازش فرمائی جب نیولے اور کوے نے یہ حال دیکھا چوہے
کے شکار سے دل اوٹھایا اور اپنی راہ لی چوہے نے بند بلی کے کاٹنے شروع کیے الا ایک
اندیشہ مین پڑا کہ اسکے چنگل سے کیونکر نجات پاؤن گا وہ مین دوراندیشی کی نظر سے کام مین آہستگی
کو دخل دیا بلی نے عقل سے دریافت کیا چوہا اندیشہ دور و دراز مین پڑا کہ اگر بند نہ کاٹے
اور اسیطرح چھوڑکر اپنی راہ لے تو مین بدستور مقید رہون پس برسم دوستانہ غصہ ہوکر بولی حالانکہ
تیرا مطلب حاصل ہوا تو عہد پورا کرنے مین کیون ڈھیل کرتا ہے چوہے نے کہا عہد وفا نکرنا
جوانمردی اور محبت سے دور ہے اور مین ابھی تیری دوستی کا فائدہ اوٹھا چکا ہون اور دشمنون
سے بیخوف ہوا مگر جب تک یہ اندیشہ میرے دل سے رفع نہین ہوتا سب بندون کا کٹنا
توقف مین ہے بلی نے کہا وہ اندیشہ بیان کر چوہا بولا دوست دو طرح کے ہوتے ہین ایک
وہ جو صاف اور سچے ارادے سے بلا غرض اور طمع اور فریب کے محبت کرین دوسرے
وہ کہ اپنی غرض نکال لینے کو یا اور کسی لالچ سے راہ اخلاص مین قدم دہرین چنانچہ
ان دونون سے پہلا فرقہ ہر حال مین اعتماد کے لائق ہے اون سے ملنا اور اونکی
عقلون سے بیخوف رہنا چاہیے لیکن جنہون نے اپنی غرض نکال لینے اور مطلب

بناسنے کی ضرورت سے دوستی کا اظہار کیا ہے اون پر ہرگز اعتبار نکرنا چاہیے کیونکہ
اون کے حال ایک قرار پر نہین وہ لوگ بعد نکل جانے مطلب کے اپنی فارغ البالی مین
خوش ہوتے ہین اور جب کوئی وقت اس شخص پہ واقع ہوتی ہے نا اتفاقی سے دیکھتے
ہین مرد دانا کو ایسے آدمیون سے کام بنانے مین آہستگی اور ڈھیل کرنی چاہیئے اور ان کے
مطلب نکالنے مین نہایت سستی و تامل چنانچہ مین تیرے ساتھ یہی عمل کر رہا ہون اور چونکہ تیری
رہائی کا عہد کیا ہے اوس سے نہ پھرونگا اور ضرور وعدہ وفا کرونگا مگر مجکو اول اپنے نفس کی محافظت
مین نہایت کوشش بجالانا ضرور ہے کہ میری تیری مخالفت بہ نسبت کوّے اور نیولے کے زیادہ تر
ہے مجھپر فرض ہے کہ کام کے انجام کو سوچون اور یکبارگی جانب حزم کو نہ چھوڑون بلی نے چوہے
کی عقل پر تعریف کی اور جانا کہ کام افسون و افسانہ سے نہ بنے گا ناچار امیدوار مطلب نکلنے کی
رہی چوہے نے باہستگی تمام بند کاٹ دیے مگر ایک بند جو سب سے زیادہ مضبوط تھا بدستور
رکھا جب رات آخر ہوئی اور صبح ظاہر بلی نے صیاد کو آتے ہوے دیکھا موت آنکھون مین چھاگئی
اور زمانہ نظر مین تاریک ہوگیا اوسوقت چوہے نے اوس بند کو کاٹ دیا بلی نے جان کی دہشت
سے چوہے کا خیال نہ کیا قید سے چھوٹتے ہی بھاگی اور درخت پر چڑھ گئی چوہا بھی بسلامت
اپنے سوراخ مین در آیا اب معلوم ہوا کہ حقیقتاً حزم دور اندیشی ہے اور پیش بینی جس وقت
اندیشہ بدی یا فساد کا مرد عاقل کے ذہن مین گذرتا ہے معاً اوس کے تدارک مین مشغول
ہوتا ہے اور جاہل آدمی جب تک بلا کے دریا مین غوطہ نہین کھاتا خبردار نہین ہوتا سمجھنے
کی بات ہے اگر مرد دانا کسی شخص کو لوہا اور پتھر آپس مین رگڑتا ہوا دیکھے گا خیال کریگا
کہ اس مین سے آگ نکلے گی فوراً اوس کے تدارک مین مشغول ہوگا اور نادان جب
تک آگ مین نہ جا پڑے گا اوسکی سوزش سے آگاہ نہوگا اندرین صورت خردمند اوسکو
کہین گے جو قبل وقوع واقعہ کے اپنی فکر کرے اور تدارک مین مشغول ہو اور حزم سلاطین
مین یہ امر بھی داخل ہے کہ جس شخص کی طرف سے دل مین شک پڑے اوسکے ہلاک مین کوشش
کرین تاکہ کام حسب دلخواہ درست ہو اور کوئی خدشہ باقی نرہے **تمثیل** تاریخ علامی مین لکھا ہے
کہ اسفار نامی بادشاہ بقصد تسخیر ملک رَیْ کے روانہ ہوکر شہر سمنان مین پونہچا اسکو اہالیان
سلطنت نے اس بات پر آمادہ کیا کہ ابوجعفر حاکم سمنان کو قتل کرے ابوجعفر نے جب یہ خبر پائی
تو ڈرا اور قلعہ نشین ہوگیا جب اسفار رَیْ کو فتح کرکر واپس آیا دیلمی نامی سردار فوج کو بہت سی سپاہ

کے ساتھ اس قلعے پر پونہچا ہرچند چاہا قلعہ کو چھین لے مگر میسر نہ ہوا تب اوس نے پیغام صلح
دیا اور یہ بات ٹھہرائی کہ ابوجعفر دیلمی کو قلعے مین لیجاے اور مہمانی کرے ابوجعفر نے سامان
ضیافت کا درست کیا اور دیلمی کو بلایا دیلمی مع سپاہ کے روانہ ہوا اور یہ قرار دیا جب قلعے
مین پونہچین ابوجعفر کو قتل کرین جب قلعے کے دروازے پر پونہچے ابوجعفر نے حکم کیا دیلمی تنہا
قلعے مین آوے چنانچہ تنہا گیا اور سپاہ باہر رہی ابوجعفر کو عارضہ نقرس کا تھا اس سبب سے
مجال حرکت نہ تھی بدستور بالاخانے کے دریچے مین جہان سے سیر جنگل کی نظر آتی تھی اور خندق
قلعے کی قریب تھی بیٹھا رہا اور وہان ہی دیلمی کو بلالیا دیر تک ادہر اودھر کی بات کرتے رہے
آخرکار دیلمی نے باتون مین لگاکر کہا خلوت کردے کہ اسرار سلطنت سے بعض امر تجھسے کہون
ابوجعفر نے خلوت کردی جب دیلمی نے غرفہ کو خالی پایا تلوار میان سے کھینچکر ابوجعفر کو
قتل کیا اور ریشم کے باریک کمند کو جو دیلمی اپنے موزے مین رکھ لایا تھا کھڑکی مین مضبوط
باندھکر خندق مین اوتر آیا اور آب خندق سے پیرکر اپنے لشکر مین آپونہچا اب سوچنا چاہیے
اگر ابوجعفر حزم رکھتا اور خلوت نہ کرتا اور دشمن کو اسقدر فرصت نہ دیتا کیون ہلاک ہوتا مرد دانا
اگر اندک تامل کرے تو جانے کہ حزم سے مضبوط زیادہ کوئی قلعہ نہین اور کوئی مہلکہ خوفناک
زیادہ غفلت اور ڈھیل سے فی الحقیقت دوربینی اور عاقبت اندیشی عجیب چیز ہے جس نے
یہ شیوہ پسند کیا وہ ہمیشہ باخبری اور اوسکا باغ مراد ہرا بھرا مثمر

باب تیسوان شجاعت مین

اور یہ ایک قوت ہے درمیان نامردی اور بہادری کے واضح ہو کہ خداوند تعالے مرد شجاع
کو دوست رکھتا ہے اور اوسکی دعا جلدتر قبول فرماتا ہے کیونکہ مرد شجاع صرف اوسکے
فضل پر بھروسہ رکھتے ہین اور اپنی ناموری اور فضیلت نفس کی غرض سے جان دیتے ہین
تامل نہین کرتے اخلاق جلالی مین مسطور ہے وہ آدمی شجاع نہین جو بغرض حصول ملک و
مال کے جنگہاے ہولناک مین قیام کرے یا بہ طمع مرتبہ او منصب کے کارہاے خطرناک
مین پڑے بلکہ اوس شخص کو شجاع کہین گے جسکے افعال امور شجاعت مین موافق احکام عقل
کے ہون اور غرض اصلی اوسکی اس شجاعت سے فضیلت نفس ہو مقولہ ایک شخص شجاعت
اور دلیری مین نہایت مشہور تھا اور جرات و جوانمردی مین بکمال معروف جب اوسکے کوچ کا وقت
اس دنیا سے قریب آیا زار زار رویا اور بحسرت کہا مین نے کئی لڑائیون مین داد

شجاعت دی اور بے مقدار زخم تیر و تلوار کے جسم پر کہائے اب بحکم قضا اس بستر پر
مرتا ہون اور بوڑھی عورتون کی طرح جان دیتا ہون چاہیے تھا کہ کسی معرکۂ رزم مین
بہ نیکنامی جان دیتا تو بہ نیکنامی بہادر کہلاتا اور سعادت شہادت پاتا اور یہ بھی اوسیکا قول
ہے بد دل جو حمایت جان کی بھاگنے مین دیکھتے ہین یہ تصور باطل ہے کیونکہ قوت حمیت
اور دبدبہ دلیری مرد کا دشمن کے دندان طمع کو توڑتا ہے اور بد دلی اور سستی اور ڈر دشمن
کو آدمی پر دلیر کرتا ہے اور یہی سبب ہے کہ بیشتر بد دل اور ترسناک مارے جاتے ہین
اور دلیر اور بہادر اپنی جان معرکۂ رزم سے بسلامت لاتے ہین دیکھی ہوئی بات ہے
جب سال ۱۸۵۷ء عیسوی مین لشکر ظفر پیکر ہماری شہنشاہ عصر خلد اللہ ملکہا و سلطنتہا کا بعد
فتح دہلی و شکست مالاگڑھ کے شہر کول کے دروازے پر آیا باغیان مقیم شہر نے دروازہ
شہر پناہ کا بند کر دیا تھا اور قریب ایک ہزار آدمی کے اوسکی حفاظت پر متعین تھے بہادران
فوج نے بہ نہیب تمامتر دروازہ کھولنے کو حکم کیا مگر نہ کھولا جب اونھون نے بزور بازو
کھول لیا اور شہر کے اندر قدم رکھا یہ جماعت لشکر کی صورت دیکھتے ہی فرار ہوئی بہادرون
نے دو کوس تک تعاقب کیا اور اون مین سے کسی فرد بشر کو زندہ نہ چھوڑا الغرض اگر یہ
جماعت نہ بھاگتی اور بجائے خود مقیم رہتی ممکن تھا کہ بحمایت سرکار جانبر ہوتی یا کچھ مدت تک
مقید۔ اب پھر صفت مرد شجاع کی لکھتے ہین شجاع وہ ہے جو اپنے نفس کو ارتکاب امور عظام
پر حریص کرے اور دل کو صدمات سختی اور درد کے اوٹھانے پر واسطے حصول نیکنامی اور ترقی
عزت کے ترغیب دے تاکہ نقارہ اوس کے دبدبے اور مرتبے کا اطراف عالم مین بلند آوازہ
ہو اور آوازہ شوکت اور دبدبے کا جہان کے لوگون کے کان تک پہونچے بقول شخصے شعر
رستم بہ از مین پہ نے سام رہ گیا ٭ مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا ٭ افراسیاب
اپنے لشکر کو ترغیب دیتا تھا مرگ پر حریص ہو تاکہ زندگانی دائمی پاؤ اور مرنے پر آمادہ ہو کہ عزت
و حرمت کی دولت تمہارے ہاتھ آوے اور معلوم کرو زندگی دو چیز مین ہے یا بنام نیک
مرنا یا بہ آسودگی و کامیابی جینا پس ہے جسکی نظر مین مرگ ذلیل و خوار ہے وہی شجاع اور بزرگوار
ہے اور جو شخص جان کو عزیز رکھتا ہے جہانگیری اور ملک داری مین کب تمیز رکھتا ہے اور
اس شجاعت کے لوازمے سے ایک یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اگر اجل نزدیک آچکی
ہے تو جان بچ نہین سکتی اور اگر نہین آئی تو جرات کچھ نقصان نہین کرتی مقولہ دو دن ہے

دو دن کہ نہ آئی ہو کیونکہ
سے مطلق ڈرنا نہ چاہیے ایک وہ دن کہ جب قضا آئی ہو دوسرا وہ دن کہ نہ آئی ہو کیونکہ
جس دن قضا آ ئے گی سعی و کوشش فائدہ نہ اوٹھائیگی اور ضرور جان جائیگی اور جس دن قضا
نہین اوسدن موت آنا بھی ہرگز روا نہین پس مردانگی کو چاہیے کہ ڈر کو اپنے دل مین جگہ نہ دے
اور اسیطرح اندیشہ موت کا اپنی خاطر مین نہ لاوے دیکھوا کیلے رستم نے فتح روئین وزہین
کیا کیا داد شجاعت دی اور کس کس جرأت و ہمت سے ہفت خوان مین اژدہا وغیرہ اور دیوان
سپید و سیاہ کو مع اونکے لشکر کے قتل کیا اور پھر اسفندیار کی لڑائی مین کیسی کیسی جرأت
دکھلائی اس بہادر کے جملہ واقعات کتاب شاہنامہ مین بالتصریح درج ہین اور ملاحظے کے
لائق ہین رستم کا قول ہے مجکو ہزار زخم بدن پر کھانا بہتر ہے مگر بیچاری سے مرنا بدتر کیونکہ زخم
کھا کر مرنے مین نیکنامی ہے اور بیچاری سے مرنے مین بدنامی مقولہ ایک شاہزادے
کی مجلس مین بطور لطائف ذخر الف تقریر کر رہے تھے ایک بولا ملبوسات مین اطلس ختائی
عمدہ تر ہے دوسرے نے کہا تاجون مین کلاہ رومی نادر تیسرا حرف زن ہوا مکانون سے
باغ سمر و گلزار بہتر ہے چوتھے نے تقریر کی غذاہاے لطف سے بادۂ ناب خوشتر پانچوان
سخن سرا ہوا سازون سے ساز بید کا ساز گار اور لائق ہے چھٹے نے عرض کیا سازون
سے عود کی صدا ملائم و موافق ہے ساتوین نے بیان کیا مخلوقون سے جوانان زیبا رو
کی مصاحبت فائق جب شاہزادے پر نوبت آئی فرمایا بہترین لباسون سے زرہ ہے
اور خوبتر ین تاجون سے خود خوشترین مکانون سے میدان لڑائی کا خوشگوار ترشرابون
سے خون دشمنون کا خوبتر سازون سے سایہ نیزے کا دلفریب تر آوازون سے آواز
گھوڑون یا گھوڑ دار کی زرگتر ندیمون سے مردان کارزار و سپاہیان کارزاری نصائح الملوک مین
لکھا ہے جس آدمی کو عقل نہین اوس چشمے کے مانند ہے جس مین پانی نہین جس جوان کو
ادب نہین اوس باغ کی طرح ہے جس مین پھول نہین جس فقیر کو نور معرفت نہین اوس آنکھ
کے مقابل ہے جس مین روشنی نہین جس صاحب جمال کو حیا نہین اوس کھانے کے مشابہ
ہے جسمین نمک نہین جس عالم کو پرہیزگاری نہین اوس گھوڑے کی طرح ہے جسکے لگام
نہین جس دولتمند کو احسان نہین اوس درخت کی روش ہے جس پر میوہ نہین جس حاکم کے
انصاف نہین اوس ابر کے برابر ہے جسمین باران نہین جس بادشاہ مین شجاعت نہین اوس
سوداگر کے مانند ہے جسکے پاس سرمایہ نہین مقولہ سکندر ذوالقرنین سے پوچھا شجاعت

کانشان کیا ہے کہا جو یہ بات نہ پوچھے کہ دشمن کتنے ہین بلکہ ڈھونڈھے کہ کہان ہین نکتہ
نوشیروان نے بزرجمہر سے پوچھا شجاعت کیا ہے کہا دل کی قوت کہا ہاتھہ کی قوت
کیون نہین کہتا کہا جب دل قوی نہین تو ہاتھہ کی قوت کیا کام آتی ہے مقولہ ایک مرد
دلیر بہت بڈھا ہوگیا تھا اور ضعف سے نہایت مغلوب ارادہ کیا کہ گھوڑے پر سوار ہو دو
آدمیون نے اوٹھاکر سوار کرا دیا ایک شخص بے ادب نے طعنہ کیا کہ جسکے سوار کرانے
کو دو آدمی چاہئین وہ کیا بہادری کرے گا بوڈھے نے جواب دیا سچ ہے سوار کرانے
کو دو آدمی چاہئین لیکن اوتارنے کو ہزار آدمی

دستور العمل اسکندری

سکندر
جب تسخیر عالم کو سوار ہوا ارسطو سے پوچھا اس مہم مین بہت سے دوست و دشمن ظاہر ہونگے
اون سے کس طرح برتاو کرون کہا حتی المقدور دشمن انگیزی مت کیجیو اور دوستون
پر خواری روا نرکھیو اور جو کوئی دشمنی کرے تو ایسے دلاسے دیجیو کہ دوست ہو جاوے
اور جو دوست ہین اونکی ایسی عزت بڑھائیو کہ خاص ہوجاوین اور دوستی سے نہ پھرین اور
دشمن کے کام سے غافل مت ہوجیو اگرچہ اوسکی جماعت قلیل ہو اور لشکر پر اعتماد نہ کیجیو چند
بہت ہو اور جب تک کام نرم اور ملایم باتون سے بنے سخت کلامی نہ کیجیو اور جہان کام
تازیانے سے نکلے تلوار مت نکالیو پھر سوال کیا اگر دشمن کے ساتھہ کام محاربہ کا آپڑے
تو کیا کرون کہا یہ دو حال سے خالی نہین یا تو کسی سے لڑنے جاے گا یا وہ تیرے مقابل
پر آوے گا اگر تو کسی سے لڑنے کا قصد کرے تو دس شرط کی رعایت کیجیو اول غرض
اوس لڑائی کی سواے خیر محض کے نہو جسکا نتیجہ رفع ظلم و فساد کا نکلے دوسرے خدا تعالے
کے ساتھہ توجہ کیجیو اور صدقات دیجیو اور فقراے اہل دل سے استمداد اور دعا کا طالب
ہوجیو تیسرے طریق حزم اور بدگمانی کی رعایت رکھیو اور جاسوس اور مخبرون سے دشمن کے
لشکر کی کیفیت اور تعداد مردان کاری کی حقیقت دریافت کراتا رہیو چوتھے اپنے
لشکر کے ساتھہ ایسی توجہ کیجیو جو یکدل و یکزبان رہے کہ اتفاق سپاہ کا بادشاہ کی فتح و نصرت
اور قوت و ظفر کا سبب ہے اور موافقت بزرگون اور دیگر اہل اقارب کی بھی اس باب
مین نہایت ضرور ہے پانچوین لشکر کو عزت اور جاگیر دینے کے وعدون پر قوی دل کیجیو
اور نیت درست رکھیو کہ یہ سب وعدے وفا ہون چھٹے جب تک ہوسکے بذات
خاص لڑنے کو مستعد ہوجیو کیونکہ اگر شکست ظاہر ہوگی پھر اوسکا کچھہ تدارک نہو سکے گا —

ساتوین تدبیر کار لشکر کشی اور سپہ سالاری مین اوس آدمی کو اختیار دیجیو جو تین صفت رکھتا ہو
اول شجاع اور قوی دل ہو اور اس ذریعے سے مشہور اور نامور ہوا ہو تاکہ اوس سے دشمن
کے دل مین ہراس پیدا ہو دوسرے عقل سلیم اور تدبیر کامل رکھتا ہو اور کام مداخل مخارج
جنگ کا بخوبی جانتا ہو کیونکہ بعض جگہ رائے صائب شجاعت سے بہتر کام مین آتی ہے اور
طرح طرح کے حیلے اور اقسام کے مکر و فریب بھی جانتا ہو کہ مکر و فریب لڑائی مین منع
نہین اور مشاق حرب رانی کا ہو اور اوسکا تجربہ اوٹھایا ہو کیونکہ فائدہ تجربے کا بہت ہوتا ہے
آٹھوین جب کوئی شخص عین ہنگامہ جنگ مین اپنے مقابلے کے آدمی پر غالب ہو تو اوسکو
خلعت و انعام عطا کیجیو اور اوسکی تعریف و توصیف مین نہایت زیادتی اور مبالغہ کیجیو تاکہ اورون
کو بھی ہوا خواہی اور جان نثاری کی خواہش ہو نوین لڑائی کے دن غافل مت ہو جیسے بیشتر
معلوم ہوا ہے کہ فتح نزدیک پہنچی ہے اور ایکدم غفلت ہونے سے کار دگرگون ہو گیا ہے
دسوین جب لشکر دشمن کا شکست پاوے تو اوسکا تعاقب نہ کیجیو اور جلد تر آدمیون کو اوس کے
پیچھے مت بھیجیو اکثر اتفاق ہوا ہے کہ لشکر شکست یافتہ نے لوٹ کر اون پیچھے ہوؤن کو مارا ہے اور
قوت پاکر لشکر غالب کو مغلوب کیا اور اگر کوئی تجھسے لڑنے آوے اور تو اوسے دفع کیا چاہے
تو وہ بھی دو حال سے باہر نہین یا تجکو اوس کے مقابلے کی طاقت ہوگی یا نہوگی اگر ہے تو
بہتر یہ ہے کہ جس تدبیر سے ممکن ہو اوسکو دشمنی سے باز رکھ اگر یہ صورت نہو سکے تب شرائط
حرب پر جسکا مذکور ہو چکا عامل ہو اور اگر طاقت مقابلے کی نہین تو جاسوس اور نظر باز متعین کر اور محافظت
راہون اور ناکون اور بند رکھنے دروازون اور مضبوطی قلعہ اور ہر چیز کے ذخیرہ کرنے مین قصور
نرکھہ اور طلب صلح مین خرچ کرنے مال کا دریغ مت کر اور ہر قسم کے حیلہ اور مکر کو استعمال مین لا
اور اگر دشمن صلح چاہے تو صلح سے انکار مت کر اور اصلا لڑائی اور جھگڑا مت اوٹھا کہ جھگڑے کا
ہوتا ہے اور طالب صلح آخر مین ظفر پاتا ہے سکندر نے ان باتون کا دستور العمل تیار کیا اور بنائے
صلح و جنگ اسی پر قائم کی اور چونکہ صفت شجاعت بہترین صفات سے ہے اور اس باب مین
سخن کو طوالت ہوئی تو اب تحریر کرنا اس امر ضروری کا بھی واجب ہوا مخفی نرہے کہ یہ صفت کارپرداز
سلطنت ہماری شہنشاہ معظم خلد اللہ ملکہا و سلطانہا مین [illegible] صفت شمشیر جس معرکے مین انکی
تلوار نیام سے باہر آئی فتح و نصرت جلو مین دوڑی [illegible] اپنا وار کیا دم مین ایک کو دو
اور دو کو چار کیا سر عدو کو خیار کی طرح [illegible]

سر بناہ خود مین تھا پلک جھپکی تو گود مین تھا ہر معرکے مین خون اعدا کے دریا بہائے ہین
دریا کے جیحون کر دکھائے ہین دشمن اسکے آگے کب سینہ تانتے ہین حضرت عزرائیل
بھی لوہا مانتے ہین **صفت توپ** عرش توپ رعد کے جگر کو پانی کرتی ہے اور گوش
ملائک پر گرانی جسدم صف جنگ مین روان ہوتی ہے ہر فیر پر برق کی جان کھوتی ہے
تن پر شرارے جو شعلہائے خشم وکین نکلتے ہین برق کیطرح خرمن ہستی اعدا کو نیست و
نابود کرتے ہین تہیب صدا سے دریا کے جانور خشکی مین بھاگتے ہین اسرافیل صور لیے آسمان
پر کانپتے ہین اپنی صدا سے تکون الناس کالفراش المبثوث کا عالم دکھاتی ہے چشم زدن
مین تکون الجبال کالعہن المنفوش کی کیفیت آنکھون مین لاتی ہے سنفر چرخ اسکے غریو سے تباہ
ہے اسی وجہ سے کان مین پنبہ مہر و ماہ ہے جب روز روشن مین آگ برساتی ہے دھوین سے
رات اور شرارے ستارے کر دکھاتے ہین فرشتے آسمان پر الامان پکارتے ہین کر دبی
کلمہ این المفر زبان پر لاتے ہین **در پریشانی حال اعدا** قلم اگر روز اعدا کا مذکور زبان
پر لاوے بزم سخن مین اپنے منہ مین سیاہی لگاوے خوف شہنشاہ عصر سے انکا یہ برا
حال ہے کہ ہر لحظہ وشت زیست کا ماہ و سال ہے ازبسکہ ان پر عرصہ وغا تنگ ہے بیغرتی
سے جینے کا انکو ننگ ہے شبانروز آنسوون سے منہ دھوتے ہین اپنی آرزون کو روتے
ہین یارب دایما نیر اقبال شاہنشاہی تابان رہے اور اختر بخت اعدا خسوف ادبار مین نہان

باب التسوان غیرت مین

اور یہ حفاظت کرنا اوس چیز کا ہے جو انسان کو تدبیر مہمات اور تاکید سیاسات مین ضروری
ہے اور سلاطین کو اس صفت سے امور ملت و مہمات مملکت مین اصلا گزیر نہین اور اونکی
رعایت بہرحال لازمی ہے اور غیرت کی دو قسم ہین ایک غیرت دین دوسری غیرت دنیا
غیرت دین واسطے ارباب اختیار و اقتدار کے یہ ہے کہ اجرائے احکام نیک اور امتناع
امور بد مین کوشش کرین اور اپنے نوکر و رعایا کو طاعت کا حکم دین اور گناہ کرنے سے
بکلیہ منع کرین اور جب خلاف دیکھین تو اپنے ہاتھ سے سزا دین اور واسطے اہل علم اور
عابد اور پرہیزگارون کے یہ طریقہ ہے کہ اول بطریق نصیحت زبان سے منع کرین اگر نمانے
تو مکرر سختی سے کہین اور عوام الناس کو جو طاقت دفع اور امتناع کی نہین رکھتے لازم ہے
کہ معصیت کارون کو دل سے دشمن سمجھین اور غیرت دنیا کی تین قسم ہین اول نسبت

ساتھ برابر والون اور نزدیکون کے دوسری نسبت ساتھ خاص اپنے تیسری
نسبت ساتھ عام خلق کے **اول نسبت ساتھ اپنے برابر والون و نزدیکون**
کے اور یہ فوقیت ڈھونڈھنا اور بزرگی اور برتری چاہنا ہے مرتبہ اور دبدبہ اور دولت
و حشمت و حکومت و قدرت مین اس نہایت درجے پر جو ہمسرون سے کسیکو حاصل نہو اس
غیرت کے ظہور اور حمیت کی زیادتی سے بہت کام موافق مراد کے درست ہوتے ہین اور
یہ خصلت ہمت کے متعلق ہے جب ہمت بلند تر ہو تو ضرور ہے کہ غلبہ غیرت کا بھی بیشتر ہو
مقولہ ایک شاہزادے نے کسی دانشمند سے پوچھا کس ہنر سے اپنے بھائیون اور
ہمسرون پر غالب ہو سکتا ہون کہا کہ غیرت سے کیونکہ غیرت سے دولت و قدرت اور نام
و ننگ ہاتھ آتا ہے اور مرد ذی حمیت جلد تر مرادات دلی پر فائز ہو جاتا ہے حتے کہ تاج و
تخت پاتا ہے **دوسری نسبت خاصۃ اپنے ساتھ** یہ ہے کہ اپنی محرمات
کو نامحرم کی آنکھ سے چھپاوے اور اوسکی حدود عفت و عصمت کی حفاظت مین از حد مبالغہ
کرے اور جو کچھ رعایت پردہ داری وغیرہ کے شرعاً و عرفاً لازم ہے اوسکی تعمیل مین کوئی
دقیقہ باقی نچھوڑے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بے احتیاطی سے ننگ و ناموس مین فرق آیا ہے
اور بیشتر آدمیون نے رنج مہاجرت اور صدمہ مفارقت دائمی کا اوٹھایا ہے ہر ایک ضلع کی عدالت
مین اس قسم کے بہت سے مقدمات موجود ہین اس مقام پر تمثیل اور نشانات لکھنے محض
بے سود ہین جسکا جی چاہے دفتر سے مثلین نکلوا کر ملاحظہ کرے اور اوسکو ہدایت کافی
سمجھ کر طریق احتیاط مین قدم دھرے **تیسری نسبت عموم خلق کے ساتھ**
یہ ہے کہ بادشاہ جیسی شرم پردگیان حرم سلطنت کی رکھے ویسے ہی اپنے ملازم اور
رعایا کے ساتھ رعایت کرے اور طالب اس امر کا ہو کہ کسی طرح کی بدنامی ناموس مردم
مین آوے بلکہ اپنی رعایا کے تمامی عیبون کے چھپانے مین بقدر امکان کوشش کرے
اور کمال غیرت کا یہ ہے جو کوئی اپنے پاس آکر پناہ لے اوسکی حفاظت جان و مال مین اپنے
جان و مال کو تلف کر دے اور کسی طرح صدمہ نہ آنے دے حتے کہ کوئی جانور بھی اپنے
مکان یا دامن مین آکر پناہ لے اوسکو بھی ظالم کے ہاتھ سے بچاوے اس معاملے مین
بہت سے قصے عجیب نادر مشہور ہین اصحاب حمیت کے انواع و اقسام کے مذکور ہین جنھون
نے اسکے خلاف کیا ہے بدنامی کا الزام اپنے ذمے لیا ہے

باب بتیسوان سیاست مین

اور یہ انتظام کرنا ہے اور بندوبست رکھنا اور سیاست کی دو قسم ہین ایک سیاست اپنے نفس کی دوسری سیاست غیر اپنے کی اب جاننا چاہیے کہ سیاست اپنے نفس کی دور کرنا اخلاق ذمیمہ کا ہے اور حاصل کرنا اوصاف حمیدہ کا اور سیاست غیر کی دو قسم ہین ایک خواص بارگاہ اور مقربان درگاہ کا ضبط اور بندوبست کرنا دوسرے عوام اور رعایا کے ساتھ کار بند ہونا قسم اول کا مذکور باب آخر مین آوے گا اب قسم دوسری سیاست غیر کا حال لکھتے ہین سلطان عہد کو چاہیے کہ بدون اور بدفعلون کو ہمیشہ ہراسان اور لرزان رکھے اور نیکون اور نیک کردارون کو امیدوار عاطفت و عنایت **مقولہ** بزرجمہر سے پوچھا سلاطین سے کونسا بادشاہ محتشم ہے کہا جس سے بیگناہ امین ہون اور گناہگار ترسان ستمگارون کو تیغ درس سے سزا کرتا ہو اور مستحقون اور درویشون کو انعام و مہربانی سے فیض پونہچاتا ہو **مقولہ** ہوشنگ بادشاہ کا قول تھا مین خدا کی رحمت ہون نیکون اور نیک بختون پر اور قہر خدا ہون بدون اور مفسدون پر میرے غصے کا ڈنک شیرینی مہربانی سے بھرا ہوا ہے اور میری دہشت کا زہر شکر مرحمت مین ملا ہوا تریاق اور زہر دونون میرے خزانے مین ہین وہ دوستون کو دیتا ہون اور یہ دشمنون کو **مقولہ** حکیمون نے کہا ہے مدار لشکر کا سیاست پر ہے جسکو تشنگی دنیا نا فرد کیا ہے اگر ضبط سیاست نہو جہان کے کامون کا بندوبست بگڑ جاوے اور ہر چند زینت ملک کو عدل کے ساتھ منسوب کیا ہے مگر عدل بغیر سیاست کے کیفیت پذیر نہین ہو سکتا اندرین صورت جو بادشاہ اپنی ریاست مین سیاست سے بے خبر ہوگا جلد اوس مملکت مین تزلزل آوے گا اور تباہے سلطنت مین خلل زینت ملک کی سیاست سے ہے اور مصلحت دین و دنیا کی ضبط و ربط سے **مقولہ** اگر ضبط سلطنت نہوتا بعض آدمی بعض کو نابود کرتے اور ایک دوسرے کے نشان کو مفقود یعنی ہمدگر کو قتل کرتے اور آپس مین لڑمرتے **مطابق اس کے** دیکھی ہوئی کیفیت ہے جب سال ۱۸۵۷ء مین بوجہ بغاوت فوج چند روز کو انتظام سرکاری مین خلل واقع ہوا ہر ایک گانون و شہر مین بلا خوف سیاست مفسدون اور بدعملون نے فراہم ہوکر ہنگامہ برپا کیا جس شخص کو چاہا جان سے مارا اور جس گھر کو چاہا لوٹا اور اوجاڑا شرفا پامال جور و ستم تھے اور غربا گرفتار اندوہ و الم بالآخر جب تسلط سرکار رہا اور دار و گیر کا عمل آشکار ہوا اعمالون

نے دار و رسن سے سزا پائی مظلومان ستم رسیدہ کی مراد برآئی سلامتی جان پر شکر کیا
اور مال ضائع شدہ پر صبر آپ یقین جاننا چاہیئے کہ بغیر سیاست کے ملک کا انتظام نہین اور
بدون سیاست کے ریاست کا نظام **تمثیل** ایک مرد اوباش نے گلدستہ پھولون کا
شاہ طمغاج کو نذر کیا بادشاہ نے لے لیا اور پوچھا یہ پھول کہان سے لایا کہا باغات سے
پھر پوچھا وہ باغات تیرے ملک سے تھے کہا نہین پھر کہا مالک باغ سے خریدے کہا اس شہر
مین پھول بیچنا عیب سمجھتے ہین کہا مالک باغ سے اجازت لیکر توڑے تھے کہا ایسے ناچیز
پھول کے لیے اجازت درکار نتھی بادشاہ نے تامل کرکر کہا جو شخص بے اجازت پھول
توڑ سکتا ہے وہ بدون حکم کے میوہ بھی لے سکتا ہے حکم دیا کہ اسکا ہاتھ کاٹین ارکین سلطنت
نے شفاعت کی اور بنظر تعمیل حکم ایک اونگلی اوسکی کٹوادی اور یہ طمغاج ہمیشہ رندا و اوباش
آدمیون کو قتل کیا کرتا تھا ایک روز اس گروہ کے آدمیون نے شہر پناہ کے دروازے
پر لکھ دیا ہم وہ گھانس ہین جسقدر کاٹے جاوینگے زیادہ بڑھینگے بادشاہ نے
اوس کے نیچے لکھوا دیا ہم بھی وہ باغبان منتظر ہین جسقدر شاخین پھوٹتی جاوینگی کاٹتے
جاوینگے **مقولہ** دانشمندون کا قول ہے سلطنت مانند درخت کے ہے اور سیاست
مشابہ پانی کے بیخ سلطنت کو آب سیاست سے تازہ رکھنا چاہیئے تاکہ امن و امان کا
گل کھلے اور آسایش و آرام کا پھل نکلے اور واضح ہو کہ مستحق سیاست وہ گروہ ہین جنھون
نے آدمیون کو آزار دینا اور عموماً خلایق کی نسبت برے کامون کا سوچنا اور مضرت پونہچانا
اختیار کیا ہے اور اونکی ایذا رسانی کا صدمہ سانپ اور بچھو کے زہر کی طرح خاص و عام
کے جسم پر اثر کرتا ہے اور تکلیف وہی کا رنج ستم جانون کو ضرر پونہچاتا ہے **مقولہ** ایک
بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا فرقہ بنی آدم سے مستحق سیاست کونسا ہے کہا کوئی
متنفس سیاست کا استحقاق نہین رکھتا سیاست درندے اور گزندے جانورون پر روا
ہوتی ہے نہ آدمیون پر بادشاہ نے کہا اس بیان کی تصریح کر کہا مخلوقات سے ایک
جماعت ہین خیر محض و محض خیر یعنی خود تمامتر نیک ہین اور اون سے ہر کسیکو نیکی اور نفع پونہچتا
ہے دوسری جماعت شر محض اور محض شر یعنی خود ہمہ تن مفسد ہین اور اون سے سانپ
بچھو کی طرح ہر شخص کو ضرر اور رنج پونہچتا ہے تو جماعت اول انسانون کی جنس مین افضل ہین
اور لائق تعظیم اور توقیر کے دوسری جماعت حلقہ انسانی سے خارج ہین اور سزاوار سیاست کے

تمثیل عہد سلطنت نوشیروان مین ایک ظالم نے ایک ضعیف کو طپانچہ مارا مظلوم بادشاہ پاس فریادی ہوا حکم دیا کہ ظالم کو سیاست گاہ مین لے گئے اور قتل کردیا اراکین سلطنت سے ایک شخص نے موقع پاکر عرض کیا کہ اندک گناہ پر خونریزی کرنا انصاف سے بعید تھا کہا تو نے غلطی کی اور معاملے کو مطلق نہ سمجھا مین نے ہرگز آدمی کو نہین مارا بلکہ ایک بھیڑیا یا سگ درندہ کو مارا ہے فی الحقیقت جس شخص نے آدمیون کو ایذا پونہچائی اور اذیت دینے کا شیوہ اختیار کیا وہ سانپ بچھو سے بدتر ہے **مقولہ** خسرو پرویز نے بھی ایک بزرگ سے یہی سوال کیا بجواب اوس کے بزرگ نے فرمایا کہ خلق کے پانچ گروہ ہین اون مین سے اول وہ ہے جسکا مذکور پہلے ہوچکا یعنے اپنی ذات سے نیک ہین اور اون سے بالکل نیکی ہی خلق کو پہونچتی ہے ایسے لوگون کی تقویت کرنی چاہیئے اور اون کے ساتھ صحبت رکھنی دوسرے وہ کہ خود نیک ہین الا اونکی نیکی کا کسیکو نہین پہونچتا اونکو عزیز رکھنا چاہیے اور نیکی کرنے پر رغبت دلانا تیسرے گروہ مین متوسط اشخاص ہین کہ نہ اونسے کسیکو نفع پہونچتا ہے نہ ضرر انکو راہ خیر بتانی چاہیئے اور شر سے خذر کرنا چوتھے وہ ہین کہ اپنی ذات مین بد ہین مگر اور کسیکو بدی نہین پونہچاتے اونکو ذلیل و خوار رکھنا چاہیئے تاکہ بدی کو چھوڑدین پانچوین وہ کہ خود بد ہین اور آدمیون کے ساتھ بدی کرتے ہین انکو سیاست کرنی چاہیئے اول وعدہ عذاب سخت دینے سے پھر تنبیہ اور تشدد سے پھر ضرب سے پھر قید سے اور آخر مین قتل سے مثل مشہور ہے جس آگ سے گھر جلنے کا اندیشہ ہوا اسکو جلد بجھانا چاہیئے نوع دوسری فوائد سیاست سے کم کرنا فتنہ کا ہے یعنی جب فتنہ پرداز دیکھتے ہین کہ آتش سیاست تیز ہے تو گوشون اور ویرانون مین بھاگ جاتے ہین اور داہین بائین اودھر اودھر ہوجاتے ہین اور جب دیکھتے ہین کہ کار سیاست مین کچھ سستی آئی تب ہزارون فتنے اوٹھاتے ہین اور ہر طرف سے بدعتین آغاز ایسے گروہ کو ہمیشہ سیاست پونہچانی چاہیئے اور نگاہداشت بواجبی کرنی

باب تیئیسوان تیقظ و خبرت مین

تیقظ باخبری اور ہوشداری ہے امور مملکت مین اور خبرت تلاش رکھنا اور آگاہ ہونا ہے حال رعیت سے سلاطین عادل کو چاہیے کہ بطرز مخفی آدمی معتمد خبر لانے اور تلاش کرنے والے مقرر کرین تاکہ وہ حالات ملک اور رعیت کے دریافت کرکر آگاہ کرتے رہین اور خود بعد اطلاع پانیکے اس باب مین کوشش کرین کہ جو فتور اور نقصان بناسے معدلت مین واقع ہوا ہو اوس کی

درستی اور درست ہوجاوے اور جو خلل کہ قانون رعایت مین ظہور پذیر ہوا ہو اوسکی اصلاح
عمل مین آوے قبل اوس سے کہ اوسکا تلافی اختیار سے باہر ہوجاوے اور یہی وجہ ہے
کہ بادشاہون اور دیگر حاکمون نے لباس بدل کر راتون کو گشت کیا ہے اور اپنے ملک
کی کیفیت اور رعایا کے حال کی حقیقت دریافت کرنے مین زیادہ کوشش فرمائی اور اس
سے یہ نتیجہ نکالا کہ مقربان سلطنت اکثر رعایا کے حالات نہین سنتے اور اگر سنتے ہین تو کسی مصلحت
یا بتقضائے وقت سے حاکم کے کان تک نہین پہنچاتے یا بوجہ پاس ادب یا خوشنودی [illegible]
کے نہین کہہ سکتے تو اس گشت کرنے سے وہ سب حال رعایا کی زبان سے سماعت
ہوتے ہین اور اوسکا تدارک بخوبی کیا جاتا ہے مشہور ہے کہ داؤد بادشاہ ہمیشہ لباس بدلکر
راتون کو پھرتا اور ہر کسی سے پوچھتا داؤد تمھارے ساتھ کیسا معاملہ کرتا ہے اور اوس کے نوکر
اور کارمدار کیسا سلوک کرتے ہین اگر اوسکو کہین کچھ خلل معلوم ہوتا اوسکی تلافی مین مشغول ہوجاتا
اور اس باب مین یہ بھی تنبیہ ہے کہ جب بادشاہ اس صورت پر باہر نکلے اور تفحص حالات پر
مصروف ہو تو احتمال خطرہ کا ہے لہذا مخبران معتمد و امانت دار اور بے غرض اور عالی ہمت
متعین کرے اور اونکو مشاہرہ کامل اور وظیفہ کافی دے تاکہ کوئی شخص اون کے حال پر
واقف ہوکر روپیے سے فریب نہ دے سکے اور وہ لوگ مبتلائے طمع نہوں اور یہ بھی
اونکو اجازت دے کہ جس وقت چاہین سامنے حاضر ہوسکین شاید اونکو کوئی ایسی خبر ملی
ہو جسکے توقف سے اظہار کرنے مین کسی فتور کے برپا ہونے کا گمان ہو جب کہ اس طرح
برتاؤ ہوگا اور بادشاہ کو امور جزئی و کلی مملکت و رعایا پر آگہی ہوجاوے گی کوئی رخنہ بنائے
مملکت اور کاخ سلطنت مین واقع نہوگا اور کارپردازون اور عاملون سے افعال نامناسب
ظہور پذیر نہون گے تمثیل ملک خوارزم مین ایک بادشاہ تھا نہایت باخبر اور کمال بیدار مغز
ہمیشہ حال رعایا پر نظر رکھتا اور احوال اکابر سلطنت پر وقوف کسی شخص کو یہ تاب نہ تھی کہ بظاہر
منہیات کا شاغل ہو اور عمل قبیح کا مرتکب اوس کے پایہ تخت مین ایک امیر تھا نہایت
ذی اختیار اور بسبب قدیم الخدمتی کے باعتبار ظاہر مین نیک اور پرہیزگار اور بباطن فاسق
و بدکار اکثر بدعات ناشائستہ عمل مین لاتا اور خلایق کے دل دکھاتا رفتہ رفتہ اس ماجرے
سے بادشاہ بھی مطلع ہوا چاہا کہ باعلان اس معاملے مین گفتگو کرے لیکن بخیال
رفع حجاب اور رعب سلطنت کے بظاہر کچھ نہ کہا اور امیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک جانور

جسکی چونچ سرخ اور سر سیاہ اور باقی رنگ سفید اور پانون زرد ہون مطلوب ہے تین دن
مین تلاش کر کر حاضر کر امیر رخصت ہوا اور تمام شہر و نواح مین تلاش کی مگر نملا تین دن بعد
حاضر ہوا اور اپنی تلاش کا حال ظاہر کیا بادشاہ نے پھر تین دن کی مہلت دی اور تاکید کہا اب
کی بار خالی ہات آئیگا امیر بغایت مصروف تلاش ہوا اور بعد گذر جانے مہلت کے خالی ہاتھ پھر آیا
بادشاہ نے کہا تو شہر کے حال سے کیسی خبر رکھتا ہے اس شہر مین چار جانور اسی شکل کے
ایک گھر مین موجود ہین اور تو نہین لاسکتا ابھی شہر کے چوراسے پر پہونچکر وہان سے چاندنی چوک
کے بازار مین جا اور وہان سے جوہریون کے کوچے مین ہوکر کالی مسجد کے بائین طرف پہونچ
وہان سے داہنے ہاتھ کیطرف ایک کوچہ ہے اوس سے نکلکر ایک تراہہ ملے گا اوس
تراہے سے سیدھا چلکر معتمد الدولہ کے محلے کے آخر پر جا وہان سے تھوڑی دور چلکر جنوب
رویہ دوسرے محلے کا دروازہ ہے اوس دروازے سے نکلتے ہی ایک کوچہ ہے سربستہ
اوس کوچے مین ایک حویلی ہے مغرب رخ اوسمین ایک صفہ ہے مشرق رویہ اور اوس صفہ
مین ایک دروازہ ہے اوس سے ملی ہوئی ایک اور چھوٹی حویلی ہے اوس حویلی مین
مختصر سا دالان در دالان بنا ہے اوس کے اول دالان کے نیچے کے دروازے
مین زرد گنڈا بندھا ہوا ایک پنجرہ لٹکتا ہے اوسمین وہ چارون جانور موجود ہین امیر یہ بات
سنکر متعجب ہوا اور اس نشان سے مکان مین پہونچکر پنجرہ لے آیا تب بادشاہ نے کہا
اہل حکومت کو حال شہر سے پوری طرح واقف ہونا چاہیے کہ کسی گھر کا حال مجھپر مخفی نہین
امیر نے جب یہ بات سنی اندیشہ کیا جو شخص شہر کے کوچے اور گھرون سے یہان تک باخبر
ہے عجب نہین میرے حال سے بھی واقف ہو فوراً معصیت سے توبہ کی اور برے کامون
سے اجتناب اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کا حال مردم پر مطلع ہونا بھی
عجیب تر فائدہ رکھتا ہے **مقولہ** ہرمز بادشاہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ ایک جہان
کا تعلق تیری ذات سے ہے اور اون کے نفع و ضرر اور حرمت و عزت کا سلسلہ تیرے حکم
سے بندھا ہوا خواب غفلت سے بیدار رہیو اور حال خلق و مملکت سے خبردار غفلت کا نتیجہ
برا ہے غافل ہمیشہ زبون و خوار رہا ہے **مقولہ** منصور خلیفہ کہتا تھا مین تین آدمیون کا محتاج
ہون ایک وہ عامل جو مال رعیت کا مجھے نہ دے اور میرا کسی پر پیچھو ڑے دوسرا ایسا شحنہ جو داد
مظلوم کی ظالم سے لے اور حکم بے غرض و طمع صادر کرے تیسرا وہ شخص جو صورت حال

عمال وارکین سلطنت کو جیسا کہ ہوش وعن یجھیر ظاہر کرے الحق اگر ایسے آدمی بادشاہ کو میسر آوین تو مہمات خلق کی بہ آئین شایستہ ترتیب پاوین اور بطرز بایستہ زینت **حکایت** آردشیر بادشاہ ہمیشہ اور ہر وقت نہایت مبالغے سے تفحص حال مقربان سلطنت اور رعایا کا کرتا تھا اور اوسکے دریافت یہان تک پونہچی تھی کہ امرا اور عمال اور تمامی ملازمان سے کہہ دیتا کہ کل تیرا یہ حال تھا اور تو نے یہ کھانا کھایا تھا اور فلان مقام پر سویا تھا اور فلان شخص سے یہ کلام کیا تھا آدمیون کو تعجب ہوتا تھا کہ اسکو الہام ہوتا ہے یا فرشتے خبر پونہچاتے ہین الا درحقیقت یہ بات نہ تھی اوسکے یہان صاحب خبر بہت تھے **نکتہ** صاحب خبر بادشاہ کے امین اور معتمد ہوتے ہین اور انکا نیش ستم ظالمون کے دل پر اثر کرتا ہے اور مرہم لطف دادخواہون کے زخم کو بھرتا ہے **نکتہ** اگر بے اعلام صاحب خبر کے کوئی بات سنی جاے تو اول شرط آگاہی کی یہ ہے کہ جلد اوس مین حکم صادر نہو کیونکہ حکم بادشاہ کا مانند حکم قضا و قدر کے ہے اور جب حکم قضا و قدر کا انسان پر نافذ ہوتا ہے پھر کسی طرح نہین ٹل سکتا اندرین صورت حکام عادل کو چاہیے کہ امور خلایق مین بغیر حجت قاطع اور دلیل کافی اور بیان صاف اور گواہان معتمد اور ثبوت کامل کے کوئی حکم صادر نکرین اور بغیر تامل اور بار یک بینی اور یقین کلی ہونے کے پروانہ تعمیل حکم کا اجرا نفرماوین **مقولہ** دانشمندون نے کہا ہے جو حکم بلا دلیل و شہادت کے صادر ہو ہرگز پسندیدہ عقل سلیم نہین کیونکہ وہ حکم حکم قضا کی طرح کبہی جان بخشی کرتا ہے اور کبہی جان بری دوسری شرط یہ ہے کہ از روے گمان کے کسی بیگناہ کو معرض خطر و ضرر مین نہ ڈالین کہ بیشتر گمان بدی کے ساتھ شامل ہین اگر مجرد گمان کے بلا تحقیق کسی مقدمے مین حکم دیا جاے گا اور پھر اوس مین خطا ظاہر ہوگی تو حاکم قہر الہی مین مبتلا ہوگا اور عذاب جہنم مین پڑے گا اور جب وہ گمان یقین سے بدل جاے گا تو سواے پشیمانی کے کچھہ حاصل نہوگا **تمثیل** عہد سلطنت قباد مین ایک شخص شہر سے باہر جنگل مین گیا ایک شخص کو دیکھا کہ خاک پر پڑا ہوا ہے اوسکے قریب گیا اور بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ سر کٹا ہوا ہے اور چھری خون آلودہ سینہ پر دھری ہے یہ شخص اس حال کے دیکھتے ہی بھوچکا اور حیران رہ گیا طاقت چلنے کی نہ رہی اسی حالت مین ایک ملازم حاکم کا آ پونہچا اور یہ واقعہ دیکھکر اس شخص کے ہاتھہ باندھا اور چھری گردن مین لٹکوا کر کچہری مین لے آیا اور بصورت ماجرا بیان کی حاکم نے سختی سے پوچھا تو نے اسکو قتل کیا اسپر جو حال گذرا تھا سچ سچ کہدیا اور قاتل و مقتول سے لاعلمی بیان کی حاکم نے

کہا ہمارا گمان یہی ہے کہ تونے قتل کیا یہ باتین بنا کر چاہتا ہے کہ میرے ہاتھ سے چھوٹ جاے اس نے کہا اے حاکم میرے ساتھ گمان پر کام مت کر کیونکہ گمان بجاے یقین کے نہین ہوسکتا حاکم نے کچھ نہ سنا اور حکم دیا کہ سولی پر چڑھا دو کا بدار منادی کرتے اور نقارہ بجاتے سوقع دار پر لے گئے جلاد نے رسی گلے مین باندھ دی چاہتا تھا کہ سولی پر کھینچے منادی نے دوبارہ آواز دی کہ اس شخص نے فلان جنگل مین ایک شخص کو قتل کیا اوسکا قصاص پاتا ہے تماشائیون کے گروہ مین ایک جوان حاضر تھا وہ آگے بڑھا اور جلاد سے کہا ذرا صبر کر کہ مین حاکم پاس جاؤن اور اس مقدمے کا حال سناؤن خبردار جلدی نہ کیجیو کہ یہ بیگناہ ہے جلاد نے توقف کیا یہ جوان بادشاہ پاس گیا اور کہا اوس ویرانے مین جو قتل واقع ہوا مین نے کیا ہے مقتول میرا دشمن تھا مین نے فرصت پائی اور مار ڈالا یہ شخص جسکو سیاست ہوتی ہے اس حال سے محض بے خبر ہے حاکم نے سنکر بہت تامل کیا اور عہد باندھا کہ پھر بمجرد گمان کے حکم نہ کرونگا پھر اس جوان کو قید کیا اور صورت حال قباد کے سامنے عرض کی اوس نے فتوی طلب کیا مفتیون نے راے دی کہ اگر اسنے ایک کو مارا ہے تو دوسرے کو بچایا ہے لہذا قابل قصاص نہین پس قباد نے اسکو بھی چھوڑ دیا اور مذکور امتناع خونریزی کا مجرد گمان پر اپنے وصیت نامہ مین لکھدیا اب غور کرنے کی بات ہے کہ درمیان شک اور یقین کے فرق چار انگشت سے زیادہ نہین ہے جو آنکھ سے دیکھو اوسکو سچ یقین کرو اور جو کان سے سنو اوس کے راست و دروغ مین شک اور گمان کو دخل دو شاید جھوٹ ہو کیونکہ سنا ہوا دیکھے کے مشابہ نہین ہوتا مقولہ ایک دانشمند سے پوچھا بادشاہون سے جو غفلت اور بیشتر بیخبری ظہور پذیر ہوتی ہے اسکا کیا سبب ہے کہا کہ تین سبب ہین اول متابعت نفس کی اور خواہش حرام کی جو شخص اس آرزو مین مبتلا ہوتا ہے وہ پروا کسی آدمی یا چیز کی نہین کرتا مقولہ ایک شخص نے سکندر سے کہا تو تمام روے زمین کا بادشاہ ہے بہت سی عورات سے شادی کرلے تاکہ اولاد کی کثرت ہو اور اطراف عالم مین یادگاری جواب دیا کہ ہمارا یادگار عدل ہے اور نیکنامی کتنی بڑی بات ہے کہ کوئی شخص گروہا گروہ انسانون پر غالب آوے اور پھر عورتون کا مغلوب ہوجاوے دوسرے اسباب غفلت سے حرص جمع کرنے مال و خزانے کی ہے اور اس سے زیادہ کوئی برائی عموماً سب آدمیون کو اور خصوصاً بادشاہون کو نہین کیونکہ حریص مال جمع کرنے مین پروا حلال و

وحرام کی نہین کرتا اور نہین چاہتا کہ اوسکے سوا کسی کے پاس مال وزر ہو جسقدر ہو اپنے ہی
پاس ہو اور باینہمہ بھی سیر نہین ہوتا **مقولہ** ایک زاہد نے کسی بادشاہ سے کہا اب جو تیری
رعیت تونگر ہے تو تو تونگرون کا بادشاہ ہے جب رعیت کا مال لے لیگا اور وہ محتاج ہو جاینگے
تو محتاجون کا بادشاہ مشہور ہوگا **مقولہ** ایک بادشاہ سے کہا تو رعیت کا مال لے اور اپنے
خزانے مین رکھہ کہا خزانہ رعیت سے بہتر نہین جب چاہتا ہون اس خزانے سے اپنا مال
لے لیتا ہون تیسرے جو شئے غافل کرتی وہ مے نوشی ہے اور کھیل کود پر رغبت کرنا بادشاہ کو
چاہئیے کہ مستی سے پرہیز کرے کیونکہ جب مست ہوگا ملک ومال سے بے خبر ہوگا اور نوکر جب
غافل پاوینگے جو چاہینگے اور جس کے ساتھ چاہینگے وہی کرینگے اور اکثر اتفاق
ہوتا ہے کہ بے خبری سے ایسے خلل پیدا اور قصور تمین ظاہر ہوتی ہین جسکا تدارک وتلافی پھر
ہشیاری مین نہین ہو سکتا **نکتہ** بادشاہ پاسبان ملک کا ہے اور مستی خواب خوش جب
پاسبان سووےگا خلقت کی آسایش کھووےگا

باب چونتیسوان فراست مین

اور یہ دریافت کرنا ہے نظر غور اور علامات سے واضح ہو کہ حکومت مین فراست شرط کلی
ہی ہر اہل اختیار پر واجب ہے کہ تامل اور غور کی نگاہ سے اگلے پچھلے کامون اور جتنی
جو امر نیا واقع ہو ملاحظہ کرین اگر وہ واقعہ نہایت روشن ہے تو جو کچھہ مقتضاے عقل ہو حکم
دین اور اگر اوس کا بھید اچھی طرح ظاہر نہین تو نور فراست سے دریافت کرین اور گویندون
کے قول پر اعتماد نہ لاوین کہ زیب حکومت کی زیور فراست سے ہے **تمثیل** دو عورت
ایک لڑکے پر دعوی کرتی تھین اور گواہ نرکھتی تھین دونون قاضی کی کچہری مین گئین قاضی نے
جلاد کو بلایا اور کہا اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر اور دونون عورتون کو دے جلاد نے تلوار
کھینچی اور چاہتا تھا دو ٹکڑے کرے ایک عورت اون مین سے چلائی کہ مین اپنے حق
سے درگذری برائے خدا اسکو قتل مت کر اور دوسری عورت کو دے دوسری عورت
پر کچھہ اثر اس رنج کا ظاہر نہوا بسبب اوس شفقت کے جو لڑکے کے حق مین پہلی عورت
سے ظاہر ہوئی قاضی نے فراست سے جانا کہ یہ اوسکی مان ہے لڑکا اوسکو دیا اور اس
دوسری عورت کو تازیانہ سے سزا دے کر نکلوا دیا اور حکما ے عہد نوشیروان نے
اس علم فراست مین نہایت تجربے سے ایک کتاب تصنیف کی ہے اور کمال روشن

اور نہایت صاف دلیلون کے ساتھ شکل وصورت انسانون سے علامتون کو دریافت کیا
ہے تجربہ کرنے والے بیشتر اوسکے احکام صحیح ودرست پاتے ہین اور اکثر دانشمند
تمیز نیک وبد مردم کے اوسی ذریعے سے عمل مین لاتے ہین اور نوشیروان ہمیشہ اوس
کتاب کو اپنے مطالعے مین رکھتا اور بیشتر احکام اوس کے مطابق صادر فرمایا **مذکور ہے**
کہ ایک روز ایک چھوٹے قد کا آدمی نوشیروان کی کچہری مین فریاد لایا کہ مجھپر فلان شخص
نے ظلم کیا ہے نوشیروان نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے علم فراست مین لکھا ہے کہ مرد
کوتاہ قد سرکش اور پرحیلہ اور ظالم ہوتا ہے پس تو ظالم ہوگا نہ مظلوم جب تحقیق کیا اوسکو
ظالم پایا **دوسرا مذکور** اسی طرح ایک اور مرد کوتاہ قد نوشیروان کی کچہری مین آیا اور
مظلومی کی داد چاہی نوشیروان نے وہی دلیل بیان کی اور کہا کہ چھوٹے قد کے آدمی
پر کوئی ظلم نہین کرسکتا اوسنے عرض کیا اے بادشاہ فی الحقیقت مجھپر ستم ہوا ہے
اور ستمگر مجھسے بھی قد مین نہایت درجہ چھوٹا ہے نوشیروان ہنسا اور اوسکا انصاف کیا
اب ہم ایک فصل درباب فراست کتاب ذخیرۃ الملوک سے نقل کرتے ہین کہ سلاطین کو
درباب مردم شناسی ذریعہ کامل ہو اور دستور العمل سمجھا جاوے **حکما نے لکھا ہے**
زیادتی سفیدی رنگ بدن کے ساتھ نیلائی اور سبزی آنکھ کی دلیل سخت روئی اور
بے شرمی اور خیانت اور بدکاری اور کم عقلی کی ہے اور اگر ان علامتون کے ساتھ
ناک باریک اور کوسج اور تیز نظر اور چوڑی پیشانی ہو اور سر پر بال بہت ہون تو ایسے
آدمی سے نہ ملنا چاہیے کہ وہ افعی سے بھی بدتر ہے **دلائل قد** قد طویل
نشان حماقت اور بے عقلی کا ہے اور کوتاہ دلیل سرکشی وحیلہ جوئی اور ظلم اور فتنہ
اور بلا کا اور متوسط نشان اعتدال کا **دلائل مو** بال سخت میگون معتدل نشان شجاعت
اور صحت دماغ کا ہے اور بال نرم نشان بزدلی اور خوفناکی اور سردی دماغ وکم فہمی کا
اور بہت سے بالون کا شانے اور کانون پر ہونا نشان جرات وحماقت کا اور بہت
بالون کا سینہ اور شکم پر ہونا نشان وحشت طبع اور کندفہمی ومایل بظلم ہونے کا اور زردی
بال کی نشان حماقت اور جلد غصہ کرنے کا اور موے سیاہ نشان عقل اور دریافت
اور انصاف پسندی کا اور موے متوسط درمیان سرخی وسیاہی کے نشان اعتدال
صفات کا **دلائل پیشانی** پیشانی چوڑی جسپر خطوط اور چین اور جھری نہون نشان

دشمنی اور حماقت اور لاف زنی اور کلہ درازی کا اور پیشانی باریک اور تنگ
اور عاجزی کا اور پیشانی متوسط جین دار نشان صدق اور محبت اور فہم اور
اور تدبیر کا **دلائل گوش** بڑے کان نشان جہالت کا ہے لیکن ا
قوت حافظہ زیادہ ہوتی ہے اور تندخوئی بعض اوقات پر اور گوش خو
اور چوری کا اور گوش معتدل نشان اعتدال احوال کا **دلائل ابر**
جن پر بال بہت ہوں نشان سختی کا ہے بات کرنے میں اور جو بھوین
نشان لاف و تکبر کا اور ابروے سیاہ متوسط کوتاہی و درازی میں نش
کا **دلائل چشم** بدترین آنکھوں کی نیلی ہے اور بڑی آنکھ تیز نظر
اور چوری اور بے حیائی اور کاہلی کے اور بھیڑنا آنکھ کا اور کم حرکت
اور کند فہمی کا اور جلد جلد حرکت کرنا اور تیزی نظر کی نشان حیلہ اور مکر اور چو
آنکھ کی نشان شجاعت اور جوانمردی کا اور نقطہ زرد گرد سیاہی آنکھ سے
فتنہ اوٹھانے کی اور چشم متوسط درمیان بزرگی اور خوردی اور س
نشان فہم و فراست کا اور راستی و دیانت کا **دلائل بینی** ناک تیا
اور ملائمی و نرمی کا اور ٹیڑھی ناک نشان شجاعت کا اور چوڑی ناک نشان
کا اور چوڑائی سوراخ ناک سے نشان غصہ اور حسودی کا اور درمیان
ناک ساتھ چوڑائی نتھنوں کے علامت بہت باتیں کرنے اور جھوٹ
بینی متوسط او بھرائی اور باریکی اور لمبائی اور چوڑائی میں نشان عقل و
دہن و لب منہ چوڑا نشان شجاعت کا اور موٹائی لب کی علامت
اعتدال لب کا ساتھ سرخی کے نشان عقل درست کا **دلائل**
دانت اونچے نیچے نشان اور حیلہ اور چوری کا اور دانت کھلے ہوئے
امانت اور دولتمندی کا **دلائل رخسار** رخسار صاف اور پھو
جہالت اور درشت خوئی کا اور لاغری اور زردی رخسار کی بغیر کسی سبب
اور بدخصلتی کا اور توسط نشان اعتدال کا **دلائل آواز** آواز بلند نشا
باریک علامت بدگمانی و توہم کی اور آواز معتدل نشان کفایت شعاری
یعنی ناک کی علامت غرور اور بے وقوفی اور کم فہمی کی **دلائل سخن**

مین نشان خوبی کا ہے اور حرکت ہاتھہ کی بوقت بات کرنے کے علامت دانائی اور تدبیر کی **دلائل گردن** گردن چھوٹی علامت مکر اور بدی کی گردن لمبی اور باریک نشان بے دلی اور حماقت کا گردن موٹی نشان جہالت اور حمق اور نامردی اور زیادہ کھانے کی اور گردن متوسط نشان صدق اور عقل و تدبیر کی **دلائل شکم** شکم بزرگ نشان جہل وحمق اور نامردی اور فتنہ کا اور لطافت شکم اور سینہ کی اعتدال مین نشان راے درست وصفائی عقل کا **دلائل کتف و پشت** چوڑائی شانون اور پشت کی نشان شجاعت اور بے عقلی کا لاغری شانون کی نشان بدخصلتی اور لامذہبی کے **دلائل کف و انگشتان** لمبی ہتھیلی اور انگلیان نشانی دانائی اور تدبیر کی ہے کامون مین **دلائل ساق** موٹائی جانگ کی نشان نادانی اور بے حیائی کا اور معتدل نشان اعتدال حال کا **دلائل پا** بہت لمبے پانون علامت بے دولتی اور حماقت کی اور خورد نشان نگون بختی اور مفلسی کے اور متوسط نشانی اعتدال کی مرد عاقل کو اس قدر علامات احوال خلق کے دریافت کرنے کے لیے کفایت کرتے ہین یہ قول ذخیرۃ الملوک والے کا ہے لیکن اس باب مین یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو صفت حکیمون نے ان دلیلون پر بیان کی ہین واسطے دریافت حال عوام الناس کے ہین اور وہ ایسے آدمی ہین جنھون نے تبدل اخلاق نہین کیا اور صفات طبعی و بہیمی کو نہین چھوڑا اور مرتبہ انسانیت پر نہین پہنچے اور اگر کسی نے اپنے اخلاق و اوصاف کی اصلاح بسبب محنت و ریاضت یا اثر صحبت یا کسی ہدایت یا سماعت اخبار بزرگون اور پیشوایون طریقت کی کر لی ہے تو با وجود دلائل شر کے حکم اوسکی شرارت پر نکرنا چاہیے **تمثیل** حکیم افلاطون ایسے پہاڑ پر سکونت پذیر ہوا جس کے درآمد برآمد کا ایک ہی رستہ تھا سر راہ ایک نقاش کو بٹھا کر حکم کیا جو شخص میری صحبت مین آنا چاہے اول اوسکی تصویر کھینچکر میرے پاس لا تاکہ دلائل صورت سے اوسکا حال دریافت کرون اگر جانونگا کہ لائق صحبت کے ہے تو طلب کرونگا ورنہ ملتفت نہ ہونگا جس آدمی کو آرزوے ملازمت حکیم کی ہوتی مصور اوسکی صورت کھینچکر حکیم کے پاس لے جاتا اور وہ اوسکو نگاہ تامل سے دیکھکر طلب کر لیتا یا واپس کر دیتا ایک دن ایک مرد بزرگ آیا اوسکی صورت حکیم پر ظاہر کی فرمایا یہ شخص صحبت کے لائق نہین جب یہ خبر اوس نے

سنی پیغام بھیجا کہ جو کچھ میرے اخلاق سے فراست کے موافق سمجھا گیا فی الواقع ایسا ہی تھا لیکن مین نے ریاضت کر کر اوسکی اصلاح کر لی اور بالکل بدل دیا پس حکیم نے بولا لیا اور صحبت مین رکھا

باب پچیسوان کتمان اسرار یعنی بھید چھپانے مین

چھپانا بھید کا دانشمندی اور ہوشیاری ہے اور ظاہر کرنا عین ذلت و خواری بزرگون نے کہا ہے کہ انسان کو ان تین چیز کے چھپانے مین احتیاط ضرور ہے اول سفر یعنی جس جگہ جانے کا قصد ہوا اور جس راہ سے جانا منظور ہو اوس پر کسیکو واقف نہ کرے کہ دشمن گھات مین ہین دوسرے دین اور اپنے معتقد کا مذکور کسی کے سامنے نکرے کہ غماز اور حاسد بہت ہین تیسرے اپنے مال کو پوشیدہ رکھنا چاہیے کہ طمع کرنے والے بشمار ہین اور ہر ایک بھید کا پوشیدہ رکھنا بہتر ہے کہ محرم اسرار جہان مین کم ہین **مقولہ** حکمانے کہا ہے کہ آدمی کے دل کی بات دو حالت سے خالی نہین یا نشان نعمت کا ہے یا بیان محنت کا اور یہ دونون لائق پوشیدہ رکھنے کے ہین اگر دولت و نعمت ہے تو چھپانا چاہیے کہ دشمنون اور حاسدون کی نظر نہ لگے اور آفت اہل طمع سے بیخوف رہے اور اگر سختی و محنت ہے تو بھی پوشیدہ رکھنا چاہیے کہ دوستون کو سبب رنج کا نہوا اور دشمنون کو باعث خوشی کا **مقولہ** ایک بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا اگر میری خاطر مین کسی بھید کا کہنا ہو تو کس سے کہون جو اوسکو چھپا سکے اور ظاہر نکرے جواب دیا جس بھید سے تجھے کام ہے اور تو اوسکو خود چھپا نہین سکتا اور ظاہر کرتا ہے تو جس کو اوس سے کچھ مطلب اور کام نہین وہ کیون چھپا وے گا اور ظاہر نہ کرے گا **مقولہ** سکندر بادشاہ نے اپنا بھید ایک شخص سے کہا اور اوس سے چھپانے مین نہایت تاکید کی ناگاہ وہ بھید ظاہر ہو گیا اور سکندر کے کان تک پہنچا سکندر نے حکیم بلیناس سے پوچھا جو شخص کسی کا راز فاش کرے اوسکی کیا سزا ہے حکیم نے کہا اس سوال کو زیادہ صراحت سے بیان کیجیے سکندر نے کہا مین نے فلان شخص سے ایک بھید کہا تھا اوس نے ظاہر کر دیا مین اوس سے رنجیدہ ہون اور چاہتا ہون کہ سزا دون حکیم نے کہا اوس سے رنجیدہ مت ہو اور عقوبت مت کر کہ تو نے آپ ظاہر کیا ہے یعنی جب کہ اوس بھید سے تجھکو کام تھا اور تو خود اوس کا بوجھ نہ اوٹھا سکا اگر دوسرے نے بھی نہ اوٹھایا تو کیا عجب ہوا **نکتہ** جب تک ایک مین بات رہتی ہے ظاہر نہین ہوتی اور جب دو مین ہوتی ہے مشہور ہو جاتی ہے ایک

دانشمند سے اوسکی تصریح پوچھی کہا وہ ایک آدمی کا دل ہے یعنے جب تک بات
دل مین ہے ظاہر نہین ہے اور وہ دو دونون لب انسان کے ہین جہان ان دو
تک آئی اور مشہور ہوئی یہی سبب ہے کہ دانشمند اپنے دل کا بھید ظاہر نہین کرتے اور
افشا مین خطرات بے شمار سمجھتے ہین اور واضح ہو کہ راز فاش کرنا دو عیب رکھتا ہے
ایک دشمنی ساتھہ اوس شخص کے جسنے اعتماد کرکر کسیکو محرم راز کیا ہو دوسرے بدگمانی
اورون کی کہ جب یہ شخص افشاے راز مین مشہور ہوا پھر کوئی اپنا بھید اس سے نہ کہیگا
آخر کار یہ شخص دوستون کی نظر مین ذلیل و خوار ہوگا اور دشمنون کے طعنے مین گرفتار
خردمندون نے کہا ہے جو شخص اپنا بھید نہین چھپاتے نہایت نقصان اوٹھاتے
ہین حتے کہ جان تک گنواتے ہین **تمثیل** ایک بادشاہ نے اپنے رکاب دار
سے کہا ہم اپنا ایک بھید تجھسے کہا چاہتے ہین بشرطیکہ افشا نکرے رکابدار نے
سخت سوگندین کھائین اور اخفا مین مبالغہ از حد کیا بادشاہ نے کہا مین اپنے بھائی
سے بدل ہو رہا ہون اوس نے میرے مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہے اور قبل
اوس سے کہ وہ مجھہ پر صدمہ پونہچاوے چاہتا ہون اوسکو قتل کرا ڈالون لہذا
تو اوس کے حال سے خبردار ہیو اور میری محافظت مین بہت احتیاط رکھیو رکابدار
نے جب یہ بات سنی متحمل اخفا سے راز نہوا جلد فرصت پاکر بادشاہ کے بھائی کو اس
بھید سے مطلع کیا اور اپنا احسان اوسپر قائم چند مدت بعد بادشاہ نے وفات
پائی اور بھائی تخت نشین ہوا پہلی حکم قتل رکابدار جاری فرمایا رکابدار نے عرض کیا کہ اوسکا
حسن خدمتی کا یہ عوض ہونا چاہیے فرمایا بدترین گناہون کا فاش کرنا راز کا ہے اور
یہ تجھسے ظہور مین آیا کیونکہ باوجود خصوصیت اور مزید اعتبار کے تو میرے بھائی کا بھید
نہ چھپا سکا تو اب تجھہ پر مجھکو اعتبار نہین ہو سکتا رکاب دار نے ہر چند اضطراب کیا اور
عذرات ظاہر کر کچھہ فائدہ نہوا اور قتل کیا گیا

باب چھبیسوان غنیمت جاننے فرصت اور طلب نیکنامی مین

ہر دانشمند کے دل پر روشن ہے کہ عمر بجلی کی طرح ایک دم درخشان ہے اور زندگی
کا وقت سیح دریا کی طرح جلد تر روان جو ساعت گذرتی ہے جوہر بے بدل ہے اسکی
قدر کرنا چاہیے اور جو فرصت مرور کرتی ہے غنیمت بے عوض ہے اسکی منزلت

جاننا جو دم گذرتا ہے پھر اوسکا نشان نہین ملتا اور جو وقت تلف ہوتا ہے پھر اوسکا سراغ
ہاتھ نہین آتا اور جو وقت گذر گیا اوس کا واپس آنا خلاف عقل و دستور ہے اور جو باقی
رہا پردہ غیب مین مستور ہے درمیان گذرے ہوے اور آنے والے کے ایک وقت
ہے جسکو حال کہتے ہین اسکو اپنی عمر جاننا چاہیے اور اس حال مین اپنے کام کو درست
کرنا کہ دانشمند ہرگز عمر کا اعتبار نہین کرتے اور کبھی پایداری زمانہ پر دل نہین دھرتے
فرصت کو غنیمت جانتے ہین اور وقت کو رایگان نہین گذرانتے اور فی الحقیقت ایسے
زمان گزرندہ اور اوقات ناپایندہ مین صاحب دولت وہ شخص ہین جنھون نے اپنے آثار
کرم کو ظاہر کیا ہے اور انہار رحمت کو اجرا رکھا اور اس ذریعے سے نام نیک پایا اور اپنا
ذکر خیر یادگار چھوڑا بزرگون کا قول ہے حیات ثانی مراد نیکنامی سے ہے اور دولت جاوید
عبارت بخشش اور کامرانی سے **تمثیل** ایک بادشاہ کی مجلس مین ایک مرد بزرگ کی نہایت
تعریف کی اور اوسکی اوصاف ظاہری و باطنی کو کمال صراحت کے ساتھ بیان کیا بادشاہ
کو اوس کے دیکھنے کا از حد شوق ہوا اور اوس کے ملنے کا نہایت ذوق اوس کے
حاضر لانے کو حکم دیا جب یہ شخص آیا بعد ادا سے سلام عادی بادشاہ کے ہزار سال زندگانی
ہو بادشاہ نے کہا بیان ایسے امر ناممکن کا تیرے فضل و عقل سے عجیب معلوم ہوا کہا
یہ سچ ہے کہ ہزار برس آدمی نہین جیتا لیکن حیات انسان کے قیام بدن سے نہین بلکہ
نام نیک سے ہے میری غرض یہ ہے کہ رقم نیکنامی حضرت کی ہزار برس صفحہ دہر پر رہی
اور اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کا مذکور یادگار **نکتہ** جو شخص بنام نیک مشہور
ہوا اسے اچھے آدمی اوسکو بعد مرگ بھی زندہ جانتے ہین اور جو بہ بدی افعال معروف ہوا
اوس زندہ کو بھی مردہ مانتے ہین سعدی کا قول ہے نیکنام آدمی ہرگز نہین مرتا مردہ وہ
ہے کہ جس کا نام بہ نیکی نہین لیتے کسی شاعر کا قول ہے **شعر** اس طرح جی کہ بعد مرنے کے
یاد کوئی تو گاہ گاہ کرے ✤ **ایک کتاب مین مسطور ہے** ایوان نوشیروان کی
شہرت کچھ اس ذریعے سے نہین ہوئی کہ بہت بلند تھا اور اوس مین نہایت خوشنما کنگرہ
اور عمدہ جھروکے اور نادر جالیان تراشی گئی تھین یا دلکش نقش و نگار اور نظر فریب تصاویر
کھینچی گئین باعث شہرت یہ تھا کہ جب عمارت تیار ہو چکی مصاحبون اور حکیمون کو حکم دیا کہ
عیب و خلل کو دیکھکر عرض کرین دیکھا اور عرض کیا کہ کوئی عیب و خلل نہین ہے الا گوشہ

ایوان مین جو وہ چھوٹا سا گھر ازبس محقر ہے اوس کے روزن سے دھوان آتا ہے اور
دیوار کو سیاہ کرتا ہے اس خلل کا دور کرنا مناسب ہے اور اس عیب کا رفع کرنا واجب
نوشیروان نے کہا یہ ایک بوڑھیا کا گھر ہے جو مرنے کے قریب آچکی ہے اور عمر کو تمام
تک پہونچا چکی جس وقت مین اس مکان کی بنا درکھنے پر آمادہ ہوا تھا اور معمار نقشہ کھینچ چکے
تھے یہ گھر ہمواری میدان کا مانع تھا لہذا اسکو گوشہ مین رکھا گیا مین نے اوس وقت پیغام
بھیجا تھا کہ جتنا چاہے زر نقد لے یا معاوضہ مین عمدہ تر مکان بنوا لے یا بنا ہوا خرید لے
مگر مجھے اپنا یہ مکان دیدے اوس نے جواب دیا مین اسی گھر مین پیدا ہوئی ہون مجھے
اس سے انس ہے مین تمام عالم تیری ملکیت دیکھتی ہون تو اس کلبہ محقر کو مجھ بیوہ بیکس
کے پاس نہین دیکھ سکتا اوس وقت سے مین متاثر ہوا اور کچھ نکہا حتے کہ تعمیر تمام
ہوگئی جب سے یہ دھوان آتا ہے اور دیوار کو سیاہ اور دماغ کو پریشان کرتا ہے مجھے
اس دھوین کے رفع کی فکر کر ایک دن مین نے پیغام بھیجا کہ کیون دھوان کرتی ہے کہا
اپنے لیے کھانا پکاتی ہون مین اوس وقت تو خاموش رہا اور دوسرے دن ایک خوان
طرح طرح کے لذیذ کھانون سے بھر کر اوس کے پاس بھیجا اور وعدہ کیا کہ ہر شب اسیطرح
خوان بھیجون گا مگر دھوان مت کر کہ ایوان سیاہ ہوتا ہے جواب دیا دنیا مین ہزارون آدمی
تو بھوکے رہین اور فاقہ کرین اور مین یہ نعمتین کھاؤن اور شکم سیر کرون یہ کب روا ہے آفریدگار
سے ڈرتی ہون کہ ستر برس تو مین نے اپنے حلال کی جو کی روٹی کھا کر بسر کیے اب حرام
کے لونے کھاؤن یہ میرا کلبہ برقرار چھوڑ کہ تیرے ایوان عدالت کی زینت ہے کیونکہ
جب تیرے امرا دیکھین گے کہ تو کمال عدل سے میرے کاشانے کا لینا روا نہین رکھتا
تو وہ بھی املاک رعیت کے لینے پر دست درازی نکرین گے دوسرے یہ تیرا ایوان مدت
تک قایم رہے گا مگر میرے گھر کا قصہ مدتون صفحہ روزگار پر لکھا رہے گا جب سے مین
اسکی ہمسائگی پر راضی ہون اب غور کی بات ہے کہ نوشیروان کو مرے ہزارہا برس
گذرے مگر یہ بوڑھیا کا قصہ مشہور ہے **کلمات منوچہر** مین تحریر ہے دنیا پر استناد
نکیجیے اور اقبال عارضی پر دل نرکھیے اور سمجھے کہ جب خدا نے سلطنت دی تو اوس کا
حق نعمت فرض ہوا اور وہ حق یہ ہے کہ عمدہ عمدہ طرز پر مصالحہ ایسا جمع کیا جاے جس
سے دنیا مین نیکنامی رہے اور عقبے مین انجام بخیر ہو کیقباد بادشاہ نے اپنے ملک کا

انتظام نہایت استحکام سے کے ساتھہ کیا تھا اور بندوبست کے طریقے مستحسن اجراء نامے
تھے منجملہ اون طریقون کے ایک یہ بھی تھا کہ شاعرون اور مداحون کو بہت عزیز رکھتا تھا اور
کہتا تھا نام دو چیز سے باقی رہتا ہے ایک تعریف سے دوسرا عمارت سے تمثیل
سلطان محمود نے ایک باغ بنایا مثل روضۂ رضوان دلکشا اور مشابہ بستان فردوس نزہت افزا
ایک دن اوس مین اپنے باپ کی ضیافت کی طرح طرح کے ایسے عمدہ اور نفیس کھانے
دسترخوان پر چنے جو خوان سالار فلک نے کبھی دیکھے نہ سنے جب کھانے سے
ہاتھہ کھنچا اور دسترخوان بڑھا بیٹے نے باپ سے پوچھا حضور کی نظر مین یہ باغ کیسا معلوم
ہوتا ہے کہا نہایت مصفا و مطرا ہے اور نہایت پرفضا و خوشنما مگر ہمارے ارکان دولت
سے جو شخص چاہے ایسا تیار کر سکے بادشاہون کو وہ باغ بنانا چاہیئے جس کا بنانا دوسرے
کو محال ہو اور خزان روزگار کو اوسکی شاخ و برگ تک پہونچنا اشکال عرض کیا وہ باغ کیونکر
تیار ہو فرمایا نہال تربیت واحسان کا زمین قلوب شعرا مین بٹھا کہ یادگاری دائمی کا پھل ملے
اور درخت رافت و امتنان کا مزرعۂ خاطر مداحون مین جما کہ نیکنامی جاودید کا گل کھلے — نہ
سردی حوادث روزگار کا اوسکو اثر ہو اور نہ گرمی آفات زمانی کا ضرر فی الحقیقت
یہ مقولہ سچ ہے اگر فردوسی کا کلام نہوتا بزم کاؤس اور رزم رستم کو کون جانتا اگر انوری
قصائد نہ لکھتا شاہ سنجر کے اوصاف کون ظاہر کرتا

باب ستئیسواں رعایت حقوق مین

اداکرنا حقوق کا تمام خلق پر عموماً لازم ہے اور صاحبان دولت اور قدرت اور قوت
پر خصوصاً واجب جس عمل نکوئی ذات و خوبی صفات کا اظہار کرتا ہے اور عالی نسبی
اور والاحسبی کی کیفیت آشکارا اور واضح ہو کہ اول سب حقوق سے ادا ے حق
آفریدگار عالم ہے بذریعہ پرستش اور عبادت اور طواف مقامات متبرکہ کے دوسرے
ادا ے حقوق والدین ہے بذریعہ اونکی خدمت اور استحصال رضا کے کیونکہ خوشنودی
خالق اونکی رضا مین داخل ہے اور بخشایش الہی انکی دعا کے ضمن مین شامل ہر ملت
و مذہب کی کتابون مین یہی مذکور ہے کہ خدمتگزاری والدین سب کامون پر مقدم
سمجھنا ضرور ہے اس طریقے سے دنیا مین دولت و حشمت ملے گی اور عقبے
مین نجات اور مغفرت تمثیل ملک اودھ کے کسی شہر مین ایک شخص تھا سرون نام

عالی مرتبہ اور با احترام ہمیشہ رضاے خاطر والدین کو امور دینی پر مرجح رکھتا اور اون کی
اطاعت کو پرستش یزدانی پر مقدم سمجھتا اور چونکہ وہ دونون ضعیف اور نابینا تھے لہذا اونکو اپنے
کاندھے پر رکھتا کبھی اون سے جدا نہوتا اور نہ اونکو علیحدہ کرتا جس عبادت گاہ کی زیارت
کو اونکا جی چاہتا اوسیطرح کاندھے پر لے جاتا کبھی کسیطرح کا تامل بجا لانے کار نہ لاتا
آخرکار اس خدمت کی برکت سے نام بلند پایا روشنضمیر اور صاحب کشف کہلایا سواد مشہد
مین یہ شخص بہ نیکنامی تمام مشہور ہے ہر خرد و بزرگ اس کے حال سے باخبر ہے
دوسری تمثیل حاکم خراسان اپنی متعدد رعایا و امرا کے ساتھ حج کعبہ کو گیا جب
مقام عرفات سے پھرے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کا حج قبول نہین ہوا ڈھونڈھتا
ہوا اوسکے خیمے پر پونہچا دیکھا کہ خیمے کے پردے کے پاس ٹاٹ اوڑھے اور زنجیر ہاتھ
پانون مین اور طوق گلے مین پہنے ہوے بیٹھا ہے حاکم کی صورت دیکھ کر سلام کیا
اور کہا یہ حالت بوجہ ناخشنودی مزاج جناب والد ہے حاکم نے پوچھا وہ کہان ہے نشان
دیا کہ فلان خیمے مین حاکم گیا اور شفاعت کر کر رضامند کیا پھر جو واپس آکر اسکا حال معاینہ
فرمایا خود بخود طوق و زنجیر سے رہا پایا فی الحقیقت باپ کا غصہ نمونہ قہر خدا ہے انکا راضی و خشنود
رکھنا ہی بھلا ہے دنیا مین خالق مجازی باپ ہے اس کے حق ادا نکرنے کا سخت
عذاب ہے اور خشنودی خاطر مان کی زیادہ خشنودی باپ سے نتیجہ دیتی ہے اور
اوسکی دعا بہت جلد بر نتیجہ بخشتی ہے جو کوئی مان کی خدمت کرتا ہے بعد مرگ بہشت مین جگہ
پاتا ہے مصرعہ کہتے ہین مان کے پانون کے نیچے بہشت ہے **تیسرے** رعایت
حقوق قرابتدارون اور لواحقون کی ہے اور یہ وہ اشخاص ہین جن سے پیوندیگانگی
درست ہے اور سلسلہ واسطہ داری کا مستحکم اون کے ساتھ نیکی کرنا واجبات سے ہے
اور سلوک ہونا ضروریات سے **حکایت** موسی پیغمبر کو وحی آئی اپنے اقربا کے ساتھ
نیکی کر پوچھا کس طرح جواب آیا اگر وہ غائب ہین تو اون پر احسان کر ساتھ سلام و
دعاے خیر کے اور جو حاضر ہین اون مین سے عاجزون اور حاجتمندون کو بعطاے زر
خرسند رکھ اور جو تونگر ہین اون سے اچھی طرح ملاقات کر اور ہمیشہ اون کے دلون کو
تعریف و توصیف سے فرحمند رکھ **چوتھے** حق اوستاد علم سکھلانے والے کا ہے
جو شخص اس حق کو پہچانے گا اور تعظیم و خدمت بجا لاوے گا دنیا مین حرمت پاوے گا

اور عجبے مین جنت نکتہ اوستاد کی خدمت کرنا شیوہ نیکبختون اور شریفون کا ہے اور
اس خدمت سے عار کرنا طریقہ بدخصلتون اور رذیلون کا ہے پانچوین حق ہمسایون کا ہے
جنکے مکانات متصل قصر و بارگاہ ہین یا گرد پیش حویلی اور باغ کے اونکی رعایت یہ ہے
کہ اپنی حد مقدور تک اونکو خود ضرر نہ پونہچاوے نہ اورونکی جانب سے پہونچنے دے اگر اونمین
سے کوئی فقیر یا محتاج ہو اوس کے احوال کا پرسان رہے اور حال کا ہمیشہ خبر گیران نان پارچہ
سے اوسکی احتیاج دور کرتا رہے اور اداے ضروری خرچ سے اوس کے دل کو مسرور
تا کہ اوسکے رنج کی آگ منطفی ہو اور آہ دردناک موثر تمثیل ایک فقیر کسی دولتمند کا ہمسایہ تھا
ایک روز یہ فقیر اپنے بال بچون کے ساتھ کھانا کھاتا تھا کہ ہمسایہ دولتمند کا لڑکا آیا اور انکو
کھاتے ہوے دیکھتا رہا ان مین سے کسی نے اوسکی تواضع نکی روتا ہوا اپنے گھر گیا
جب ماں باپ نے رونے کا سبب پوچھا حال واقعی کہدیا انھون نے انواع و اقسام
کے کھانے موجود کیے مگر بچے نے التفات نکی اور ضد کیا کہ وہی کھانا کھاؤن گا جو فقیر
کھاتا تھا یہ دولتمند فقیر کے پاس گیا اول شکایت متواضع نہونے کی کی پھر لڑکے کے
مچلنے کا حال بیان کر کر کھانا طلب کیا فقیر نے کہا جو کھانا مین کھاتا تھا تمھارے لڑکے
پر حرام تھا لہذا اوسکی تواضع نکی اور نہ اب دے سکتا ہون امیر نے کہا ایسا کوئی کھانا
نہین جو ایک پر حلال اور دوسرے پر حرام ہو کہا آج مجکو بال بچون سمیت تیسرا فاقہ تھا
بنا چاری فلان جنگل مین گیا اور ایک مری گدہی کا کچھ گوشت تراش لایا اوسکو پکایا اور
عیال و اطفال کے ساتھ کھایا لہذا تمھارے بچے کو شریک نہ کیا امیر یہ سنکر زار زار
رویا اور فقیر کو اپنے گھر مین لیجا کر ایک ثلث اپنے مال و متاع سے دیا شب کو بشارت
ہوئی کہ بعوض اداے اس حق کے تیرے مال مین ہزار چند برکت دی گئی اور گناہ
بخشے گئے اور چونکہ دار السلطنت ہر بادشاہ کو بمنزلہ گھر کے ہے پس جو فقیر اور محتاج کہ
شہر مین ہون اونکو حق جوار ثابت ہے بادشاہ کو اون کے حال سے خبردار ہونا
واجب ہے اور اونکی آسایش مین توجہ کرنا لازم تمثیل بعہد سلطنت حضرت یوسف
ملک مصر مین سات برس قحط رہا حضرت ہمیشہ ضعیف اور نزار ہوتے جاتے تھے اور
ہر روز لاغر و ناتوان جب مقربان سلطنت نے باصرار تمام استفسار حال کیا کہا مین
بیمار ہون طبیب حاضر آئے اور کیفیت پوچھی کہا سات برس سے یہ آرزو ہے کہ خوب

روٹی کھا کر اپنے نفس کو سیر کرون مگر مین نے بپاس موافقت بھوکون اور محتاجون کے
نہین کیا ڈرتا ہون کہ کسی رات کو کوئی شخص ملک مصر مین بھونکا ہوا اور مین اوس شب شکم سیر
سوؤن تو قیامت مین میری ماخوذی ہوا اور روز جزا کو اس جرم مین گرفتاری **منقول** ہے کہ
بادشاہ ملک شام کا ہر رات کو ایک غلام کے ساتھ باہر آتا اور ویرانون اور قبرون مین
پھرتا اور ہر شخص کا احوال پوچھتا ایک شب ایک فقیر کو دیکھا کہ بسبب برہنگی کے جاڑے
سے کانپتا ہے اور کہتا ہے بار خدایا دنیا کے بادشاہون نے تیری نعمت کو اپنی
مسرت نفس کا سرمایہ بنایا ہے اور ضعیفون اور محتاجون کے حال سے غفلت کی اگر وہ لوگ
بہشت مین جاوینگے تو تیری قسم مین وہان پانو بھی نہ دھرون گا بادشاہ نے یہ بات سنی
ایک کپڑا اور ایک توڑا روپے کا اوسکے سامنے رکھا اور کہا مینے سنا ہے فردا ے قیامت
کو فقیر بہشت کے بادشاہ ہونگے آج کہ ہم بادشاہ ہین تمھارے ساتھ صلح کرتے ہین
تاکہ کلہ کو جب تم بادشاہ ہو تو ہمارے ساتھ دشمنی نہ کرو اور ہماری حمایت سے باز رہو
چھٹے رعایت حقوق مہمانون کی ہے واضح ہو کہ مہمان ایک تحفہ ہے بھیجا ہوا جناب باری
کا پس ایسے تحفے کو عزیز رکھنا چاہئے اور اکرام کرنا اور اکرام مہمانون کا یہ ہے کہ اوسکو
عزیز رکھو اور اوس کے ساتھ ایسا برتاو کرو کہ سبب اوسکی آبرو اور عزت کا ہو اور باعث
آسایش و راحت کا اور جہان تک ممکن ہو اوسکی نسبت تکلفات بجا لاؤ اور دلداری مین مشغول رہو
تواضع اور مہمانی مین کوئی دقیقہ باقی نرکھو اور جو اوسکی آرزو ہو اوس کے انصرام مین نہایت
کوشش کرو اور یہ نہ دیکھو کہ مہمان کس حیثیت و جنس کا ہے اپنی بخشش کو دیکھو کہ مقتضا کیا ہے
اور شرایط میزبانی مین یہ بھی داخل ہے کہ میزبان آفتاب کی طرح یکسان سب آدمیون
پر نور افگن ہو اور ابر کے مانند درخت اور زمین پر ایک طرز پر سایہ گستر اگر مہمان بزرگ ہو
اوسکا حق بزرگی بجا لاؤ یعنے اوسکی خدمت اور اطاعت مین کوئی دقیقہ باقی نرکھو کہ خدمت
بزرگان مین تقصیر کرنا سبب پشیمانی و ندامت کا ہے اور باعث بدنامی و خجالت کا اور اگر
مہمان فرومایہ ہو تو اوس پر مزید احسان و کرم کرو کہ زیادتی کرم کی نامستحق کے ساتھ موجب
بدنامی کا نہین اور نہ باعث نافرجامی کا **مہابھارت** مین مرقوم ہے اگر مہمان گھر پر
آوے تو چار باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے اول اوسکے ساتھ بکشادہ پیشانی گفتگو کرنا
اور گرمجوشی و محبت سے حال پوچھنا دوسرے مکان پاکیزہ و صاف مین ٹھہرانا اور فرش

اور لوازم

اور فرش پاکیزہ بچھوانا تیسرے کھانا عمدہ کھلوانا اور آب خوشگوار پلوانا چوتھے حتی المقدور
اوس کے کام مین امداد کرنا اور معاونت مین دریغ نرکھنا اگر ان سب باتون کی توفیق نہو تو صرف
اسقدر جگہ دینا چاہیے کہ آسایش خواب کرے اور پانی پلانا کہ کثافت سفر دور ہوجاے اگر
اس مین قصور کریگا عذاب جہنم مین پڑے گا اور صاحبدلون نے مہمانداری دشمن مین بھی
دریغ نہین رکھا ہے اور اونکی تواضع مین کوشش کی ہے **تمثیل** تواریخ علامی مین لکھا ہے شاہ
کرمان نہایت سخی اور مہماندار تھا ہمیشہ دروازہ اوسکے مہمان خانے کا کھلا رہتا اور ہر خاص و
عام اوس کے خوان نعمت سے بہرہ مند ہوتا ناگاہ ایک دشمن نے بعزم تسخیر اسکی ولایت
پر لشکر کھینچا اسکو طاقت مقابلے کی نتھی قلعہ نشین ہوگیا ہر روز لشکر دشمن کا قلعے کے دروازے
پر آکر جنگ سخت کرتا اور ہر شب یہ بادشاہ وہ مقدار کھانا جو لشکر دشمن کو کافی ہوتا بھیجدیتا ایک
دن دشمن نے پیغام بھیجا کہ دن کو لڑنا اور رات کو کھانا کھلانا اسکے کیا معنی ہین جواب دیا
لڑائی کرنا اظہار مردانگی کا ہے اور کھانا دینا وظیفہ مردمی کا اگرچہ وہ لوگ ہین مگر میرے شہر مین
مسافر ہین اور میری ولایت مین مہمان مروت نہین کہ وہ میرے گھر آکر اپنا کھاوین جب دشمن
نے یہ بات سنی سخت شرمندہ ہوا اور کہا ایسے ذی مروت سے لڑنا کمال بے مروتی ہے
پس لشکر پھیرا اور اپنے ملک کو واپس ہوا دوسری شرط مہمانداری کی یہ ہے اگر مہمان سے
کوئی جرم صادر ہو یا کوئی خطا واقع تو سمجھ لیکہ وہ تیرے خوان احسان پر کھانا کھاتا ہو اوس کے
گناہ سے درگذر کرنا چاہیے **تمثیل** ایک امیر کا روپیہ ایک شخص پر قرض تھا اور وہ اوس کے
ادا مین لیت و لعل کرتا تھا اوسکو ایک محصّل کے سپرد کیا محصّل اپنے گھر لے گیا اور کمال سختی
کی مدیون نے کہا کہ امیر پاس لے چل تا کہ جو مجھے کہنا ہے عرض کرون محصل امیر پاس
لے گیا اتفاقاً امیر دسترخوان پر بیٹھا تھا محصل بھی دسترخوان پر جا بیٹھا اور اوسکو بھی بٹھا لیا
جب کھانا کھا چکے امیر نے محصل سے کہا جب یہ مرد مہمان ہوا اور ہمارے دسترخوان پر
کھانا کھا چکا تو اسکا آزردہ کرنا مروت نہین ہمنے روپیہ بخشا اب اسکو چھوڑ دو **ساتوین**
رعایت حق سایل کی ہے خواہ وہ اشارے سے طلب کرے خواہ صراحت سے
بہر حال اوس کے سوال کو رد نکرنا چاہیے حضرت مسیح کا قول ہے جو شخص سایل کو اپنے دروازے
سے نا امید پھیرتا ہے ایک ہفتہ رحمت کے فرشتے اوس کے گھر مہین آتے **مقولہ**
ابراہیم ادہم اپنے زمان سلطنت مین کہتا تھا یہ سایل کیا اچھے دوست ہین جو ہمارے

دروازے پر آتے ہین اور کہتے ہین اگر کچھہ گھر مین موجود رکھتے ہو تو ہمکو دو کہ تمھارے
لیے یہان سے اوٹھا دین اور خانہ شحنے مین پونہچا دین تاکہ وہان ہمکو دس گونہ ملے
آٹھوین جو شخص کسیکی شفاعت کی درخواست کرے تو اوس کے حق کی رعایت کرنی
چاہیے کیونکہ شفاعت ایک سوال ہے بزبان عاجزی سے اور یہ شفاعت کرنے والا
غالبًا شریف یا سردار ہوگا پس ایسے آدمیون کے کلام کی حرمت کرنا چاہیے اور
انکی بات جو درباب عفو یا درگزر کرنے گناہ کسی گنہگار کے ہو سننا لازم ہے کہ یہ امر
داخل سعادت ہے **حکایت** ایک مرد بزرگ نے بادشاہ سے درباب عفو تقصیر ایک مجرم کے
سفارش کی بادشاہ نے کہا کہ اسکا جرم نہایت بڑا ہے کہا مین بھی اسی سبب سے شفاعت
چاہتا ہون کیونکہ اندک گناہ بے شفاعت سے دور ہو جاتے ہین یہ بات بادشاہ کو
پسند آئی اور جرم بخشا **نگارستان** مین لکھا ہے کہ اصحاب قدرت کو زیر دستون
کی خطا بخشنا نشان بلندی مرتبہ کا ہے اور علامت عالی ہمتی کی سفارش ہونا اونکی ظہور مہربانی
کے لیئے ایک بہانہ ہوتا ہے اور شفاعت چاہنا وضوح عفو کے واسطے ایک حیلہ
تمثیل ایک شخص باتہام خیانت مدت تک حوالات مین رہا کسی نے اوسکی رہائی
کی فکر نہ کی اور نہ مخلصی مین شفاعت چاہی آخرکار جب ایک نیک مرد کو اس حال سے
اطلاع ہوئی تب اوس نے حاکم وقت کو لکھا فلان شخص جو اتنی مدت سے زیر مواخذہ
ہے اگر وہ گناہ سے بری ہے تو مخلصی کا حکم دیجیے اور اگر اندک گناہ ہے تو عفو کیجیے
اور اگر ان دونون باتون کے سوا اور کوئی وجہ ہے تو بپاس شفاعت میرے بخشیے یہ تحریر حاکم
کو خوش آئی اور بخشدیا نوین رعایت حق اوس شخص کی ہے جس سے کسیقدر جان پہچان
ہو یا اوس نے برائے نام کچھہ خدمت کی ہو اگرچہ دونون وسیلے نہایت مختصر اور کم تر
ہین لیکن نگاہ کرم صاحب دولتون مین زیادہ متصور ہو جاتے ہین اور اسکا سبب خاص
یہ ہے کہ اس بہانے سے کسیکا بھلا ہو جاوے اور اس ذریعے سے کسیکی مراد برآوے
تمثیل ایک شخص نے ایک فقیر کا گھر کرایے پر لیا اور چند روز اوس مین رہا پھر
چھوڑکر کسی ولایت کو چلا گیا اور وہان منصب وزارت پر مقرر ہوا فقیر نے جب یہ خبر سنی
فورًا روانہ ہوا اور شہر مین پہونچکر بغیر اس کے کہ کہین مقیم ہو گرد سفر تن سے دور کرے
یا ہاتھہ منہ دھوئے وزیر کی ڈیوڑھی پر جا پہونچا اور چاہا کہ بے تکلفانہ گھر کے اندر قدم

رکھے دربان سے منع کیا اور پوچھا تو کون ہے اور اس جرات کی کیا وجہ ہے جواب دیا مین
وزیر کا آشنا ہون اور وہ آشنائی اس گستاخی پر آمادہ کرتی ہے کہا آشنائی کی تصریح کر کہا
ایک وقت مین سے نے اپنا گھر وزیر کو کرائے پر دیا تھا اب آیا ہون کہ میرے حال پر غور کرے
اور اس خرابی و وقت کو دور دربان ہنسا اور کہا تو نادان ہے جو اس ذرہ سی بات کو وسیلہ
حق گذاری کا جانتا ہے اور گھر کرائے پر دینے کو بھی ایک حق مانتا ہے چل اپنی راہ لے
اور یہان سے پرے ہٹ فقیر نے جب یہ کلام سنا مجبوراً ناکام واپس ہوا اتفاقاً یہ گفتگو وزیر
سنتا تھا دربان کو بلایا اور کہا تو نے غلطی کی جلد جا اور اوس شخص کو لا وہ میرا قدیم آشنا ہے
دربان گیا اور بلا لایا وزیر نے اوسکی بہت تعظیم کی اور نہایت دلنوازی فرمائی بال بچون کا
حال پوچھا اور سب لڑکون کے لیے تحفے منگوائے اور بہت کچھ نقد و جنس دے کر بامراد
گھر کو واپس کیا دوسری **تمثیل** امیر بغداد پر ایک شخص نے اپنے دو حق ثابت کیے
ایک یہ کہ جب فلان روز آپ کی سواری نہایت جاہ و جلال سے نکلتی تھی مین نے اپنے
دروازے پر چھڑکاؤ پانی کا کیا تھا اوس سبب سے لباس مبارک پر گرد نہ پہنچی دوسرے
جب فلان موقع پر آپ گھوڑے پر سوار ہوتے تھے مین نے دوڑ کر آپ کا بازو پکڑ لیا تھا اور
ذریعے سے آپ باسایش سوار ہو گئے تھے چونکہ یہ دونون حق ثابت ہین اسکا معاوضہ
دلوایئے امیر نے ان حقوق کو تسلیم کیا اور سایل کی لیاقت نوازش فرمائی نکتہ جو شخص صاحب
دولت اور اہل قدرت ہین وہ مسکین نوازی اور حق گزاری کرتے ہین اور سمجھتے ہین بخشش
کی بنیاد حق شناسی ہے اور ناحق شناسی دلیل ناسپاسی کی دسوین رعایت حقوق رعایا کی ہے سا تھ عدل
و احسان کے گیارھوین رعایت حقوق امرا اور ملازمان و خادمان کی ہے جسکو اخیر باب مین
تحریر کرین گے ❀

باب اڑتیسوان ۳۸ نیکون کی صحبت اور دانایون کی مصاحبت مین

صحبت نیکون کی اور ہمنشینی دانشورون کی کیمیا ہے سعادت ابدی کی اور راہ دکھانے
والی ہے دولت دائمی کی نیکون کی صحبت نہال نیکمردی کی شاخ باردار ہے نیکون کا
ہمنشین ہمیشہ صاحب وقار و با اعتبار ہے اچھی صحبت اختیار کرنا اچھون کا کام ہے
اچھی صحبت مین بیٹھنے والا دنیا مین نیکنام ہے دانشمندون سے صحبت کرنا ضرور ہے سن لو
ملوک فارس کا مذکور ہے سلاطین فارس نے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ ہر گز اپنی مجلس کو فاضلون

اور حکیمون سے خالی نہ رہنے دیتے اور کوئی حکم بغیر مشورہ اور راے کے صادر نکرتے
اور بناے سلطنت کو عدالت اور راستی سے مستحکم رکھتے لہذا پانچہزار برس تک اون کے
خاندان مین سلطنت قائم و برقرار رہی خلافت نامہ مین لکھا ہے بادشاہ اوس شخص کو کہنا چاہیے
جو صاحب شوکت ہو اور حکم اوس کا موافق حکمت پس ہر صاحب قدرت کو اس صفت
کامل پر عمل کرنا چاہیئے اور یہ صفت اس طرح حاصل ہوسکتی ہے کہ طرز تدبیر اور انداز تصرف
اس دنیا کے سیکھے اور اسی مطابق برتاو کرے اور صحبت و ہمنشینی دانشمندون اور اچھے
آدمیون کے ساتھہ رکھے اور جاہل اور ناقصون سے دور بھاگے کہ صحبت کو اثر بہت
ہے مقولہ ہمنشین نیک مثل عطر فروش کے ہے اگر وہ عطر نہ دے تو بھی اوسکی خوشبو
سے دماغ معطر ہو اور صحبت بد لوہار کی بھٹی کے مشابہ ہے کہ گو اوسکی آگ نہ جلا دے تو
بھی دھوین سے مغز کو تکلیف پہونچے اور مصاحبت سلاطین مین اہل حکمت سے ہمیشہ
ان چند آدمیون کا موجود ہونا ضروریات سے ہے **اول** دانشمند کامل دیانت دار جو ہر
ملت و مذہب کے قوانین اور طریقون سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو تاکہ وقتاً فوقتاً اچھے
اچھے طریقون کو کتابون سے منتخب کر کر عرض کرتا رہے **دوسرا** ناصح مشفق اور معتقد
جو عقبےٰ کے کامون کی یاد دلاتا رہے اور بیان روشن و صاف یا اشارات ظاہر و صریح
سے بری بات کہنے اور برے کام کرنے سے باز رکھے اور جو امور امتناعی ہین اونکو
ہرگز نہ کرنے دے اور جو نصیحت اور بھلائی کرے اوسکے ساتھہ مین نہایت مہربانی کی
رعایت کرتا رہے اور جبکہ محفل یا صحبت بہت سے آدمیون کی ہو اوس وقت نصیحت
نہ کرے بلکہ بموقع تنہائی و وقت فرصت مین بہ نرمی و ملائمی فہمایش کرے جسکا اثر دل پر
ہو کیونکہ آج کے زمانے مین مصلحت وقت نرم گوئی اور شیرین زبانی مین ہے اور
ہم جو حالات زمانہ کو بچشم غور و نگاہ تامل دیکھتے ہین تو سخن دلپذیر بہت پاتے ہین مگر دل
سخن پذیر نہین پاتے اور زمان سابق کے حکام ایسے معقول پسند اور حق جو تھے جو
کلام نصیحت آمیز سے آزردہ نہوتے بلکہ اوس کو بدل قبول و منظور کر کر عامل ہوتے
تمثیل ہارون رشید بادشاہ سے ایک شخص نے کہا تھا خدا نے ایک گھر بنایا ہے
دوزخ نام اوس گھر کا تجھے دربان مقرر کیا ہے اور یہ تین چیز مال تلوار تازیانہ تجھکو عطا کیا ہے
ان کے وسیلے سے خلق کو دوزخ مین جانے سے باز رکھہ یعنی مال دے کر

محتاجون کو قید فاقہ سے چھوڑا کہ بحکم ضرورت برے کامون کی طرف متوجہ نہون اور تلوار سے ظالمون کو قتل کر کہ اشراف اونکی بدی سے امین ہون اور تازیانے سے بدکارون کو ضرب فرما اور ادب دے کہ فسق و فجور سے باز آوین اگر ایسا کرے گا خود نجات پاویگا اور خلق کو نجات دیگا اگر اس کے خلاف کرے گا تو سب کے آگے تو دوزخ مین جاے گا اور سب تیرے پیچھے ہارون نے اس کلام کو دل مین جگہ دی اور عمل کیا تیسرا طبیب دانا اور مشفق جو بیماریون کے شفا بخشنے اور امراض کے دور کرنے مین عیسے کی سی کرامت اور موسے کی سی قدرت رکھتا ہو تاکہ ہمیشہ ملاحظہ مزاج مبارک بادشاہ کا کر کے قواعد حفظ صحت اجرا رکھے اور اگر کسی وقت علامت بی اعتدالی کی طبیعت مین دیکھے فورًا اوس کے معالجے مین مصروف ہو چوتھا نجومی باریک بین گردش افلاک اور ستارون کا جاننے والا اور علوم ہیئت و نجوم سے نہایت واقف اور احکام زیچ و تقویم کا عامل جو بادشاہ کے زائچے کو دیکھکر بغور نہایت آسانی کے ساتھ سعد و نحس علامتون کو دریافت کرے اور وقت ظہور علامت دولت و شوکت کے بادشاہ کو شکرگزاری اور سپاس داری حاکم حقیقی کیطرف متوجہ کرے کہ باعث دوام دولت اور پایداری مملکت ہو اور اگر کوئی نشان خطرہ اور نحوست کا ظاہر ہو اوس کے دور کرنیکے لیئے صدقات دینے اور زیادہ تر خیرات کرنے اور طلب دعا کی ہدایت کرے کہ ان عملون سے بلا دور ہوتی ہے اور عمر زیادہ پانچوان شاعر شیرین زبان زیبا بیان جو جواہر صفات بادشاہ کو نظم کی لڑی مین پروکر شہرت کے بازار مین دکھاوے اور بذریعہ اشعار آبدار کے نام ممدوح کا زمانہ کے صفحے پر یادگار چھوڑے چھٹوان مصاحب خوشنر و لطیفہ گو جو رنگین نکتون سے محفل کو آراستہ کرے اور اچھے لطیفون سے حاضرین مجلس کے دلون کو مسرور کرے واضح ہو کہ مصاحب دانشور حکم غمخوار رکھتا ہے لہذا دانشمندون نے بہترین جلیسون اور عمدہ دوستون سے اون کتابون کو قرار دیا ہے جن مین بزرگون کے نادر قصے اور بادشاہون کے عجائب کارنامے تحریر ہین نہ پڑھنے والون کے دل کو رنج پہنچاتے ہین اور نہ سننے والے کے جی کو غم کی شکل دکھاتے ہین بغیر تنخواہ کے مصاحب ہین اور بلا مقررہ کے جلیس بزرگون کا قول ہے تمام خلق عقل کی محتاج ہے اور عقل تجربے کی احتیاج اور تجربہ آئینہ عقل کا ہے جس مین کامون کی صورت نظر آتی ہے الا تجربے

کو بہت سا وقت اور بڑی عمر اور نہایت آسودگی اور کمال فراغت چاہیئے اور ایسا میسر ہونا ناممکن لہذا دانشوروں نے سلاطین کے اخبار اور امرا و وزرا کے احوال علما و حکما کے کلام لکھے گئے اور سے قصے اور تواریخ گزرے ہوؤن کے آیندہ آنے والون کی دیکھنے کے لیئے تحریر کیئے تا کہ اصحاب دولت و حکومت اوسکو اپنا دستور العمل سمجھین اور بقدر استعداد و ہمت اون حکایات و روایات سے فائدہ اور تجربہ سے فیض اوٹھاوین اور نتیجہ مستحسن پاوین

باب اوڑتالیسوان شریرون کے دفع کرنے مین

جیسا کہ نیکون اور شریفون کی صحبت کا خواہشمند ہونا واجب ہے اسی طرح شریر اور بدکارون کی ہمنشینی سے پرہیز کرنا لازم کیونکہ صحبت کو موافق خاصیت کے اثر ہوتا ہے اور اوس اثر کا نتیجہ خاص ضرر جیسا کہ گل کے ہم صحبت ہونے سے دماغ خوشبودار ہوتا ہے اسی طرح خار کے ہم پہلو ہونے سے ہاتھ کو آزار اور جیسا کہ نیکون کی صحبت سے تمام فائدے حاصل ہوتی ہین بدون کی ملاقات سے امور ناشایستہ ظاہر اور فی الحقیقت نیکون کی صحبت سبب زیادتی دولت و مسرت کا ہے بدون کی صحبت باعث رنج و ذلت کا اور شریرون کی دو قسم ہین ایک وہ جنکا مطلق دفع کرنا واجب ہے دوسرے وہ جنکو صرف شرارت سے منع کرنا لازم قسم اول کے دو گروہ ہین اول چور کہ والیان سلطنت پر ان کے ضرر کا دفع کرنا ضرور ہے ہوشنگ بادشاہ کی تیسری وصیت کا یہ مضمون ہے اسے فرزند بدکار آدمیون کو ہمیشہ ذلیل کیجیو اور جھڑکتا رہیو اور شریر و مفسدون پر قہر کیجیو اور خوفناک رکھیو اور چور اور بٹمار و چکہ اور ٹھگون کے ضرر اور شر سے رستون کو بالکل صاف کیجیو اور اس کام مین نہایت اہتمام رکھیو جب رستے صاف اور بے خوف ہو جاینگے تب سوداگر ہر طرف سے تیرے ملک مین آوینگے اور طرح طرح کے تحفے اور اسباب لائینگے اس ذریعے سے خلق کو آرام ہوگا اور تو نیکنام **تمثیل** حضرت عمر نے اپنی کتاب جواہر الامارۃ مین لکھا ہے کہ مین تجارت کی غرض سے چالیس چادر مینا کی لیکر مداین کو چلا جب قریب مداین پونہچا چورون نے سر راہ آگھیرا اور لوٹ لیا مین نے سخت مصیبت سے اپنی جان بچائی اور مداین پہونچکر نوشیروان کے دربار مین بیداد کی داد چاہی وہان سے ایک چوبدار میرے ساتھ ہوا اور مجھکو ایک مکان مین ٹھہرا کر کہا گیا جب تک مال باز یافت ہو اور چور پکڑے آوین یہان رہو مین ٹھہرا رہا ہر روز بادشاہی

سلیچ سے کھانا آتا اوسکو برغبت تمام کھاتا اور دربار مین جاکر اوسکی ملک داری کے طریقے اور
اور رعیت پروری کا حال دیکھتا اسی طرح چالیس دن گذر گئے ایک دن جب دربار سے واپس
آیا مکان مین دیکھا کہ چادرین بجنسہ رکھی ہین اور اوس کے قریب مین ایک ہاتھہ کٹا پڑا ہے اور
ایک کاغذ پر چالیس سکے سونے کے دھرے ہین کاغذ پڑھا تو اوس مین لکھا تھا کہ چالیس
روز مین چور گرفتار ہوا اور اسباب ملا لہذا چالیس روز تک ٹھہرایا یہ چالیس سکے تیرے انتظار کی
مزدوری ہے تاکہ تو اپنی ولایت مین پہونچکر ہماری شکایت نہ کرے اب اس مال کی نسبت تجکو
اختیار ہے چاہے یہان فروخت کر خواہ اور جگہ ان حکایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ
بادشاہان سلف کو بھی درباب دفع مضرت چورون اور راہزنون کے زیادہ اہتمام رہا ہے
دوسرے وہ شخص جو شہرات وقصبات مین نہایت حرامزادے اور فتنہ اوٹھانے
والے اور کینہ ور اور خونریز اور رند مشہور ہین مال آدمیون کا بے خوف وخطر کھاتے ہین اور
جسکی چیز چاہتے ہین اوٹھا لیجاتے ہین اور تلف کرتے ہین کوئی شخص بلحاظ حفاظت حال
اپنے اون سے تعرض نہین کر سکتا اور بخوف اون کے شکایت حاکم تک نہین پہنچا
سکتا اور سواے حاکم کے کوئی اون پر غالب نہین آسکتا ایسے آدمیون کا جڑ بنیاد سے
دفع کرنا ضرور ہے تمثیل شہر حلب مین اسیطرح کے اوباش اور بد وضع بہت جمع ہو گئے
تھے جب آدمی نہایت تنگ آئے عزیز مصر کے سامنے استغاثہ پیش کیا عزیز نے ایک
حاکم کو اون کے دفع کے لیئے بھیجا حاکم نے اگرچہ متعدد آدمیون کو سیاست کی مگر وہ باز
نہ آئے بلکہ حاکم کے دروازے پر لکھہ گئے کہ تو رنج بے فائدہ مت اوٹھا اور کوشش
لاحاصل مت کر ہم اوس گروہ سے ہین اگر ایک آدمی قتل ہوگا دس پیدا ہون گے قتل کو
اپنا فخر سمجھتے ہین اور مرنے سے نہین ڈرتے اور ممکن ہے کہ تو ہمکو قتل کرتے کرتے عاجز
ہو جاے گا اور ہم مرنے سے تنگ نہون گے جب حاکم نے یہ لکھا ہوا دیکھا اپنے جی
مین سوچا یہ جماعت کثیر ہے انکو مکر وحیلہ سے زیر کرنا چاہیئے پس اوس تحریر کے نیچے لکھدیا تہنیت
تمھاری مردانگی اور دانائی اور یکدلی اور بے جگری معلوم کی بہر حال جو واقع ہوا اوس پر
پشیمان ہین اور عذر چاہتے ہین اب تم ہمکو اپنی تقویت مین مددگار سمجھو اور تربیت مین
یار حاضرین وقت نے جب یہ جواب لکھا ہوا دیکھا نہایت متعجب ہوے اور تعجب حیران
اب حاکم نے یہ عادت کی جب دربار مین آتا یا تنہائی مین بیٹھتا ان اوباشونکی جوان مردی

اور دلیری کی تعریف کرتا اور کسی جرم پر قید یا قتل نہ فرماتا ایک روز کئی اشراف اور رئیس
شہر کے ان کی بدعات سے تنگ ہوکر حاکم کے پاس آئے چاہا کہ کچھ حال عرض کریں حاکم
نے پہلے ہی کہنا شروع کیا اے صاحبو میں ان جوانون کے قتل کرنے سے سخت
پشیمان ہون اور نہایت افسوس کرتا ہون اس قسم کے دلیر آدمی بہت کم پیدا ہوتے
ہیں اور میں آج ایسے آدمیون کا محتاج ہون کیونکہ ہمارے بادشاہ سے اہل قلعہ روم
نے بغاوت اختیار کی ہے اون کے دور کرنے میں آدمی جوانمرد درکار ہیں اگر تم ہمارے
خیرخواہ ہو تو اوس جماعت کے سردارون کو میرے پاس لاؤ کہ اونکی تربیت اور تقویت
کرون اور اون کے سردارون سے جسکو قابل لڑائی کے دیکھون گھوڑے اور خزانے
دون عزت بخشون اور جنگ پر بھیجون شرفا نے کہا انکا سردار اور پیشکار ایک بوڈھا اور اوسکے
چار بیٹے ہیں اونکو طلب کرنا چاہیئے سرکاری ہرکارہ گیا اور بلا لایا جب حاضر ہوے حاکم
نے نہایت تعظیم اور بہت مہربانی فرمائی بوڈھے کو خلعت خانے کی داروغگی پر مقرر کیا
اور اوس کے چارون بیٹون کو چوبداری پر اور ان سبکو انعام اور خلعت بخشے اور آیندہ
کی عنایت کا وعدہ کر کر تسلی دی چند روز گذرے پر جب ان سبکی دلجمعی ہوئی اور حاکم کیطرف
سے کوئی شبہہ اور کھٹکا باقی نرہا حاکم نے بوڈھے سے کہا مجھکو ایک گروہ مردان خونخوار
عیار ہی پیشہ کی احتیاج ہے تم جن آدمیون کو اس کام کے لائق سمجھتے ہو اور اون کے
ہاتھ سے یہ کام نکلتا ہوا معلوم ہو اون سب کو حاضر کرو تا کہ اونکی تربیت کر کر حسب دلخواہ آذوقہ
کی فکر کرون اور لڑائی پر بھیجون یہ بات سنتے ہی باپ بیٹے خوشدل ہوے اور ہر طرف
آدمی دوڑا کر جلد تر عرصے میں تین ہزار آدمی خونخوار جرار فراہم کر لائے حاکم نے کہا ان سبکو
کل حاضر کرو کہ خلعت تیار ہو جائیں اوسی وقت درزی حاضر آگئے اور نہایت تکلف سے
جامے قطع ہونے اور سلنے لگے تمام آدمی سرکاری اور بازاری اور رئیس شہر کے
اس کام میں حیران تھے اور کہتے تھے کہ بادشاہ نے اس حاکم کو بغرض دفع اوباشون
کے بھیجا یہ خلاف اوس کے عامل ہوتا ہے اور بجائے پھول کے ہمارے حق میں
کانٹے بوتا ہے اب حاکم کی دانائی کا حال سنیئے جب رات ہوئی تین ہزار سپاہی جرار
کو حکم دیا کہ ہتھیار باندھکر جامہ خانہ میں مستعد رہیں جس وقت اوباش وہان آویں
ہر ایک کو قتل کریں دوسرے دن جب وہ جماعت آئی حاکم نے سب سے دست لوہی کے

اورحکم دیا کہ جامہ خانہ سے خلعت پہن پہنکر باہرآوین جامہ خانہ مین جانا وہی تھا اورقتل ہونا وہی آخرکار وہ بڈھا بھی مع اپنے چار بیٹون جوان کے قتل ہوا پھران سب اوباشون کے سرکاٹ کرنیزون پرچڑھائے اورشہرمین تشہیر کیا اس راے وتدبیر حاکم سے ولایت اونکی شرون سے پاک ہوئی **نصیحت** بپاس انتظام ہروالی ملک کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ملکون مین راہون کو چورون اوررہزنون سے بزورسیاست پاک کرین اورموذی اوربدکردارآدمیون کو قرار واقعی اورسخت سزائین دین تاکہ اورون کو دہشت ہو اورخلائق کو آسایش سے ملے ہزارہزار شکر کا مقام ہے کہ ہماری شہنشاہ عہد ادام اقبالہا واجلالہا کے عہد حکومت مین رعایا ایسے ایسے صدمات کے تحمل سے نہایت امن وامان مین ہے اس باب مین ایسا انتظام اوربندوبست کامل ہے کہ سونا چاندی اوچھالتے ہوے پورب سے پچھم اوراوترسے دکھن جہان تک چاہو چلے جاؤ کسی راہ اورکسی مقام پرنہ چورکا خطرہ ہے نہ راہزن کا اثر بٹ مار اورجیکے گٹھہ کٹے پھانسی والے اوباش اوررندون کے گروہا گروہ سخت سزا کو پہونچائے گئے اوردار فنا پرچڑھائے گئے محکمہ گیرائی واستیصال ٹھگی وڈکیتی ایسا جاری ہوا جسکے کارپردازون نے تمامی ملک ہند اوربھی دوسرے عملداریون تک اس قسم کے آدمیون کا کہین نشان باقی نچھوڑا اورپھربھی تلاش سے منہ نہ موڑا اگراس محکمے کی تمامی کیفیت اوربندوبست کے طریقے اورشناخت بدکردارون کی حقیقت تحریرکرون تو ایک دفتر جدا مرتب ہو لہذا اسی مختصرپرکفایت کی گئی **دوسری قسم وہ لوگ ہین** جو بدخصلتی مین معروف ہین اورناپسندیدہ صفاتی مین مشہوران کے ساتھہ گفتگو کرنی اورملاقات رکھنی سے اہل دولت کو نقصان پہونچتا ہے اورصاحبان قدرت کو ضرران سے کئی گروہ ہین **اول** فرقہ سخن چینون کا ہے انکی صفت یہ ہے کہ اوہراودھرکی باتین ملاکر فتنے کی صورت اوٹھاتے ہین اورجھوٹی سچی خبرین سناکر دو شخصون کو باہم لڑاتے ہین جب ایسے آدمی کی زبان سے ایسا بیان سماعت ہو کہ فلان نے تیرے ساتھہ ایسا کیا یا فلان نے تجکو ایسا کہا تو ان چھہ باتون کی رعایت کر اول اوسکو راست گو نہ جان کیونکہ فاسق آدمی سچ نہین بولتا دوسرے اوسکو غمازی سے منع کرنا واجب تیسرے اپنے دل مین اوسکو دشمن سمجھہ کیونکہ جب وہ تیری بات اورجگہ کہے گا تیرے لیے اوس سے برا نتیجہ نکلے گا چوتھے اوس کے کہنے سے کسی پر بدگمان

نہو کہ بعض مرتبہ بدگمانی بھی سخت رنج دکھاتی ہے اور دل پر صدمہ پونہچاتی ہے پانچوین
جو خبر تجھسے کہے اوسکا تجسس مت کر کہ معدوم کا وجود محال ہے چھٹوین جو بات کہے
ہرگز ہرگز اوسکا عامل مت ہو اور مناسب یہ ہے کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس بھی نہ آنے
دے اور نہ اوسکی بات سن کہ ایک دم مین سو فتنے اوٹھا دیگا اور اوسکا نتیجہ بد
تجھے دکھاوے گا **تمثیل** خواجہ اصفہان سے ایک شخص نے غلام خریدا فروشندہ
نے کہا اے خواجہ اس غلام مین سخن چینی کا عیب ہے خواجہ نے جواب دیا غلام کی
سخن چینی کیا اثر کریگی اس دشوار کو سہل جانا اور خرید لیا جب چند روز گذرے غلام
نے خواجہ کی جورو سے کہا کہ خواجہ صاحب تمھارے ساتھ محبت نہین رکھتے اور دوسری
عورت کیا چاہتے ہین یہ بات سنتے ہی اس نیکبخت کا رنگ فق ہوگیا جب غلام نے
دیکھا کہ بات نے اثر کیا اور منتر چل گیا تب بولا تم چاہتی ہو کہ تمھین کو پیار کرین اور تمسے ہی محبت
رکھین تو خاطر جمع رکھو مین تمکو ایسا منتر بتا دونگا جو تمام عمر دوسرے کا نام نہ لین گے اور تمسے ہی محبت رکھین گے
تم ایک کام کیجیو جب رات کو میان سو جاوین اونکی ڈاڑھی کے نیچے کیطرف کی ٹھوڑی سے بال تیز استرے
سے تراشکر میرے پاس لائیو یہ تدبیر عورت کو بتا کر خواجہ کے پاس آیا اور کہا مین تیرا نمک کھاتا ہون اور تیرا حق مجھپر ہے
اسلئے ایک خبر سنی ہے وہ کہتا ہون تاکہ تو غافل نرہے اور وہ یہ ہے کہ تیری بی بی کسی سے
دوستی رکھتی ہے لہذا تیرے قتل کا قصد کیا ہے اگر میری بات پر اعتماد کرے تو آج
کی شب جب گھر مین پونہچے اپنے تئین سوتے ہوؤن کی صورت پر ظاہر کر اور دیکھ کہ
کیا ظاہر ہوتا ہے خواجہ صاحب گھر مین گئے اور کھانا کھا کر چارپائی پر لیٹ رہے اور
سوتے ہوون کیطرح خراٹے لینے لگے اور وقت کا انتظار دیکھنے جب عورت نے
جانا کہ سوگئی استرہ ہاتھ مین لیکر آئی اور ڈاڑھی پکڑی چاہتی تھی کہ بال کاٹے حضرت
نے آنکھین کھولدین اور سب حال دیکھا اور جانا کہ عورت نے قتل کا قصد کیا چارپائی
سے کود کر الگ جا پڑے اور عورت کا ہاتھ پکڑکر استرہ چھین لیا اور اوسی استرے سے
اوس نیک بخت کا سر کاٹ ڈالا یہ خبر عورت کے رشتہ دارون کو پونہچی اوس کے
قصاص مین انکو قتل کیا اب سمجھنے کی بات ہے کہ غلام سخن چین بدبخت کی بات سے
بیچارے خواجہ کا تمام ستیاناس ہوگیا **دوسرا فرقہ غمازون کا** ہے اور یہ
لوگ بیشتر طعنہ زن ہوتے ہین اور بغرض عداوت پیدا کرانے باہم کے ایک کے عیب

کو دوسرے کے آگے ظاہر کرتے ہین نہ ان کی صورت دیکھنے کے لائق ہے اور نہ بات
سننے کے قابل ایک کتاب مین لکھا ہے کہ غماز حلال زادہ نہین ہوتا **تمثیل** ایک سال بوجہ
اسکے بارش بنی اسرائیل مین قحط واقع ہوا حضرت موسیٰؑ نے چار شبانہ روز دعا کی
مگر مینہ نہ برسا تب زار زار روئے اور بے اثری کا سبب پوچھا آواز غیب ہوئی تیری قوم مین
ایک شخص غماز ہے اوسکی بدبختی اجابت دعا کی مانع ہے عرض کی بار الہا اوسی کے نام سے
آگہی دے کہ اوس سے توبہ کراؤن جواب آیا کہ مین غماز کا دشمن ہون خود کیونکر غمازی کرون
تو اپنی تمام قوم سے توبہ کرا اوس زمرے مین وہ بھی توبہ کرے گا اور مینہ برسے گا اور
یہی وجہ ہے کہ سلاطین نے ہمیشہ اس فرقے کو خلق کا دشمن سمجھا ہے اور ان کے قول
پر عمل نہین کیا **مقولہ** ایک بادشاہ ایک شخص کو تربیت کرتا تھا اگر تو چاہتا ہے کہ روز بروز تیرا
منصب افزون ہو اور مرتبہ ساعت بساعت بلند تو تین بات چھوڑ دے اول جھونٹ نہ بول
کہ جھونٹ بولنے والا خلق کی نظر مین خوار و بیمقدار ہوتا ہے دوسرے میری تعریف میرے منہ پر نکر کہ مین
اپنا حال تجھسے بہتر جانتا ہون تیسرے غمازی اور چغلی کھانے سے پرہیز کر اور سپاہ و رعیت
کی بدی میرے سامنے نلا کیونکہ جب مین اونکی بدی سنونگا اون سے بد ہون گا اور جب
اونپر میری بدی کی خبر پہنچیگی تجھسے نفرین کرینگے اور دوسرے بادشاہ کے طالب
ہون گے اس وجہ سے نظام ملک مین خلل پڑے گا اور عمل مین ذلل **حکایت** ملازمان
نوشیروان سے ایک شخص نے ایک شخص کی غمازی نوشیروان کے سامنے کی فرمایا اس بات
کی تحقیق کرتا ہون اگر صحیح ہوئی تو بسبب غمازی کے تجھے دشمن سمجھونگا اور اگر جھونٹ ہوئی
تو سخت سزا دون گا اور اگر توبہ کرے یہ قصور معاف کر دون گا غماز نے فوراً توبہ کی بادشاہ
نے بخشدیا **حکایت** ایک بادشاہ کے سامنے گمنام عرضی پیش ہوئی لکھا تھا کہ فلان
امیر مر گیا اور ایک طفل نابالغ وارث چھوڑا اور مال و زر بیشمار حکم ہو کہ گذران کے لائق اوسکے
چھوڑین باقی امانتاً خزانہ بادشاہی مین جمع کرین جب لڑکا بالغ ہو جاوے اوسکو واپس
دیا جاوے اس زر کثیر کے آنے سے خزانے مین برکت ہو جاوے گی اور کمال رونق
بادشاہ نے عرضی پر حکم لکھا متوفی کو خدا بخشے اور مال و میراث مین برکت دے اور
یتیم کی پرورش بخبر گیری اور غماز کا منہ کالا اور لعنت کا طوق اوس کے گلے مین **تیسرا فرقہ**
صاحب غرضون کا ہے کہ جو کچھ کہین اور کرین وہ بے غرض نہوگا کبھی کوئی

بات ازروے محبت واخلاص نہ کہین گے اور نہ کوئی بیان بطریق دوستی واختصاص
کرین گے ہوشنگ بادشاہ کے وصیت نامہ مین لکھا ہے کہ ایسے آدمیون کی موافقت
سے احتراز کرنا چاہیے اور اون کے متابعت وپیروی سے اجتناب صاحب غرض
ہر دعوی بے معنی سے اظہار ہواخواہی کرتے ہین اور نیکی کے موتیون کو بدی کی لڑی
مین پروتے ہین اور نیک عملون کو برائی کی صورت بنا ظاہر کرتے ہین انکی باتون سے
قلب کو رنج پہونچتا ہے اور جی کو صدمہ جو بات ان کی زبان سے نکلتی ہے سراسر
مکر وفن ہے اور بالکل ریو ورنگ ظاہر مین دوستی رکھتے ہین اور باطن مین دشمنی انھون
نے مکر کا نام تدبیر رکھا ہے اور نیکی کو بدی اور بھلائی کو برائی مین شمار کیا ہے پس بے
تحقیق انکی باتون پر حکم نہ دینا چاہیے اور اون کے کلام کی اصلیت کو نہایت مبالغے
سے دریافت کرنا مقولہ سکندر نے ارسطو سے پوچھا ملازمت ملوک کو کون سا فرقہ لائق
ہے کہا جس مین یہ صفات ہون اول معتمد ہو نہ خاین کہ امانت سبب حرمت وعزت کا ہے
اور خیانت باعث ذلت واہانت کا دوسرے قانع ہو نہ طامع کہ قناعت گنج بے نہایت
ہے اور طمع رنج وآفت تیسرے نکوگو ہو نہ عیب جو کہ اچھی بات کہنے والا سب کے دل کا
پیارا ہے اور عیب نکالنے والا لعنت کا مارا چوتھے معرکہ جنگ مین کام کرنے والا ہو نہ
شیخی بگھارنے والا کیونکہ مرد میدان ہی محترم ہے اور لاف زن متہم پانچوین یکرنگ
ہو نہ دورنگ یکرنگی کا ثمرہ محبت ووفا ہے اور دورنگی کا نتیجہ ظلم وجفا نصیحت اور چاہیے
کہ بادشاہ ان سات گروہ کے آدمیون کو اپنی خدمت مین حاضر نہونے دے اول
حسود یہ زوال نعمت دوسرون کا چاہتے ہین اور اورون کے رنج مین مسرت مانتے ہین
حالانکہ اس حسد سے کوئی برا شیوہ نہین اور کوئی مذموم طریقہ زہر حسد کا کسی تریاک سے
علاج پذیر نہین ہوتا اور درد حسود کا کسی دوا سے شفا نہین پاتا آتش حسد کی جس سینے مین روشن
ہوتی ہے اول حسود کو اور پھر تمام خلق کو جلاتی ہے حسد کرنا مفسدون کی عادت مین داخل
ہوتا ہے اور عوام سے بہ بدی پیش آنا اون کے اخلاق ذمیمہ مین شامل پیدائش حسد کی پست
ہمتی ودناءت سے ہے اور افزایش اسکی بخل وخساست سے اگر حقیقت نفس الامری کو
دیکھیے تو یہ حسد ذلیل تر خصلت ہے اور خوار تر سیرت حسد حاسد کی صفات نیک کو تنزل
کرتا ہے اور عقل سلیم کو فتور پامال دیکھو حسود ہمیشہ اورون کی راحت کو دیکھکر اپنے دل پر

رنج کرتا ہے اور دوسرکی نیکنامی سنکر غصہ جب کسی کے یہان خوشی ہوتی ہے یہ کمبخت
غم کرتا ہے اور جب کوئی مسرور ہوتا ہے یہ نالایق پرالم جب کوئی کسی کو کچھ دیتا ہے یہ اسکا
اوسکا صدمہ اپنی جان پرلیتا ہے کبھی اس عمل سے کچھ فائدہ نہین اوٹھاتا ہے بلکہ اوسی
حسد کے زہر سے اپنی جان گنواتا ہے تمثیل عہد سلطنت سکندر مین ایک ایسا جانور
پیدا ہوا کہ جو کوئی اوسکو دیکھتا فوراً مرجاتا سکندر نے اوسکے دفع مین بہت تدبیر کی اور دانشمندون
سے راے لی مگر کوئی پیش نہ گئی آخرکار حکیم ارسطاطالیس نے ایک ایسا بڑا آینہ جس کے
پیچھے آدمی چھپ کر بیٹھ رہے تیار کرایا اور ایک چھکڑے پر سامنے کی طرف باندھکر خود اوس
آئینے کے پیچھے بیٹھا اور جہان وہ جانور رہتا تھا اوس طرف ہکوایا جب قریب جا پونہچا آدمی
کی بو سونگھ کر چھکڑے کی طرف دوڑا جب آئینے پر نظر پڑی اور اپنی صورت آئینے مین دیکھی
فوراً گر پڑا اور مرگیا سکندر کو خبر ہوئی متعجب ہوا اور حکیم سے پوچھا اس مین کیا حکمت تھی کہا کہ
اون گندہ بخارات کے جو زمین کے نیچے مدت سے رک گئے تھے یہ جانور پیدا ہو گیا تھا
اوسکی نگاہ مین زہر قاتل تھا اور یہی سبب تھا کہ جب آدمی کی نگاہ اسکی آنکھ پڑتی تھی مرجاتا تھا
لہذا ہمنے آینہ اوسکو دکھایا جونہی اوسکی نظر آینہ مین پڑی اور اوس نظر کے عکس نے اوسکی
طرف رجوع کیا اوسکا اثر اوس مین سمایا اور ہلاک کیا اب سمجھنا چاہیے کہ بعینہ یہی حال حسود کا ہے
کہ اوسکا نشر حسد بھی اوسکی جانب کو رجوع کرتا ہے اور اوسکی جان کو نہایت نقصان پونہچاتا ہے
جیسے کہ آگ جب لکڑی نہین پاتی اپنے کو کھاتی ہے اور خاک ہوجاتی ہے دوسرے
بخیل اور ممسک مخفی نرہے کہ بخیل مردود خلق کے ہین اور دشمن دنیا کے اور جیسا کہ سخاوت
عیبون کو چھپاتی ہے بخل ہنرون کو اور جیسا کہ سخاوت مرد کو نیکنام کرتی ہے یہ بخل بدنام
جوامع الحکایات مین لکھا ہے سلاطین کو چاہیے کہ بخیل اور ممسک کو ملازم نکرین اس واسطے
کے سبب سے ہمیشہ خجالت پونہچتی ہے اور دایماً شرمندگی حاصل ہوتی ہے تمثیل ایک
بادشاہ کا ایک وکیل تھا بدرجہ غایت ممسک اور بمرتبہ نہایت بخیل بادشاہ نے حکم دیا کہ اب کے
سال بسبب زحمت جاڑے کے اپنے ملک مین میوہ کم پیدا ہوا ہے لہذا اور ملکون سے
بہت سا میوہ خرید رکھ کہ جشن مین کام آوے اور دیگر اوقات پر بھی بے تکلف خرچ
کیا جاوے جب جشن کی تیاری ہوئی اطراف وجوانب سے عمائد اور رؤسا اگر شامل ہوے
اور بادشاہون کے وکلا داخل انواع واقسام سے سامان ضیافت کا دسترخوان پر چنا گیا

بادشاہ نے سبکو بافراط پایا مگر میوہ کمتر نظر مین آیا وکیل سے کہا کہ بہت سا میوہ لاگیا اور تھوڑا سا لے آیا بادشاہ رنجیدہ ہوا اور مکرر کہا اس سے بہت زیادہ حاضر لا جواب دیا کہ اور میوہ سڑا ہوا موجود ہے اگر حکم ہو تو حاضر کرون بادشاہ نہایت شرمندہ ہوا اور وکیل کو موقوف کر دیا اور ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اوس ممسک کے سبب سے مجھکو وہ ندامت حاصل ہوئی ہے جسکا اب کچھ تدارک نہین ہوسکتا تیسرے مردپست ہمت وسفلہ واضح ہو کہ سلاطین کی ہمت عالی ہوتی ہے لہذا کسان دون ہمت انکی خدمت کے لایق نہین ہوتے اور نہ سفلی ملازمت کے قابل مشہور ہے کہ سفلہ بخیل سے بدتر ہوتا ہے اور درجہ مین ممسک سے برتر کیونکہ بخیل کسی کے ساتھ کرم نہین کرتا اپنی مال سے آپ کو فائدہ پونہچاتا ہے اور ممسک نہ اور کو دیتا ہے نہ آپ کہاتا ہے اور سفلہ نہ اور کو دے نہ آپ کہاوے نہ یہ چاہے کہ کوئی کسیکو فیض پونہچاوے **تمثیل** کسی سخی مرد نے ایک اپنے عزیز سے پوچھا میرا جی چاہتا ہے کہ دس لاکھ اشرفی ایک اپنی قرابت دار کو بخشون تو اس باب مین کیا کہتا ہی کہا یہ مقدار بہت زیادہ ہے اتنی اشرفی سو آدمی کو دینا چاہیے کہا اگر نصف بخشون تو کیسا کہا یہ بھی مقدار بہت زیادہ ہے کہا ایک ثلث دیدون کہا یہ بھی زیادہ ہے پھر کہا ربع دون کہا اب بھی زیادہ ہے الغرض امیر نے کہا دسوان حصہ دون جسکی تعداد فقط ایک لاکھ ہے کہا اگرچہ اب بھی زیادہ ہے لیکن ایک آدمی کو دیجیے امیر نے کہا اے بیدولت مین چاہتا تھا یہ اشرفیان تجھے بخشون تب اس شخص نے لجاجت سے عرض کیا مجھسے خطا ہوئی مگر سخی مرد اپنے کرم سے نہین گذرتے اور ایسی باتون پر کان نہین دھرتے امیر نے ایک لاکھ اشرفی دے کر کہا تو نے اپنا اور میرا نقصان کیا اور ناحق استفادہ سے باز رکہا اگر تو اسقدر اشرفیان پاتا امیر کبیر ہوجاتا اور مین سخی اور ذی مروت کہلاتا اب وہی لاکھ اشرفی لے اور پھر ہمارے سامنے ایسے سفلے پن کی باتین نہ کہہ **چوتھے غیبت گر** جب کسی آدمی کا ذکر درمیان آوے اوسکی برائی زبان پر لاوے اگر وہ بیان سچا ہے تو غیبت مین داخل ہے ورنہ بہتان مین شامل واضح ہو کہ عذاب غیبت کا زیادہ زنا سے بھی سخت ہے اور یہ امر بعینہ ایسا ہے کہ ایک بھائی نے اپنے دوسرے مرے ہوے بھائی کا گوشت کہایا درحالیکہ غیبت گر مثل مردار خوار ہین تو جو شخص انسانیت رکھتے ہین مردار نہین کہاتے بلکہ مردار سے دور بھاگتے ہین **تمثیل** ایک مرد کامل کو خواب مین بشارت ہوئی کہ صبح اٹھکر اور فلانے جنگل مین جا پہلے جو چیز سامنے آوے اوسکو کہا دوسری بار جو دیکھے اوس کو چھپا تیسری

جو آگے آوے اوسکی حفاظت کر چوتھی بار جو کوئی ملے اوسکو نا امید مت کر پانچوین بار جس پر نظر
پڑے اوس سے دور بھاگ جب صبح ہوئی یہ بزرگ جاگا اور جنگل کیطرف چلا اول جو چیز آگے آئی
ایک پہاڑ تھا سیاہ رنگ اور نہایت بلند حیرت ہوئی کہ اسکو کیونکر لقمہ کرون جب نزدیک جا پہنچا
دیکھا کہ وہ اونچا پہاڑ چھوٹا سا ہوگیا ہے اوٹھایا اور کھالیا مزے مین شہد سے زیادہ میٹھا
اور بو مین مشک سے زیادہ خوشبودار تھا پھر آگے چلا دیکھا کہ ایک سونے کا طشت سر راہ پڑا
ہے اوسکو ایک غار مین رکھا اور مٹی سے چھپایا پھر آگے راہ لی دو قدم نہ چلا تھا دیکھا کہ وہی
طشت زمین پر رکھا ہوا ہے ڈرا اور نہایت عمیق غار کھود کر پوشیدہ کیا اور اوپر بہت سی مٹی ڈالی ہنوز
فارغ نہوا تھا کہ پھر وہی طشت زمین پر رکھا ہوا معلوم ہوا تیسری بار اوسکے چھپانے مین نہایت
مبالغہ کیا مگر پھر بھی ظاہر ہوگیا اسنے دل مین کہا جو کچھ حکم تھا مین بجا لایا اب مجبوری ہے یہ کہکر قدم
آگے بڑھایا ایک کبوتر کو دیکھا کہ باز کی دہشت سے نہایت جلد اڑتا ہوا سامنے سے آتا ہے
کبوتر بولا کہ اے صاحبدل مجکو بچا کہ دشمن میرے پیچھے ہے اسنے اپنے دامن مین چھپا لیا
اوسکے بعد اوسی وقت باز بھی بھوک کے صدمے سے کمال غصے مین بھرا ہوا پہنچا اور کہا کہ میری
شکار تیرے پاس آئی ہے اور مین تمام دن کا بھوکا ہون میرا طعمہ مجھے دے اور نا امید مت کر
اسنے چھری نکالی اور اپنی ران کا تھوڑا گوشت کاٹ کر باز کی طرف پھینکدیا باز گوشت کو لیکر
اوڑ گیا اور کبوتر شکار سے باز آیا پھر یہ مرد کامل آگے بڑھا دیکھا کہ ایک مردار پڑا ہے اور گندہ ہو گیا
اوس سے دور بھاگا اور دوسری راہ کو پلٹ گیا جب رات ہوئی جناب ایزدی مین عرض کی
مجکو جیسا حکم ہوا تھا بجا لایا مگر اس اسرار سے واقفیت کلی حاصل نہوئی آواز آئی کہ وہ بڑا پہاڑ
غصہ ہے جو اول مین بہت بڑا نظر آتا ہے اور جب کسی قدر توقف و تامل کیا جاتا ہے تو
کمتر ہو جاتا ہے اور جب اوسکو کھالیا جاتا ہے تو تمام شیرینیون سے میٹھا معلوم ہوتا ہے
دوسرے وہ طشت زرین نیکی ہے ہرچند کوئی چاہے چھپا دے مگر نہین چھپتی ضرور ظاہر ہو جاتی
ہے تیسرے جو کبوتر دامن مین چھپا وہ یہ ہدایت تھی جو کوئی اپنے پاس پناہ لاوے بشرطیکہ پناہ
دے اوس کی حفاظت قرار واقعی کیجاے تاکہ دشمن کا گزند اوسکو نہ پہنچے اور علی ہذا القیاس
جو امانت سپرد ہو اوس مین خیانت بھی روا نہو چوتھے شاہباز کے طعمہ مانگنے کے یہ معنی ہین
کہ جب کوئی کچھ مانگے تو کوشش کرنی چاہیے کہ اوسکی حاجت روا ہو جاوے پانچوین وہ
مردار گندہ غیبت تھی آدمی کو لازم ہے کہ غیبت سے ہمیشہ بھاگتا رہے اور اس راہ مین ہرگز

قدم نرکھے غیبت نیک کامون کو باطل کرتی ہے اور طاعت صدسالہ کو زایل اور جیسا کہ غیبت
کرنا منع ہے اسی طرح غیبت کا سننا بھی ناروا ہے کہ عذاب دونون کا برابر ہے **پانچوین**
مردان غدار و ناحق شناس و ناسپاس اس قسم کے آدمی مالک کا حق نہین پہچانتے اور طریق
شکرگزاری کو مطلق نہین جانتے تبدیل مراسم سپاس گزاری سے ناسپاسی سے کرتے ہین اور
راہ حق شناسی مین کبھی قدم نہین دہرتے ایسے آدمی ہمیشہ مقہور رہتے ہین اور خویش و بیگانے
کے دلون سے دور اقبال کبھی انکا مددگار نہین ہوتا اور نہ دور فلک سازگار بزرگون کا قول ہے
کہ حق نان و نمک بھول جانا اور اپنے ولی نعمت کو ذلیل و خوار سمجھنا سخت زبون امر ہے جو شخص
بوی انسانیت رکھتے ہین ہرگز ایسا نہین کرتے حق شناسی آدمی کا رتبہ بڑھاتی ہے اور ناسپاسی
قدر و منزلت گھٹاتی ہے **چھٹوین** دروغ گو ظاہر ہے کہ جھونٹ کی کسی شخص کے آگے قیمت
نہین اور نہ جھونٹ بولنے والے کی عزت اور جیسا کہ جھونٹ نظر خلق مین ذلیل و خوار ہے جھونٹ بولنے
والا بھی بیوقار و بے اعتبار ہے **تمثیل** ایک وزیر کے دو مصاحب تھے نصیر اور ضمیر ایک وقت
ان دونون مین خوش طبعی شروع ہوئی پھر کام ظرافت سے سخت کلامی پر کھینچا اس پر بھی ختم سخن
نہوا اور نوبت دھول دھپے پر پونہچی وقوع اس حال مین نصیر کے ہاتھ سے ضمیر کا عمامہ گر پڑا ضمیر
نہایت بگڑا اور بکمال غصہ ہوا وزیر نے کہا کیون غصہ کرتے ہو اور بے فائدہ رنج اوٹھاتے ہو
ندیمون مین ایسا اتفاق ہوجاتا ہے ضمیر نے کہا کیونکر غصہ نہون کہ میری آبرو تیری مجلس مین جاتی
رہی وزیر نے کہا اسکا کچھ اندیشہ نکیجے اور وسواس کو خاطر مین راہ ندیجیے میرے نزدیک تمھاری
آبرو اوسی دن جاتی رہی جب تمنے یہ کہا تھا کہ مجھے میرے تخم نے ایک شب مین کلکتے سے
لاہور پونہچا یا **ساتوین** مرد بسیار سخن اور پریشان گو واضح ہو کہ جو شخص بہت بات کہتا ہے
اوسکی قدر و منزلت نہین رہتی اور نہ کلام مین وقعت اور کیفیت نرجمہر کا قول ہے جب کسی کو
بہت بکتے پر حریص ہو یقین کرنا چاہیے کہ دیوانہ ہے اور یہ بات شان مین بھی بادشاہ
خاص و عام سے کہ بسیار گو بیہودہ گو ہوتا ہے **مقولہ** حیبا دیون نے حضرت عیسیٰ
سے کہا ہمکو ایسی ہدایت فرمایئے کہ اگر ہم اوسکے عامل ہون تو بہشت مین پہونچین فرمایا
کہ خاموشی اختیار کرو کہا یہ نہین ہوسکتا کہا تو جو بات کہو سوا نیکی کے کہو کیونکہ بہت کہنا
دلپر تاریکی لاتا ہے اور دماغ مین پریشانی **حکایت** ایکبار نوشیروان کی مجلس مین تین
بادشاہ جمع ہوے قیصر روم خاقان چین راے ہند نوشیروان اس مجمع سے شاہ تھا

خوش ہوا اور کہا یہ وقت غنیمت ہے اب چاہیے کہ ہم سب ایک ایک بات کہین کہ بادشاہون کا سخن سب باتون کا بادشاہ ہوتا ہے افسوس ہوگا کہ ایسا مجمع متفرق ہو جاے اور ہماری یادگاری کا کوئی نشان باقی نرہے سبھون نے اشارہ نوشیروان کیطرف کیا کہ اول آپ شروع کرین نوشیروان حرف زن ہوا جو بات مین زبان پر نہ لایا اوس سے پشیمانی نہ اوٹھایا اور بعض کلمات جو زبان سے نکالے گئے اوس سے ندامت حاصل ہوئی قیصر نے کہا جو کچھ مین نے نہ کہا تھا اوسکو کہہ سکتا تھا اور جو کہہ چکا تھا پھر اوسپر قادر نہ تھا خاقان نے بیان کیا جس بات کو مین نے بیان نہین کیا ہے وہ میری مغلوب ہے اور مین اوسپر غالب اور جو بیان ہو چکی ہے مین اوسکا زیر دست ہون اور وہ زبردست پھر اوسپر غالب نہین ہو سکتا راے ہند نے فرمایا جو بات کہی جاتی ہے اوسکے دو پہلو ہوتے ہین صواب اور خطا اگر صواب ہے کہنے والا اوسکا ذمہ دار ہے عہدہ برا ہو سکے یا نہ ہو سکے اور جو خطا ہے تو کہنا محض بے فایدہ پس دونون حال سے خاموشی بہتر ہے منقولہ ایک بزرگ سے پوچھا خصائل انسانی سے کونسی بہتر ہے کہا خموشی حکما کا قول ہے خموشی بہتر ہے سخن بد کہنے سے اور سخن نیک کہنا بہتر ہے خاموشی سے نکتہ ہر چند خاموشی سے بہتر کوئی خصلت نہین مگر موقع گفتگو پر خموش رہنا نازیبا ہے اور موقع خموشی پر تکلم بدنما +

باب چالیسوان نوکرون کی تربیت ور آداب طاعت ملوک مین

اور یہ باب ملا ہوا ہے اوپر دو قسم کے قسم اول مین دو طریق ہین جنکے مطابق سلاطین کو اپنے متعلقان و ملازمان کی تربیت کرنی چاہیے دوسری قسم وہ ہے کہ ملازمان سلاطین کو اوسکے موافق اداب کے رعایت رکھنے **قسم اول** حکما کا قول ہے سلاطین کو ارکان دولت اور سرداران بارگاہ و تمامی ملازمان و متعلقان سے گریز نہین ہے کس واسطے کہ جو شخص بہت سی زمین اور ملک اپنے قبضئہ تسخیر مین رکھتا ہے جماعت آدمیون کی بھی اوسکی قید تصرف مین ہوتی ہے لہذا اوسکو ضرور ہے کہ اپنے ملک کے کلیات اور جزئیات پر قانون احتیاط کے ساتھ نظر کرے اور از روے یقین کے رعایا اور غربا کے غور پر پونہچے اور حال ہر ایک سرداروں اور متوسط آدمیون اپنی ولایت کا بخوبی جانے اور اس امر کے تحقیق کرنے مین دوکان اور دو آنکھہ کافی

نہین بلکہ بہت سے کان اور بے شمار آنکھہ درکار ہین اندرین صورت چاہیے کہ بہت سے آدمی
دانا اور ہوشمند نیک سیرت بے طمع بلند ہمت اوسکی نوکر ہون تاکہ وہ مالک سب کانون اور آنکھون
کا ہو اور کانون سے تمام ملکون کی خبرین سنے اور آنکھون سے کامون کی حقیقت مین نظر کرے
اور چونکہ یہ جماعت طرح طرح کی خبرون کے سننے اور انواع انواع اطوار کے دیکھنے مین بمنزلہ
کان اور آنکھہ کے ہین اس لیے انکی رعایت کلی کرنی چاہیے تاکہ اپنے کام سے باز نرہین
اور ہمیشہ خبرون کے بھیجنے اور احوال کے عرض کرنے مین مشغول رہین اور واضح ہو کہ کوئی چیز نظام
ملک کو اس سے زیادہ مضر نہین کہ ہر ایک طرفون اور ملکون کے اخبار اور رعیت کا صورت حال
بادشاہ پر ظاہر نہو مقولہ نوشیروان نے ایک برہمن دانشمند سے پوچھا کہ زوال مملکت کس چیز سے
ہے کہا تین چیز سے اول چھپانا خبرون کا بادشاہ سے دوسرے کمینے آدمی کی تربیت سے
تیسرے کامدارون کے ظلم سے نوشیروان نے کہا اسکی دلیل بیان کرو کہا جب بادشاہ
کو ملک اور رعیت کی خبر نپہونچے گی اور دوست دشمن کے حال سے غافل اور فارغ ہوگا
تو ہر کوئی جو چاہے گا سو کرے گا اور بے خبری کی بدولت طرح طرح کے فتنے ہر طرف سے
اوٹھین گے اور آخر کو ملک فتنہ پردازون کے قبضے مین چلا جاے گا دوسرے جب کمینے
اور رذیل آدمی تربیت پاوین گے پست ہمتی سے مال جمع کرنے پر حریص ہون گے اور
ہر کسی سے طمع کرین گے اشراف اور خاندانی آدمیون کی قدر نہ جانین گے اور بزرگ منشون
کی حرمت و عزت تب خلایق کے دل اس بداخلاقی کے سبب سے رنجیدہ ہون گے
اور ضرور اس بات پر ہمت مصروف ہوگی کہ تربیت کرنے والے اور تربیت پاے ہوون کے
نیچے سے چھوٹ جاوین بزرگون کا قول ہے جب کمینون کا رتبہ بلند ہوتا ہے دولت جاتی
رہتی ہے تیسرے عامل جب رعیت پر ظلم کرین گے رعیت کی نیت بادشاہ کے ساتھہ بد
ہوگی زراعت کرنا اور عمارت بنانا چھوڑ دین گے اور اس وجہ سے بادشاہ کی آمدنی مین
کمی پڑے گی اور اوس کمی سے لشکر کو تلوفہ کم پہونچے گا اور جب اہل لشکر علوفہ کم پاوین گے
نوکری [illegible] سے جب کوئی دشمن مقابلے پر آوے گا اوس کے دفع مین مدد نہ دینگے
تب ملک ہاتھہ سے جاتا رہے گا نوشیروان نے موبد کی تعریف کی اور ان باتون کو بہ آب زر
لکھا اور یہ بھی کہا ہے کہ قصر سلطنت کے چار ستون ہین اگر ایک نہو تو اجراے کار ملک مین
نقصان رہے اول ایسا سردار جو ولایت کی حدود و اطراف کی حفاظت کرے اور دشمن

کی بدی اور شر سے بادشاہ اور رعیت کو بچا وے دوسرا ایسا وزیر کہ امور سلطنت اور ملازمان
سلطانی کا انتظام رکھے اور مال واجب ہر ایک جگہ سے تحصیل کرے اور موقع سے صرف
مین لا دے تیسرے ایسا حاکم کہ بادشاہ کیطرف سے خلق کا حال دریافت کرے اور انصاف
ضعیف کا قوی سے لے اور بدکارون اور فاسقون کو ذلیل و مقہور رکھے چوتھا ایسا صاحب
خبر معتمد جو ہمیشہ صحیح خبرین شہر و ولایت اور حالات سردارون اور رعایا کے بادشاہ کے حضور
مین عرض کرے اور وہ جماعت جس سے بادشاہ کو چارہ نہین **یا ارباب سیف**
ہین مانند امرا اور ایلچی اور سپاہیون وغیرہ کے **یا اصحاب قلم** ہین مانند وزرا اور محاسب اور
منشی اور عملون کے ان سب کی تربیت مجملاً یہی ہے کہ بادشاہ انکو بنگاہ شفقت اور عین محبت
دیکھے اور جو کچھ ہر ایک کو ضرورت اور احتیاج ہو اوس کے دینے مین دریغ نکرے اور جو شخص
اپنے کام مفوضہ کو بخوبی انجام دے اوسکی تعریف و توصیف کرے اور قدر سے انعام دے
اور جسکی جانب سے انصرام کار مین سستی یا غفلت ظاہر ہو اول اوسکو نصیحت سے آگاہ کرے
اگر نمانے جھڑکی اور فضیحت کے ساتھ گوشمالی دے اور مختصر جرمانہ لے اور یہ بھی چاہیے کہ
ہرگز ملازمون کے عیب اور قباحتون کے ظاہر کرنے پر آمادہ نہو اور اونکی خوشی مین اپنی بہجت
و مسرت کا اظہار کرے اور اونکی مصیبت و غم مین رنج و اندوہ ظاہر کرے اور ہر ایک کی تربیت اور تقویت
مین اوس مرتبہ خاص کو نگاہ رکھے جس مین دوسرا شریک نہو تاکہ باہم نوکرون مین کینہ اور حسد
پیدا نہو اور اگر کچھ لڑائی جھگڑا واقع ہو تو جلد اوسکو دور کرے تاکہ مادہ دشمنی کا قوی ہوکر باعث پیدا
ہونے فساد کلی کا نہو **مقولہ** ابتری امور مملکت کی وابستہ نزاع امرا و وزرا سے ہے اگر یہ لوگ یکدل
نہون تمامی امور سلطنت مین خرابی واقع ہو اور جملہ کار رعایا مین تباہی **مقولہ** بہمن بادشاہ نے
ایک دانشمند سے پوچھا بنیاد تربیت ملازمان کی کس چیز پر رکھنی چاہیے کہا کہ قہر و مہر پر یعنے جب کوئی
خطا واقع ہو قہر سے مواخذہ کرے کہ دلیر نہون اور پھر لطف و مہربانی سے درگذر کرے کہ نا امید نہون
مقولہ نگارستان مین لکھا ہے کہ عمدہ ترین طریق حکمت کا تربیت مین یہ ہے کہ جب تک نرمی
اور آہستگی سے کام درست ہو سختی نہ کی جاوے مثل ہے کہ تیز تلوار ملائم روئی کو نہین کاٹتی
اور جب کہ سختی کی حاجت پڑے پھر نرمی اور ملائمی کو کام مین نہ لانا چاہیے مشہور ہے پکا پھوڑا
چیرنے سے اچھا ہوتا ہے نہ مرہم رکھنے سے **مقولہ** حکما کا بادشاہ جس شخص کو تربیت کرنا
چاہے اوسکا امتحان بار بار نہ لے اور کامل نہ سمجھے اور تربیت کی نگاہ سے نہ دیکھے بیشتر

اتفاق ہوا ہے کہ نالایقون اور بے استعداد ون کی تربیت ہوئی ہے اور جب اون کے
واحوال پر اطلاع پائی ہے ضرورتًا اوسی وقت نظر سے گرانا لازم آیا ہے اور یہ او ٹھانا اور گرانا
دبدبۂ سلطنت کو مضر ہے مناسب یہ ہے کہ جس شخص کو تربیت کرنا منظور ہو وہ کچھ مدت تک معرض
امتحان مین رکھا جاے اگر لایق ہو تو عزت دینا چاہیے ورنہ اوسی حال پر چھوڑنا الا جلد معزول نکرنا
چاہیے اور جیسا کہ بڑھے ہوے کو گھٹانا مناسب نہین اسیطرح جس پر غصہ کیا جاے اوس سے
جلد خوش ہونا بھی روا نہین کہ یہ دلیل سبکی کی ہے پس درمیان خشم و رضا کے گذر جانا مدت کا
ضرور ہے تاکہ صفت عزم و ثبات کی ظاہر و آشکار ہو **تمثیل** ایک بادشاہ اپنے ندیم سے کچھ
بات کہتا تھا اثناے گفتگو مین کوئی ایسا کلمہ ندیم کی زبان سے نکلا جو باعث ناخشنودی خاطر بادشاہ
کا ہوا اور بظہور آثار غضب سلطانی مجلس سے نکالا گیا لاجرم اس بیچارے نے قطع امید کیا اور بصبر
و تحمل خانہ نشین ہوا جب مدت بیکاری کی طول کھینچی اور فاقون کے سبب سے جان پر آبنی تب
اپنا قصہ لکھکر ایک محرم سلطنت کے پاس بھیجدیا اوسنے موقع وقت پاکر بادشاہ کے حضور
مین پڑھ سنایا بادشاہ ہنسا اور فرمایا اسکا ایسا گناہ نہین جو باعث حرمان ہو محرم نے کہا اگر ایسا
ہو تو اوسکو دربار مین بولا لیا جاے کہا ہر کام وقت پر منحصر ہے اور ہر امر کا ایک زمانہ مقرر
جب تک وقت کام کا نہین آتا شاہد مراد رخ نہین دکھاتا القصہ ایک سال بعد بادشاہ نے
اوسکو بولایا خلعت پہنایا خدمت پر مقرر فرمایا **نکتہ** جب بادشاہ کسی کو معزز کرے تو لازم ہے
کہ اوسے نظر اول ہی سے دیکھے کیونکہ جب قدرت و ثروت اور اختیار پا جاتا ہے پھر درجہ
اول پر نہین آسکتا اور اگر پھر مرتبہ گھٹانا منظور ہو تو اوس مین آہستگی و تدریج ضرور ہو ورنہ نقصان
پیدا ہون گے اور خلل ظاہر **مقولہ** نوشیروان نے بزرجمہر سے پوچھا کہ لایق تربیت کون ہے
کہا جو شخص ادب رکھتا ہو یا نسب کیونکہ جسکا نسب اچھا نہین ہوتا وہ اپنی اصل پر رجوع لاتا ہے
اور انجام کار فتور کی صورت دکھاتا ہے **تمثیل** ایک شخص تھا زکی نام عالی نسب و با احترام اوسنے
نوشا نام ایک لونڈی خریدی کمال بدخو بہانہ جو ستیزہ رو اوس سے لڑکا پیدا ہوا ایک دن ایک
حکیم زکی کی صحبت مین بیٹھا تھا یہ لڑکا بھی حاضر ہوا زکی نے اس سے کسی کام کو کہا فورًا اوٹھا
اور منتظر تعمیل کا رچلدیا پھر چند قدم جاکر لوٹ آیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا حاضرین مجلس متعجب ہوے
کہا اول حکم ماننے کا کیا سبب تھا اور پھر اجتناب کا کیا باعث حکیم ہنسا اور کہا زکی نے چاہا
حکم مانے مگر نوشا نے قبول نکیا اور یہ اثر دونون جوہر کا ظاہر ہوا **نکتہ** اور جیسا کہ سپیدی

اور ویسا ہی رنگ مین لڑکا مان باپ کے مشابہ ہوتا ہے رذالت و اصالت مین بھی وہی
قیاس کرنا چاہیے حکیم فردوسی نے کہا ہے جس درخت کی اصل تلخ ہے اگر اوسکی جڑ
مین پانی کی عوض شیرینی و شہد دیجیے اور باغ بہشت مین نصب کیجیے پھر بھی میوہ تلخ
کا پھل لاوے گا اور اپنی اصل کا جوہر دکھاوے گا نکتہ کمینہ کی پرورش کرنا اپنی عزت
کھونا ہے اور آبرو زایل کرنا نیکی کی عوض بدی کرنا انکا کام ہے اور اس کے مخالف عامل
ہونا ان کے مذہب مین حرام جیسے کہ دودہ پلانے سے سانپ کا زہر زایل نہین ہوتا بداصل
بھی تربیت سے نیک اصل کے مقابل نہین ہوتا اور تربیت ملازمان مین یہ بھی ایک نکتہ ہے
کہ ایک آدمی کو دو کام نہ دینا چاہیے بلکہ ہر شخص کا عہدہ جدا مقرر کرنا تاکہ وہ سب مل کارگزار رہین
اور ترقی منصب کے امیدوار اور جیسا کہ ایک آدمی کو دو کام دینا اچھا نہین اسیطرح دو
آدمی کو ایک کام سپرد کرنا روا نہین کیونکہ جب شرکت ظاہر ہوگی کام حسب دلخواہ ساختہ نہوگا
اور نہ مراد کے موافق پرداختہ مثل مشہور ہے کہ ساجھے کی ہانڈی نہین پکتی اب تربیت
امرا کا حال لکھتے ہین واضح ہو کہ یہ لوگ رکن دولت ہین اور بناے سلطنت انکی
تربیت اس طرح چاہیے اول انکی تعلیم کے قاعدون مین سستی اور کاہلی کو دخل نہو دوسرے
قوت کامل انصرام مہمات ملکی و مالی کی حاصل رہے تیسرے تمام کامون مین جنکی احتیاج پڑتی
ہے انکو مداخلت کلی دی جاوے تاکہ کوئی مہم بے راے و تدبیر ان کی ساختہ و پرداختہ نہووے
چوتھے جو بات درباب تدبیر و مصالح ملک و مال کے کہین بسمع قبول سماعت ہو پانچوین اجراے
مہمات متعلقہ اونکی مین بنسبت ایلچی اور لشکریون اور ملازمون کے التفات کیا جاوے خصوصًا ایلچی
کے کام مین کہ ایلچی سلاطین کی زبان ہے اور ہر بادشاہ کی حالت ایلچی کے اطوار سے معلوم ہوتی
ہے پس ایلچی چاہیے کہ مرد دانا اور سخنگو اور نیک سیرت پاکیزہ خو اور سخی اور عالی ہمت ہو تاکہ آبرو
بھیجنے والے کی زایل نہ کرے اور اپنے مالک کی وقعت نظرون مین بڑھاوے اور یہ بھی
ضرور ہے کہ جس شخص کے پاس ایلچی بھیجا جاوے وہ وہان کے لایق ہو یعنی اگر کسی سپہ سالار
کے پاس بھیجا جاوے تو یہ شخص بھی دلیر ہو اور اگر کسی دانشمند کے پاس روانہ کیا جاوے تو یہ
بھی دانشور ہو و علی ہذا القیاس **تمثیل** مہلب نام بادشاہ نے مالک نام ایلچی حجاج بادشاہ
کے پاس بھیجا حجاج نے پوچھا تو نے مہلب کو کس حالت مین چھوڑا کہا سب اوسکے دوست
سرخرو ہین اور دشمن مقہور کہا اوسکی شفقت سپاہ پر کس درجہ ہے کہا جیسے کہ باپ کی بیٹون پر

کہا اون کے بیٹون کا کیا حال ہے کہا سب خوش ہین کہا رزم مین کیسے ہین کہا جان دینے
کا اونکو خطر نہین کہا بزم مین کیسے ہین کہا مال کی اونکی نگاہ مین قدر نہین کہا عقل و فضل مین
کیسے ہین کہا دائرے کے مشابہ ہین جسکا سر اور پانو دریافت نہین ہو سکتا اور کوئی اوسکا اول
و آخر نہین جان سکتا حجاج نے کہا اس شخص نے بات کو حد کمال پر پوہنچایا اب ہمارے دل
مین مہلب کی وقعت اور نظر مین حشمت ظاہر ہوئی اور ایلچی کے آداب سے بھیجنے والے
کی عقل و آداب پر استدلال ہوا **اب تربیت لشکریون کا ذکر کرتے ہین** واضح
ہو کہ بادشاہون کو سپاہیان فوج کی تربیت ضروریات سے ہے اور ان سے چار فائدے
حاصل ہوتے ہین اول قوت و ہیبت دوسرے دفع ہونا دشمنون کا تیسرے بیخوف اور امن
رہنا رعایا کا چوتھے دور ہونا چورون کا اور بے خطر ہونا راہون کا اور لشکریون پر بجا لانا ان چار شرائط
کا لازم ہے اول طریق اطاعت و فرمانبری سے قدم باہر نہ دھرنا دوسرے بادشاہ کے ساتھ
یکدل و یکزبان رہنا تیسرے آپس مین اتفاق رکھنا چوتھے میدان جنگ مین دانائی اور مردانگی
کی رعایت کرنا اور بادشاہ کو انکے ساتھ چار باتون پر عامل ہونا ضرور ہے اول اچھے اچھے
گھوڑے اور نہایت تیز اور صاف ہتھیارون کا انکو دینا دوسرے ہر ایک کو اوسکے مرتبے پر
قائم رکھنا تیسرے جو سپاہی بہادری کرے اوسکی تربیت اچھی طرح کرنا اور سب سپاہیون مین
اوسکا رتبہ اور درجہ بڑھانا چوتھے جو لوٹ دشمن سے ملے اوس مین سے اونکو حصہ کافی
دینا منقول ہے قباد بادشاہ نے ایک برہمن دانشمند سے پوچھا کہ لشکر کے ساتھ کس طرح
برتاؤ کرون کہا بیشتر اوقات ان کے حالات کی جویائی رکھنی چاہیے اور اکثر حال مین خبرداری
جسطرح باغبان تلاشی رہکر نباتات بے منفعت جاذب قوت کو بیخ و بن سے دور کرتا
ہے اور نباتات نافع کی نگاہداشت مین مصروف رہتا ہے اسی طرح سپاہیون مین
بھی اکثر ہیچکارہ ہوتے ہین جن سے نہ کچھ کام نکلتا ہے اور نہ کوئی معاملہ درست ہوتا ہے۔
ایسون کا علوفہ دینا ضائع ہے لہذا ضرور ہے کہ اونکا نام دفتر سے دور کیا جاوے یا کچھ حق الطلب
پنشن مقرر اور جو کچھ انکی بچت ہو وہ سپاہیان کاری کی تربیت مین صرف ہو اور اونکی نگرانی
مین خرچ پھر قباد نے پوچھا کہ اونکا علوفہ کس مقدار پر مقرر ہوگا کہا اعتدال پر یعنی نہ ایسی تنگ معاشی
ہو جس سے ملول و متفرق ہو کر اور جگہ چلے جاین اور نہ ایسی زیادتی و فارغ البالی کہ بے پروائی
و استغنائی سے ملازمت و خدمت مین کاہلی و سستی دکھاوین **اب وزرا کا حال**

لکھتے ہین مخفی نرہے کہ وزرا لباس ملک ہین اور خزانہ مال سکے اگر والیان ممالک کے
کام بغیر وزیر کے جاری ہو جاتے حضرت موسی پیغمبر کبھی خدا ے تعالے سے وزیر کی
درخواست زبان پر نہ لاتے ان سے بناے سلطنت کو استحکام ہے اور امور مملکت کو نظام
انکی تربیت یہ ہے کہ عنایت سلطانی سے معزز ہون اور بادشاہ کی مہربانی سے مشرف تاکہ
خاص وعام کی نگاہ مین مکرم رہین اور نظر خلایق مین معظم اسکے قول کا اعتماد ہوا اور اسکے حکم
کا نفاذ کوئی شخص بغیر استصواب اسکے مہمات مالی مین دخیل نہو اور امور ملکی مین درخور انکی رای
کو جمیع امور سلطنت مین کامل سمجھنا چاہیے اور انکی تحریر کو انتظام مملکت اور برآورد مطالب خلایق
مین شامل حکم جو کام قلم سے بنتا ہے تلوار سے نہین نکلتا تمثیل ایکبار کسی بادشاہ کے امیر وزیر
مین درباب تقدیم وتاخیر کے نزاع واقع ہوا امیر نے کہا مین مالک تیغ آبدار کا ہون اور تو صاحب
قلم نزار کا ملک تلوار سے لیا جاتا ہے یہ کام قلم سے کب کیا جاتا ہے وزیر نے کہا ملک کا کام
قلم سے روان ہے اس میان مین تلوار کا دخل کہان ہے یہ خبر بادشاہ کو پہنچی دونون کو بلایا
عزت وحرمت سے بٹھایا پھر وزیر سے فرمایا ہمیشہ سے اہل قلم اہل سیف کے خدمتگار رہے
ہین اور بدل وجان مطیع وفرمانبردار تو ان پر اہل قلم کو ترجیح دیتا ہے خون انصاف کا گردن پر
لیتا ہے وزیر نے کہا تلوار رزم مین دشمنون کے کام آتی ہے دوستون کی بزم مین کب
مونہہ دکھاتی ہے اور قلم سے دشمنون کا بھی دفع ہوتا ہے اور دوستون کا نفع اور ان
ارباب سیف پر جب ملک واری کی ہوس غالب آتی ہے اپنے مالک کے خارج کرنے
کی تدبیرین اوٹھاتے ہین ہر دم تازہ بلا سر پر لاتے ہین اہل قلم ہرگز ایسا نہین کرتے بھولے
سے بھی اس راہ مین قدم نہین دھرتے دوسرے اہل قلم خزانہ سلطانی کو زر سرخ وسپید سے
بھرتے ہین اور یہ اہل سیف خالی کرتے ہین چونکہ آمد خرچ سے زیادہ عزیز ہے اندرین صورت
جس درخت کی شاخ سے سیم وزر کا ثمر پیدا ہو اوسکی تربیت وعزت ہونی چاہیے نہ کہ کسی شاخ بیفائدہ

اب تربیت مقربان وایلچیان ومحرمان خلوت کا مذکور ہوتا ہے

اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک کو مہم خاص پر نامزد کیا جاے دوسرے کو اوس مین دخل نہ دیا جاے
اور جب وہ مہم حسب دلخواہ سرانجام ہو اوسکی خدمت کے موافق غور وپرداخت وانعام ہو
اور ہمیشہ یہ امر منظور نظر رہے کہ حجاب سطوت اور دہشت کا آگے سے نہ اوٹھے یعنی وہ لوگ
ایسے دلیر نہو جاوین کہ جو چاہین کرین اور نہ ایسے بے ادب کہ جو چاہین کہین اگر کوئی ادنیٰ مہین

سے سخن بے محل کے مطلق نہ سننا چاہیے اور اگر گفتگو سے معقول کرے قبول و منظور فرمانا
اور جب تک چند بار اوسکی امانت و دیانت کا امتحان نہوا ہو معتمد نہ سمجھنا چاہیے اور نہ اوس سے اپنا
بھید کہنا اور چونکہ ملازمان ملوک کو باہم رشک ہوتا ہے لہذا ضرور ہے کہ کسیکی بات آپس کے مقدمے
مین سماعت نہ کی جاسے اور دوستی و موافقت باہمی کی ترغیب دی جاسے کیونکہ انکی مخالفت
امور انتظام ملک مین خلل پیدا کرتی ہے اور مہمات مین دخل **اب ملازمان و بندگان**
درم خریدہ کا مذکور ہوتا ہے واضح ہو کہ یہ آدمی مالک کی بمنزلہ ہاتھ پانون اور تمام اعضا
کے ہین کیونکہ بوساطت اونکے اعضا کے اکثر کام مالک کے سر انجام پاتے ہین مثلاً
جس کام مین اپنے ہاتھ کی مدد کی احتیاج ہے اور اون کے ہاتھ نے اوس مین مدد دی
تو گویا اپنے ہاتھ کا قائم مقام ہوا یا جس کام مین اپنے قدم سے چلنا پڑتا اوس کے انصرام
مین اون کے قدم نے توجہ کی تو گویا مشقت قدم کی کفایت ہوئی یا اون مین سے کسی شخص
نے اوس شے کو نگاہ رکھا جس مین اپنی نگاہ کا صرف ہوتا تو گویا اوس نے بینائی کو تکلیف
سے محفوظ کیا اور باقی اسیطرح پر قیاس کرنا چاہیے لہذا اس جماعت کی موجودگی پر شکرگزاری
لازم ہے اور انواع و اقسام کی نرمی اور دلجوئی اور مہربانی روا رکھنی واجب اور ظاہر ہے کہ انکو
بھی بوجہ امور خدمت اکثر سستی اور ماندگی ظاہر ہوتی ہے اندرین صورت بوقت حکمرانی
کے انصاف کی رعایت ہونی چاہیے اور انکی خورد و نوش اور امور معیشت کے بہمہ وجوہ نگرانی
بلکہ مناسب اور موقع یہ ہے کہ یہ لوگ منظور نظر خاص رہین تاکہ کار متعلقہ اپنا بخوشدلی انجام دین
اور کاہلی و سستی ظہور مین نہ لاوین نکتہ مالک کو چاہیے کہ بندون کو ہر گناہ پر مقہور اور اندک
سہو و خطا پر دور کرے کیونکہ یہ لوگ جب مفارقت مخدوم سے اپنے تئین بے خوف جانتے ہین
شرط شفقت و ہوا داری بجا لاتے ہین اور تا وقتیکہ اپنی ملازمت کا اطمینان نہین پاتے ہین اپنے کو بیگاری
مانتے ہین دل لگا کر کوئی کام کرتے ہین اور نہ طریق ہوا خواہی و دانش مین قدم دہرتے ہین اور
مخفی نرہے کہ بندے مین اصل صفت حیا اور دانائی کی ہے اور یہ زیادہ درکار ہے اگر بندہ
مین اثر حیلہ جوئی یا چوری کا پایا جاسے اوسکو فوراً دور کرنا چاہیے تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت
سے خراب نہون اور اوسکی عادت اور طرز نہ سیکہین **نکتہ** مفسدون اور بدافعالون
کی صحبت نیک آدمیون کو خراب کرتی ہے مثل مشہور ہے باورچی کے کپڑے ہمیشہ سیاہ
رہتے ہین **پند** اگر بندہ کسی قسم کی شکایت مالک کی حاکم تک لیجاسے اوسکو

تادیب لازم ہے **حکایت** سلطان محمود جمعہ کی نماز کو جاتا تھا اثناے راہ مین ایک ترکی غلام کو سر راہ
کھڑا ہوا دیکھا جب سلطان قریب پونہچا غلام آداب بجا لایا اور عرض کیا جو شخص مجکو ترکستان سے لایا
تھا تمام راہ مین کہتا آیا تھا کہ تجکو سلطان کی خدمت مین پونہچا دونگا تا کہ اوس کے سایہ عاطفت
مین آسایش پاوے اور مین اس امید پر خوش خوش آتا تھا جب اس شہر مین پونہچے خواجہ حسن
وزیر نے مجکو دیکھا اور ہزار دینار کو خرید لیا مدت سے مجکو چھپائے رکھتا ہے گھر سے نہین نکلنے
دیتا آج فرصت پاکر خدمت مین حاضر ہوا اور آرزوے دلی ظاہر کی متر صد صدور حکم کا ہون سلطان
نے غلام کو تادیب کی اور خواجہ حسن کے پاس بحراست روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ جب ہزار دینار
غلام کی خرید مین صرف کرتا ہے تو سو دینار دے کر دربان کیون نہین مقرر کرتا کہ کبھی غلام کو باہر
نہ آنے دے عند الفرصت ایک خواص نے عرض کیا کہ غلام پر نہایت تشدد ہوا کہا اگر ضائع
ہونے ہزار دینار حسن کا خیال نہوتا تو حکم قتل غلام کا صادر کرتا کیونکہ ایسے شیوہ سے طریق
خواجگی و بندگی مین خلل آتا ہے **قسم دوسری اس باب سے** اوس جماعت کے
آداب مین ہے جو مقربان دولت سلاطین ہین یعنی ارکان دولت اور خواص بارگاہ اور دربان
اور گماشتے وغیرہ ان مین سے جو شخص کسی امر سلطانی کے انصرام مین مشغول ہوا وسکو اس امر
پر لحاظ کرنا چاہیے کہ اوس کام مین سبب نیکنامی بادشاہ کا ہوا اور باعث آبادانی ملک کا اور
یہ بات ان چار امور کی رعایت سے میسر ہوگی اول رعایت جانب حق کے دوسری رعایت
جانب بادشاہ کے تیسری رعایت اپنے جانب کی چوتھی رعایت رعیت کی رعایت جانب
حق مین اداکرنا ان پانچ شرایط کا لازم ہے اول اداے شکر نعمت کا دوسرے اداے
مراسم طاعت کا تیسرے رضاے بادشاہ پر مقدم سمجھنا رضاے الہی کا چوتھے ڈرنا خداوند
تعالے سے پانچوین زیادہ تر امید کرم رکھنا جناب باری سے اور رعایت جانب بادشاہ
مین ان پچیس ۲۵ شرایط کا عمل مین لانا واجب اول اظہار اپنی عاجزی کا کرنا اور انکی اطاعت اور
فرمانبرداری کو سب کامون پر مقدم سمجھنا کیونکہ سلاطین ظل الہی ہین اور بوجہ علو ہمتی کے اپنی طاعت
کے خواہشمند رہتے ہین دوسری محنت و مشقت اوٹھانا اور ریاضت کھینچنا اور مکروہات پر
صبر کرنا کیونکہ ان کی ملازمت مین جفاکشی واجبات سے ہے اور آرام طلبی محالات سے تیسرے
ہر فکر اور اندیشہ اور قول و فعل مین مصلحت بادشاہ کی درباب دنیا اور خصوصاً عقبے مین ملحوظ
رکھنا چوتھے بطریق ملایمت و ملاطفت کے ظلم کو بادشاہ کی نظر مین قبیح اور عدل کو عزیز

کرنا کیونکہ ظلم بادشاہ پر راضی ہوجانا اپنے تئین شریک مظلمہ کرنا ہے پانچوین[۵] بادشاہ کی نیت
کو خیر کیطرف متوجہ کرنا اور وہ کرم عام بتازہ روئی وکشادہ پیشانی ہو نہ بطور جان چھٹوین[۶]
بادشاہ کے حضور مین ایسے شخص کو پیش نہ کرنا جس پر بعد آزمایش کے اطمینان کلی حاصل نہوا
ہو تاکہ بوقت امتحان اوسکی ندامت نہ اوٹھانی پڑے ساتوین[۷] جس چیز پر مشتمل لباس اور ہتھیار
اور سواری وغیرہ کے بادشاہ کی رغبت ہو اپنے واسطے نرکھنا بلکہ اپنی استدعا سے حضور مین
پیش کرنا کہ یہ عمدہ ذریعہ حاصل کرنے خصوصیت کا ہے آٹھوین[۸] بوقت مخاطب ہونے بادشاہ
کے اصغا سے کلام مین جان اور دل اور عقل وہوش اور آنکھہ کان اور سائر اعضا کو متوجہ کرنا
کیونکہ بحالت عدم توجہی سامع کی ناخشنودی مزاج سلاطین باعث مضرت سامع ہوتی ہے نوین[۹]
محفل ملوک مین سرگوشی نکرنا اور نہ اس طرز پر کسیکی بات سننا تاکہ بادشاہ کو بدگمانی نہو اور حاسدون
کو غیبت کرنے مین آسانی علاوہ بران یہ نشان غفلت اور مکر اور غرور کا ہے اور طرز ادب سے
نہایت دور دسوین[۱۰] جب بادشاہ اور کسی سے سوال کرے اوس کے جواب مین سبقت
نہ کرنا کہ یہ دلیل خفت وسبکساری کی ہے اور باعث ذلت وبے وقاری کی یعنی سبقت جواب
سے سایل پر یہ الزام آتا ہے کہ وہ نہ سمجھا کہ یہ سوال کس سے کرنا چاہیے اور مخاطب پر یہ
اعتراض کہ اوسکو استحقاق جواب دینے کا حاصل نہ تھا اور علاوہ خفت کے اگر بادشاہ کہہ
اوٹھے کہ تم سے تمہین نہین پوچھتے اسکا کچھہ جواب نہین ورنہ اس ندامت سے عہدہ برائی ممکن اور
اگر ایک جماعت سے جس مین خود بھی شامل ہو سوال کیا جاوے تو اوس کے جواب مین دم
دم تک تامل کرنا چاہیے کہ اور لوگ جواب دین کیونکہ اگر خود سبقت کرے گا تو شرکا ے جماعت
عیب چینی وخصومت کرین گے اور جب اورون سے جواب ہوجاوے گا اونکا عیب وہنر تجھپر کہل جاویگا
پھر اگر تیرا جواب بہتر ہو تو بیان کر ورنہ خاموش رہ گیارہوین[۱۱] جب تک بادشاہ نہ پوچھے کوئی بات
نہ کہنا اور جب پوچھے تو جواب مختصر دے کر چپ رہنا اور جس وقت مزاج کو بات سننے پر مایل
دیکھنا گفتگو زیادہ اور طویل کرنا بارہوین[۱۲] اگر بادشاہ کسی خبر سے آگہی نہ دے اوسکا تفحص نکرنا
یعنے اگر وہ لائق سمجھتا تو خود کہدیتا اس دریافت مین مبالغہ کرنا غضب سلطانی مین گرفتار ہونا
ہے تیرہوین[۱۳] جو تحفہ اور عطیہ بادشاہ نامزد کردے اوس کے لینے مین استغنا نہ کرنا اگرچہ
تحفہ محقر ہو کہ استغنا سے نشان ذلیل متصور ہونے عنایت کا ہے اور رد کرنا فیض الہی کا دلیل
حماقت کا چودہوین[۱۴] طریق امانت سے باہر قدم نرکھنا کہ صفت امانت ذلیل آدمی کو عزیز

گرانی ہے اور خیانت عزیز کو ذلیل ۱۵ پندرہوین جو کچھ بادشاہ سے ملے اوسپر راضی اور قانع
ہونا زیادہ طلبی اور حرص سے درگزرنا کہ حرمان لازمہ حرص کا ہی اور قناعت سبب حصول دولت
کا ۱۶ سولھوین حاضر و غائب مزاج بادشاہ کا رہنا اور اگر کسی سے کلمہ خلاف ادب سماعت ہوا وسکو
اول ملامت و نصیحت کرنا نمانے تو سختی امتناع مین پیش آنا اور بالآخر اوسکی صحبت چھوڑ دینا اور
ہمکلام نہونا ۱۷ سترہوین جو کام اپنے سپرد ہے اوس مین مشق بہم پونہچانا اور اوس کے انصرام
سے غافل نہونا اور حاضر باشی کی عادت کرنا تا کہ بوقت طلب بادشاہ کے غیر حاضری ثابت نہو
اور بہی ایسی حاضری ہر وقت سے جو باعث ملالت خاطر بادشاہ ہو اجتناب کرنا ۱۸ اٹھارہوین
بادشاہ کی رضامندی اور محبت اور اپنی بسیاری محنت و خدمت پر اعتماد نکرنا کیونکہ غرور جاہ و حشمت
و خدمت کو بھلا دیتا ہے اور رضامندی و محبت کو ایک دم مین کالعدم بلکہ مناسب یہ ہے
کہ کبھی اپنے کسی حق یا سابقہ خدمت کا بھی اظہار نہ کر کر اپنے تئین ہمیشہ مثل ملازم جدید تصور کرنا اور حقوق
سابق کو فرمانبرداری اور خدمتگزاری حال سے تازہ رکھنا اور کاہلی اور سستی کو کسی کام مین
دخل ندینا کہ سلاطین ایسے حق کو جسکا آخر اول سے مطابقت نہین رکھتا بھول جاتے ہین اور
اپنے تئین سزاوار مخدومی سمجھ کر بار ممنونی نہین اوٹھاتے ۱۹ اونیسوین نہایت موقع وقت دیکھکر
عرض حاجت کرنا وہ بھی اس مقدار پر کہ نشان ملال کا بادشاہ کے چہرے پر ظاہر نہو اور اثر رنج کا
طبیعت پر آشکار ۲۰ بیسوین اگر اس شخص کو بادشاہ عزیز رکھے تو اوس گروہ پر جو بادشاہ کے نزدیک
معتمد یا قدیم الخدمت ہین پیش قدمی نکرنا کہ یہ دلیل کم عقلی کی ہے شاید بادشاہ کو اون لوگون سے
الفت ہو یا اونکا حق خدمت ضائع کرنا منظور نہو اور وہ لوگ اسکے دفع کرنے مین متوجہ ہون اور
بادشاہ اونکی جانب اختیار کرے تو یہ شخص مغلوب ہوگا اور بجز شرمندگی کے اور کچھ نتیجہ نہ پاوے گا
۲۱ اکیسوین بادشاہ کے ظلم سے رنج نکرنا اور اوسکی سختیون کا بدل متحمل ہونا بلکہ یہ حالت وقوع بدبختی
کی ہے اوسکا رنج دل پر نہ لاکر طریق دعاگوئی کو مرعی رکھنا ۲۲ بائیسوین اگر بادشاہ قہر کرے تو کسی سے
شکایت نکرنا اور نہ دل مین کینے کو جگہ دینا بلکہ وجہ گناہ کی اپنے ذمے قائم کر کر اتحاد و فرمانبرداری
مین ایسی کوشش کرنا جس سے ظہور دفع غضب سلطانی کا ہو اور وقوع عنایت و مہربانی کا
۲۳ تئیسوین اگر نزدیک بادشاہ کے کوئی شخص متہم یا مغضوب ہو تو جب تک غضب سلطانی ساکن
نہو اوس شخص کی تعریف یا اوسکے ساتھ ہمنشینی اور اختلاط نکرنا اور بعد فرو ہونے غصہ اور ظہور
امید عاطفت کے اوس شخص کو عذرخواہی کر کر رضامند کر لینا ۲۴ چوبیسوین جہان تک ممکن ہو بادشاہ

کی رضامند کرنے مین کوشش کرنا اور یہ ان چار چیزسے حاصل ہوگی اول جو کچھ بادشاہ کہے
اوسکی تصدیق کرنا دوسرے اوسکی راے وتدبیر پر تعریف کرنا تیسرے اوسکی خوبیون اور
بزرگیون کا اظہار کرنا چوتھے اوسکے عیوب کو چھپانا پانچوین بادشاہ کے بھیدون کے چھپانے
مین کمال مبالغہ کرنا کہ یہ اصل جمیع شرائط اور آداب کے ہے اور اسمین احتیاط کا طریقہ یہ ہے
کہ احوال ظاہری بادشاہ کو جسپر سب ملازم مطلع ہین حتی الامکان اپنی زبان پر نہ لانا اور یہان
تک ضبط کرنا کہ کتمان اسرار کی عادت اور شہرت ہوجاے جب بادشاہ اس طریقے پر آگاہ ہوگا
تو بحالت فاش ہونے راز کے یہ شخص متہم نہوگا اور چونکہ راز مخفی بدون افشا کرنے کے حالات
ودلایل سے بفراست معلوم ومفہوم ہوجاتے ہین اور ایسی حالت مین بادشاہ کو حجابہ محرمان اسرار
پر بدگمانی ہوتی ہے لہذا وہ شہرت کتمان اسرار کے باعث محفوظی اسکی بدگمانی سے ہوگی اور
جو شخص بھید نہ چھپاوے گا جان کا خطرہ اوٹھاوے گا **نصیحت** ہرچند قتل انسان گناہ عظیم ہے
مگر تین قسم کے آدمیون کا واجب ہے ایک جابر جو خرابی ملک کی چاہے دوسرا اعمال جو مال
مالک کا چراوے تیسرا خاین جو افشاے راز کرے **مقولہ** نوشیروان سے کسی نے عرض
کیا فلان کس تیرا بھید کھولتا ہے کہا جلد اوسکو زیر خاک کرو تاکہ بھید پوشیدہ رہے **اور جو**
رعایت اپنی جانب رکھنی چاہیے اوس مین سات شرط ہین اول جس جگہ سے لینا
واجب نہین کچھ نہ لے اور جہان دینا ضرور نہین کچھ نذر سے کہ دنیا مین بدنام ہو اور عاقبت مین
شرمسار دوسرے جہان تک ممکن ہو بدی کو دور کرے اور سب کے ساتھ نیکی تیسرے ہمت بلند
رہے کہ اعتبار ہر شخص کا بمقدار ہمت اوسکے ہے اور ظاہر ہے کہ مرد عالی ہمت اپنے نفس
نفیس کو بطمع مال دنیا کہ نہایت خسیس ہے خوار نہین کرتا اور اندک فائدے پر عزت کو ضائع
چوتھے اپنے پر یا خلق پر سختی نکرے یہ عجب بدبختی ہے کہ ایک مخلوق کی رضا کے واسطے
اپنے اوپر خدا کا غضب اوٹھانا اور بادشاہ کی فراغت کی غرض سے بے تعداد مظلمہ اپنی
گردن پر لینا اور اپنے نفس کو دوزخ کی آگ مین ڈالنا پانچوین اپنے اختیار کی قدر جانے
اور اقتدار کا مرتبہ پہچانے اور ایسا کام کرے کہ مرجانے یا معزول ہوجانے سے پہلے
ذکر خیر اور اثر نیک اوس سے یادگار رہے چھٹوین اختیار اور جاہ پر غرور اور عزت وحرمت
پر تکیہ نکرے کہ یہ سب ناپایدار ہین ساتوین حد امکان تک خاص وعام سے نیکی کرے کہ یہی فائدہ
تقرب ملوک اور اختیار درگاہ سلاطین کا ہے اور واضح ہو جو شخص کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے

وہ گویا اپنے نفس کے ساتھ کرتا ہے کیونکہ خاصیت احسان کی احسان کرنے والے کے
نفس کیطرف رجوع کرتی ہے اور نتیجہ بدی کا بدی کرنے والے کی طرف عود کرتا ہے
اب رعایت جانب رعیت کا بیان ہوتا ہے کہ یہ اہم مہمات سلطنت
سے ہے اور اوس مین دو شرط ہین اول بادشاہ کو چاہیے کہ ان کے حال کی محافظت مین
نہایت اہتمام رکھے اور ایسی مدد کرے کہ رعایا اپنے کام سے باز نہ رہین اور اپنی جگہ نہ چھوڑین
دوسرے ظالمون کے ظلم اور شر سے انکو بچاتا رہے کہ رعیت مانند بکریون کے ہین اور
اہل اختیار مثل چرواہے کے اور بادشاہ بجاے مالک بکریون کے پس جس طرح چرواہا
حفاظت بکریون کی مضرات سے کرکے مالک کو منتفع کرتا ہے اسی طرح ارکان دولت کو چاہیے
کہ حفاظت رعایا کی ظلم و نقصان سے کرکے بادشاہ کو اون کے نفع سے متمتع کرتے رہین
اور ان کے حالات سے مطلع **اب جیساکہ** چند کلمہ آداب ارکان دولت کے بیان
ہوے دو تین نکتے آداب امرا و وزرا اور اہل قلم اور ندما کے تحریر ہوتے ہین **اول فرقہ**
امرا کا حال مرقوم ہوتا ہے انکو چاہیے کہ **بارہ** قاعدے جاری رکھین اول فرمانبرداری
خالق کی اس مقدار پر کرین جیسے اپنی فرمانبرداری رعیت سے چاہتے ہین دوسرے حق
ولی نعمت کو نگاہ رکھین بلکہ اگر اوس سے مضرت بھی پہونچے اوسکو مقابلے اون پہلے فائدون
کے جو حاصل کر چکے ہین محو و ناچیز کردین تب سمجھا جاےگا کہ حق نعمت بجا لایا گیا **تمثیل** ایک آقا اپنے
غلام کو ساتھ لیکر ککڑیون کے کھیت پر گیا ایک ککڑی درخت سے توڑکر غلام کو دی غلام چاقو سے
چھیل کر بخوشی تمام تر کھانے لگا آقا کا بھی جی چاہا اور اوس مین سے ایک ٹکڑا مانگ لیا جب ذائقہ
چکھا تو نہایت تلخ پایا کہا اے غلام ایسے تلخ کو کیونکر کھاتا تھا کہا مین نے تمہارے ہاتھ سے
بہت سے لقمے چرب و شیرین کھائے ہین شرم آئی کہ اس ایک لقمہ تلخ پر جواب تمہارے
ہاتھ سے حاصل ہوا ناشکر ہون آقا کو یہ بات پسند آئی اور بجلدوے شکر نعمت خدمت
سے آزاد کیا اور بہت کچھ انعام دیا تیسرے مالک کے مال پر طمع نکرین بلکہ اپنی کوشش
سے بہم پہنچا وین کیونکہ مال محبوب قلوب ہے اور دوسرے کے محبوب مین طمع کرنے
سے عداوت پیدا ہوجاتی ہے حکما نے کہا ہے کہ سلاطین سے اسباب منافع طلب
کرنا چاہیے نہ نفس منافع یعنی مال کا طالب ہونا نچاہیے بلکہ خدمت کا جو سبب حصول
دولت و مال کا بالضرورت سوال ہے کیا ہو چوتھی غرض جمع کرنے اسباب مال و جاہ سے بہت

بادشاہ اور آراستگی بارگاہ کی ہو نہ شان وشوکت اپنے نفس کی کہ یہ طرز ادب اور حق شناسی
کا ہے اور باعث بقاے اسباب کا پانچوین از قسم مکان وپوشاک وسواری ودیگر اسباب
معاشرت جس وضع وطرز کا خاص استعمال ملوک مین آتا ہو اوس طرز کا اپنے استعمال مین نہ لاوین
اور پرہیز کرین کہ کسی قسم کی مشابہت ساتھہ بادشاہ کے ظاہر ہو کیونکہ یہ باتین گستاخی اور ترک ادب
پر خیال کی جاتی ہین اور پھر یہ شخص سخت مقہور ہوتا ہے چھٹوین جو کام کہ بادشاہ کرے اوس مین
بادشاہ کی مدح اور کام کی تعریف کرنا چاہیے بقول سعدی اگر بادشاہ دن کو رات بتا دے تو
جواب مین بجا کہکر عرض کیا جاے کہ ستارے اور چاند بھی نمودار ہین اور چونکہ ہر کام دو حال سے
خالی نہین بھلا یا برا پس ہر کام کی بھلائی کا حوالہ بادشاہ پر کرین اور اگر برا ہے تو بتدبیر شایستہ
برائی اوسکی ذہن نشین بادشاہ کر کر تدارک اوسکا کرالین ساتوین اگر راے سلطان کو مخالف یا
اوسکی کسی بات کو خلاف طبع اپنے پاوین تو لازم ہے کہ اوسکی متابعت وموافقت کرین نہ طلب
موافقت اپنی راے کی سلطان سے کیونکہ وہ مالک ہے اور یہ چاکر آٹھوین اپنے مرتبے
اور تقرب پر مغرور نہون اور بوجہ اعزاز واکرام بادشاہی کے اپنی حد سے قدم نہ بڑھاوین اگر
انکو بادشاہ بھائی قرار دے یہ اوسکو خداوند سمجھین اور جو وہ فرزند گردانے یہ اپنے کو نوکر مانے
اور جسقدر بادشاہ تعظیم مین مبالغہ کرے یہ خدمتگاری اور تواضع مین اور کسی صاحب اختیار و
اقتدار کو کوئی حکم مشابہ بادشاہ کے صادر نکرنا چاہیے کہ بیشک ناگوار طبع بادشاہ کا ہوگا اور اگر
وہ فوراً ظاہر نکرے گا تو بھی کینہ دل مین رکھے گا **تمثیل** برادر سلطان محمود غزنوی نے اپنے غلام کو
تازیانے کی سزا کی غلام بادشاہ پاس مستغاثی ہوا حکم دیا کہ نوبت نقارہ ماہی مراتب اور سب سامان
جلوس کا مع دیگر اسباب سلطنت اوس بھائی کے دروازے پر لے گئے جب بھائی نے یہ
حال دیکھا بادشاہ کے پاس دوڑا آیا اور مستفسر اپنی خطا کا ہوا فرمایا اگر بادشاہی حق میرا ہے تو
تجکو کسی کے مارنے باندہنے سے کیا کام چاہیے تھا کہ اپنا حال مجھسے عرض کرتا مین تحقیق حال
کر کے حکم مناسب صادر کرتا کہ خدا نے اپنے بندون کو میرے سپرد کیا ہے اور مین اوسکا
جوابدہ ہون نہ تو آخرکار بشفاعت بسیار یہ گناہ عفو کیا گیا نوین چاہیے کہ امیران فوج ہمیشہ
بادشاہ کو آراستگی لشکر پر متوجہ اور جنگ وجدال پر آمادہ رکہین کیونکہ دنیا حادثے کی جگہ ہے
اور کوئی نہین جانتا کہ کونسا فتنہ کس وقت پیدا ہو اور کس طرف سے کوئی حادثہ ظاہر اگر بادشاہ
مال جمع کرنے مین مشغول ہو اور آدمیوں کو فراہم نکرے تو بوقت ضرورت عاجز رہے گا کیونکہ

آدمیون سے جمع ہونا مال کا اور تسخیر مملکت کی باسانی ہو سکتی ہے **تمثیل** کسی بادشاہ نے
ایک امیر سے مشورت کی اگر مال جمع کرتا ہون لشکر متفرق ہوتا ہے اور جو لشکر کی تربیت کرتا ہون
مال نہین رہتا امیر نے کہا مال جمع کیجیے کہ بوقت ضرورت لشکر پریشان بصرف مال فراہم ہو سکتا
ہے اسیر بادشاہ نے دلیل طلب کی امیر نے ایک طشت مین شہد منگوا کر ایک مکان خالی مین
رکھوا دیا فوراً مکھیان جمع ہوگئین بادشاہ نے اس دلیل کو پسند کیا اوس وقت دوسری امیر
نے جو حاضر تھا عرض کیا میری راے مین تربیت لشکر مقدم ہے احتمال ہے کہ وقت
خواہش کے جمع ہون یا نہون بادشاہ نے اس سے بھی دلیل چاہی جواب دیا آج رات کو عرض
کرون گا جب رات ہوئی امیر نے وہی طشت شہد بھرا ہوا اوسے خالی مکان مین رکھوا دیا
دیر تک رکھا رہا اور ایک بھی مکھی نہ آئی دسوین بغرض نظام مملکت مقرر کرنا ہرکارہ اور مخبرون کا ضرور ہے
تاکہ ہر طرف کی خبر پہونچتی رہے اور جس طرف سے فتنہ اوٹھے اوس کے تدارک مین کوشش
کی جاسے **تمثیل** ایک بادشاہ کا وزیر تین روز تک حاضر نہ ہوا جب چوتھے دن دربار مین آیا
بادشاہ نے سبب غیر حاضری کا پوچھا کہا پرسون ہمارا ہرکارہ ملک ختا سے آیا اور بیان کیا کہ
خان ختا نے اپنے سرداران فوج سے کچھ مشورہ کیا ہے مین تین دن سے اندیشہ مین تھا
کہ کیا کہا ہوگا اور لشکر کدھر بھیجے گا اور واسطے تعرض اوسکے اگر واقع ہو کیا تدبیرات لازم ہین
آج دوسرا ہرکارہ آیا معلوم ہوا کہ اوسنے لشکر کو کسی اپنے ہی حدود ملک مین بھیجا ہے مین نے
خاطر جمع کی اور ملازمت مین حاضر ہوا گیارہوین مظلوم اور دادخواہ اور فقرا کو بادشاہ کے دربار
مین بوساطت اپنے حاضر کرنا چاہیے تاکہ اپنا درد دل عرض کر کے اپنی داد و مراد کو پہونچین
جس امیر کے خوف سے رعایا حاکم تک نہین پہونچتی وہ بعینہ مانند اوس نہنگ کے ہے جو
چشمہ صافی مین پڑا ہوا ہے اور پیاسے بخوف اوس کے پانی تک نہین آسکتے بارہوین
زیر دستون کے ساتھ ایسا برتاو کرنا چاہیے جو زبردستون سے اپنے ساتھ مطلوب ہے
اب **آداب وزرا** کا حال رقم ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر جملہ ارکان دولت سے چاہیے
کیونکہ وزارت سے زیادہ کوئی کام سخت نہین بیشتر ملازمان سلطنت اسکے حاسد ہوتے ہین
اور بخصوص کسان مساوی المرتبت ہمیشہ متر صد رہتے ہین کہ اسکو ایسے دام بلا مین پھنسا دین
جس سے کبھی رہائی نہو پس وزرا کو راستی اور کم طمعی سے بہتر کوئی تدبیر اپنی بچاو کی نہین ہے
چاہیے کہ آداب اور شرط وزارت کے بجا لانے مین کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑین تاکہ دنیا

حرف گیری نہو سکے کیا اچھی مثل ہے پاک رہ بیباک رہ منقولہ بزرجمہر سے پوچھا لائق وزارت
کون ہے کہا جو چار اور تین اور دو اور ایک ہو کہا مفصل بیان کرو کہا اون چارون مین ایک
ہوشیاری ہے جس سے ہر کام کے انجام کو خیال کرے دوسرے بیداری جس سے
اپنے تئین وقت سے پہلے مہلکہ مین نہ ڈالے تیسرے دلیری جس سے کارہاے عظیم
درست کرے چوتھے جوانمردی جس سے بتصور خطرات انصرام امور سے باز نہ رہے اور
تین سے اول یہ کہ جب کسی خدمتگزار سے اچھا کام دیکھے جلد اوسکو عوض دے اور اوسکی
دلنوازی کرے دوسرے جماعت سرکشون کا تدارک کرے تیسرے تحمل حوادث روزگار
پر آمادہ رہے اور وہ دو یہ ہین کہ رعایت جانب بادشاہ کی کرتا رہے اور رعیت کی طرف
سے غافل نہو اور ایک یہ ہے کہ کسی کام مین خدا کو نہ بھولے اب آداب وزارت
سے یہ اونیس ۱۹ نکتے بیان ہوتے ہین اول رعایت طرف حق کے
اور یہ سب پر مقدم ہے کیونکہ جو شخص جانب حق کو خیال کرے گا وہ اپنے حال پر نظر رکھکر
اعمال ناشایستہ سے محترز رہے گا اور افعال نابایستہ سے مجتنب دوسرے بادشاہ اور
سپاہ اور رعیت مین حد مساوات کی قائم رکھے اور ان مین سے کسی فریق کی جانب میل
نہ کرے تا کہ ظلم واقع نہو اور یہ عمل وزارت مین بہت مشکل اور نازک ہے تیسرے جس کام کو شروع
کرے اوسکے انجام کو سوچ لے تا کہ آخر مین پشیمانی نہو اور اگر مصلحت دیکھے تو آغاز کرے ورنہ
چھوڑ دے چوتھے قواعد نیک و پسندیدہ مقرر کرے اور رسوم نامطبوع کو دفع تا کہ اجر نیک اس
عمل کا پاوے اور بہی مستحق عملہاے نیک خلایق کا ہو اور گناہ تقرر رسوم بد اور بہی شرکت
اعمال قبیح خلایق سے محفوظ رہے پانچوین امور کلی مین کفایت کرے کہ اس کفایت کرنے
کے بہت فائدے ہین اور اچھے اچھے نتیجے چھٹوین اگر بادشاہ ایسی راے دے جسمین
کوئی مصلحت مالی و ملکی نہ پائی جاے اوسپر راضی نہو الا مجمع مین اوسکی تعریف ظاہر کرے
نہ عیب کیونکہ راے بادشاہ کی مانند اوس سیل آب کے ہوتی ہے جو پہاڑ سے اوترتا ہے
اور جسکی آمد کو یکبارگی دوسرے جانب پھیر دینا ممکن نہین الا بتدریج بذریعہ تدابیر شایستہ
اور اسی طرح جو راے فاسد اور خلاف مصلحت ہو خلوت مین باظہار نظائر و حکایات امثال
وغیرہ اوسکے مضرات کو خاطر نشان کرے اور بسبیل عجز و نیاز راے مستحسن پر آمادہ کرے کہ سلاطین
بدرشتی و سختی تبدیل راے نہین کرتے ساتوین اپنے منصب و تقرب ملک اور ذی اختیاری

پر مغرور نہو کہ مزاج بادشاہون کا حکم پانی اور آگ کا رکھتا ہے اور لایق اعتماد نہین ہوتا اور یقین جانے
کہ ہر منصب کو معزولی لازم ہے اور ہر دولت کو زوال مقولہ ایک وزیر سے پوچھا تو کیون اپنی جگہ
کو گھر نہین بنواتا کہا میرے دو گھر موجود ہین ایک کچہری بادشاہ کی جب تک کہ کام پر مامور ہون
دوسرا جیلخانہ جب کہ معزول کیا جاون آٹھوین جب تک ہوسکے احسان کرے اور جب تک
کام چلتا رہے سلوک کے قاعدون کو نہ چھوڑے کہ خدمت ہمیشہ نہین رہتی اور بدون خدمت
کے سلوک نہین ہوسکتا نوین حاجت روائی آرزومندون و امیدواران مین نہایت کوشش
کرے اور آدمیون کے کام بنانے مین از صد پیروی عمل مین لاوے کہ خدا کی مدد سے اوس کے
سب کام درست ہون دسوین بادشاہ کی طبیعت کو ہمیشہ نیکی پر مصروف و متوجہ رکھے اور فقرا
اور محتاجون کو فیض خیرات سے محروم نہ کرے تمثیل ایک وزیر خیرات کثیر کرتا اور جاگیر بہت دیتا
بادشاہ نے فرمان نویس کو حکم دیا کہ آیندہ سے کسی کو فرمان جاگیر کا مت لکھ ورنہ تیرے
ہاتھ قلم کیے جاوینگے دوسرے روز وزیر نے ایک سایل کو حکم عطاے جاگیر صادر کیا فرمان نویس
نے اوسکی تحریر مین تامل کیا وزیر نے کہا عجب ہے تو ہاتھ کٹنے سے ڈرتا ہے اور اپنی جان
کا خوف نہین کرتا کہ عدم تعمیل حکم مین ابھی پھانسی دیدونگا یہ خبر بادشاہ کو پونہچی وزیر سے پوچھا
فرمان نویس کو کیون سزا دیتا تھا کہا مین چاہتا تھا کہ اقبال شاہی کو واسطے دوام کے استحکام
دون فرمان نویس نہ چاہتا تھا لہذا لایق سزا سمجھا گیا بادشاہ اس جواب پر خوش ہوا اور مرتبہ وزیر
کا بلند کیا گیارہوین قدر عمل یعنے خدمت متعلقہ کی جانے اور اوس سے فائدہ اوٹھاوے
اور کارسازی خلایق اور دوست نوازی مین کوشش کرے اور کسی کو آزار و ایذا نہ پونہچاوے
ورنہ جب کبھی وہ خدمت جاتی رہیگی حسرت کریگا اور پچھتاویگا تمثیل ایک بزرگ
بعد معزولی روتا تھا اور نہایت افسوس کرتا تھا ہمنشینون نے کہا تجھے دانشمند سے اسقدر رنج
کا ظاہر ہونا بعید ہے کیونکہ عزل لازمہ عمل ہے جواب دیا مین اضطراب معزولی سے نہین کرتا تاسف
یہ ہے کہ زمان عمل جسکے ساتھ اندک نیکی کی بھی اوس سے زیادہ کیون نہ کی اور جسکے ساتھ
بدی صادر ہوئی عوض اوسکے نیکی سے کیون نہ کی بارہوین رجوع خلق اور آدمیون کی حاضر باشی
اور آنے جانے سے تنگ نہو اور بوقت ملاقات کے اون سے ترش رو نہو کہ یہ لوگ ملازم اختیار
کے ہین جو شخص ذی اختیار ہوتا ہے آدمیون کو اوسکی خدمت سے گریز نہوتا اور جب اختیار
نہین رہتا کوئی پاس بھی نہین پھٹکتا تیرہوین دوست خالص بہم پونہچاوے کہ سب نعمتون

سے احباب یکدل و محبت بہتر ہوتے ہین مثل مشہور ہے دوست مخلص زر خالص سے بہتر ہے چودھوین ہمیشہ مستفسر حالات عاملون کا رہکر اون کے ظلم و خیانت سے غافل نرہے اور ظالمان آزار دہندہ کو خلایق پر متسلط نکرے اور اگر کسی کا ظلم ظاہر ہوجاے تو بنظر عبرت درو ان کے بلا تامل و توقف تدارک کافی عمل مین لاوے پندرہوین عاملون سے رشوت نہ لے کہ جب تک وہ خود مرتشی نہون گے اور کو نہ دے سکین گے پس وزیر کا طالب رشوت ہونا عمال کو اجازت رشوت ستانی دینا ہے اور رشوت کا لینا دینا دونون جرم ہین علاوہ برین مرتشی ہمیشہ مغلوب راشی کا رہتا ہے اور مغلوبی شان وزارت نہین سولہوین جب کسی حاسد یا مفسد کے مکر یا کسی دشمن کے کینے اور سخن چینی پہ مطلع ہو تو بے خوف و خطر ہونا اپنا ظاہر کرے اور بادشاہ کے سامنے مذکور اپنی ناراضی یا عداوت یا کینہ کا زبان پر نہ لاوے کہ اون کے کلام کو استحکام ہوگا اور جب موقع سوال جواب یا لڑائی جھگڑے کا آوے اوس کے جواب مین خفت و سبکساری نکرے اور حلم و وقار کو ہاتھ سے نہ دے کر جواب دے کہ ہمیشہ غلبہ حلم کی جانب رہتا ہے سترہوین اپنے تئین بادشاہ کی نگاہ مین ایسا ظاہر کرے کہ گویا بادشاہ کے ادنیٰ اشارے مین تمامی مال و اسباب اپنا خرچ کر دے گا تاکہ بادشاہ اوسکو اپنی ملکیت و تصرف مین سمجھے اور مال اوسکا طمع سلطانی سے محفوظ رہے اٹھارہوین جس کسی کو خدمت پر مامور کرنا منظور ہو پہلے خوب فکر و تامل کر لے اور جب تک متواتر آزمایش نہ لے اوس پر اعتماد نکرے کہ انجام کار پشیمانی حاصل ہو انیسوین جس کام کا آغاز آسان ہو اور انجام کار عہدہ برآئی دشوار اوسکو شروع نکرے **اب ارباب قلم کا مذکور کرتے ہین** اول دبیر یعنی منشی انکا تعلق خاص بادشاہ سے رہتا ہے اور دیوان انشا اسنے متعلق ہے چاہیے کہ یہ لوگ امانت دار و معتمد ہون اور خوش طبع اور تیز فہم اور اصطلاحون اور اشارون سے باخبر **مقولہ** حکیم ارسطو سے پوچھا حاجب یعنی نیزہ بردار بادشاہی بہتر ہین یا کاتب کہا حاجب جزو ہے اور کاتب کل جو اگر منشی تیز فہم ہوا ور ذہن رسا رکھتا ہو انصرام امور بہ کفایت و آسانی ہو سکے گا۔
تمثیل شاہ ایران کی عادت تھی کہ لڑائی مین ایک پلٹن کو سیاہ پوشاک پہنا کر آگے بھیجتا اور جب جنگ سخت واقع ہوتی وہ سیاہ دار آگے بڑھتی اور فتح کر لیتی ایک مرتبہ شاہ توران پچاس ہزار مرد جنگی سے ایران پر چڑھ آیا جب دونون لشکر مقابل ہوے شاہ ایران دشمن کے لشکر کا حال دیکھنے کو ایک بلند ٹیلے پر چڑھ گیا جب کثرت لشکر کی دیکھی چاہا کہ اوس روز جنگ

نہ کرے منشی کو ایک کاغذ پر لکھا سپاہداروں سے کہو پیچھے ہٹ آوین منشی مرد عاقل تھا جانا کہ اگر
لشکر پیچھے ہٹیگا دشمن کو قوت حاصل ہوگی اور غالبًا فتح اوسیوقت قلم اوٹھایا اور ایک نقطہ
لفظ سپاہ دار کے نیچے بڑھایا کہ سپاہدار ہوگیا جب سپاہداران لشکر کے پاس جو افسران
فوج تھے یہ تحریر پہونچی تصور کیا کہ اور سپاہ مدد کو آئی اوس اعتماد پر لشکر کو آگے بڑھایا اور آپ
نہ پیچھے کھڑے ہوے اور ایکبارگی حملہ کر دیا دشمن کے لشکر پر اس جرات سے خوف غالب ہوا ایسا
سخت بھاگ گئے کہ کسی نے پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا اور سپاہداروں کی مدد کی حاجت واقع نہوئی پھر
منشی نے بادشاہ پر صورتحال ظاہر کیا بادشاہ نے آفرین کی اور بہت کچھ انعام دیا اور فرمایا منشی
ایسا چاہیے جو ایک نقطے مین پچاس ہزار سوار کو شکست دے **دوسرے عملدار** ہین انکا
تعلق وزیرون سے رہتا ہے عامل چاہیے کہ نیک ذات اور خوش خو ہو اور حرص و طمع سے
محفوظ ہو نوشیروان کا قول ہے کہ دست بستہ ہو اور بھی دست کشادہ یعنی نیکی کرنے پر ہاتھ کھولے
اور خیانت سے بند رکھے رسم بد کا اجرا نکرے اور قوانین ناموجبہ مصاحب سے بادشاہ کی
بدنامی ہو اور خود مطعون خلائق **تمثیل** کسی وزیر نے ایک عامل کو پرگنے پر بھیجا عامل نے لکھا اگر
فلان کار اجرا کرون تو زر کثیر حاصل ہو وزیر نے جواب لکھا کہ ظالمون کا بازار ہمارے سامنے
کاسد ہے انکی زبان گنگ ہوتی ہین اور ہاتھ نہایت کوتاہ تو عامل چندروزہ ہی ایسا نہ کر کہ
ہماری بدنامی ہو اور تجھپر لعنت و خواری **نکتہ** عامل کو رعایا کی رضامندی درکار ہے نہ رضائے
شاہ و وزیر کی کیونکہ جسکی ہزار خلق دشمن ہوگی کبھی سلامت نہ رہ سکیگا **آداب ندما** واضح ہے
کہ ندیم مصاحب ملوک ہین انکو رعایت قواعد ادب و حرمت مین نہایت کوشش کرنی چاہیے
اون پر اول لازم ہے کہ جو امر مرغوب و مکروہ مزاج سلطان ہو اوسکو پہچانے اور مقبول کو اختیار
کرین گو اوسکے نفس کو ناپسند ہو دوسرے ندیم کو اس بات کا اختیار کرلینا واجب ہے کہ خدا
کی بندگی اور خدمت مخلوق مین اپنے ترک حظ نفس سے کوئی چیز فایدہ مند نہین پس جو معاملا اسکے
اور بادشاہ کے درمیان واقع ہو اوس مین اپنا فائدہ نہ اوٹھاوے اور فائدہ بادشاہ کا کرتا رہے
اسطرح سے اول ثمرہ خیر کا حاصل ہوگا اور پھر اسکا بھی فائدہ اور اگر اول ہی سے اپنے فائدہ اوٹھانے
مین مشغول ہوگا ذلت اور نقصان اوٹھاویگا تیسرے یہ لوگ بوجہ انبساط خاطر سلطان کے
بیشتر گستاخ ہوتے ہین چاہیے کہ کسی وجہ سے کسی کام مین عیب گیری نہ کرین گو وہ حق بجانب
ہو جو سکتے اگر کوئی برائی بادشاہ سے ظاہر ہو جاوے اوسکو زبان پر نہ لاوین اگر سہوًا زبان سے

نکل جاوے تو ہرچند بادشاہ کو اطلاع ہوگئی ہو مگر خود اقرار نہ کرین کہ انکار و اقرار مین بہت بڑا فرق
ہے پانچوین اگر درمیان اسکے اور بادشاہ کے کوئی ایسا حال قبیح واقع ہو کہ دونون سے ایک پر
عاید ہوسکتا ہو تو اوسکو اپنے ساتھ منسوب کر کر برئیت بادشاہ کی ظاہر کرے پھر تدبیرات لطایف الحیل
سے اوس قباحت کو اپنے ذمے سے رفع کرے چھٹوین آنکھ اور کان اور دل و زبان کو متوجہ فرمان
شاہ رکھے کہ یہ امر باعث سلامتی جان و مال کا ہے **تمثیل** ایک مرد بزرگ کسی بادشاہ کی خدمت
مین پونہچا دیکھا ایک دختر پنجسالہ بادشاہ کے سامنے تخت پر بیٹھی ہے بادشاہ نے فرمایا یہ میری
پوتی ہے اسکے سر پر بوسہ دے بزرگ نے اندیشہ کیا اگر تعمیل حکم نہین کرتا معتوب ہوتا ہون
اگر کرتا ہون شاید غیرت بادشاہی منتج مضرت میری ہو آخرکار اپنی آستین سر دختر پر رکھکر اوٹھالی
اور آستین کو بوسہ دیا بادشاہ نے اس طریق ادب سے نہایت خوش ہوکر دس ہزار روپیہ عنایت
کیے اور فرمایا اگر خلاف اس کے عامل ہوتا تو اپنی حیات سے ہاتھ دھوتا +

باب ۴۱ اکتالیسوان نصایح و پند اور خاتمہ کتاب مین

افلاطون کہتا ہے اپنے معبود کو پہچان اور اوسکا حق جان ہمیشہ اپنی ہمت کو سیکھنے
اور سکھانے پر مصروف رکھ اور طلب علم کو مقدم سمجھ اہل علم کا امتحان قلت و کثرت علم پر مت کر بلکہ شر و فساد
کے نہ پہنچنے سے اوسکے حال کا اعتبار کر خداے تعالے سے وہ چیز مت چاہ کہ جسکے نفع مین زوال
شامل ہو اور ایسی نعمت اوس سے مانگ جو کبھی زایل نہو ہمیشہ ہشیار رہ کہ شر و فساد اوٹھنے کی
بہت سبب ہین اونکو ناشایستہ کی آرزو مت کر انتقام خداے تعالے کا بندے سے بطریق
غضب و غصہ کے نسمجھ بلکہ بطور تادیب و تہذیب کے اچھی زندگانی کی آرزو مت کر جب تک کہ
اچھی موت اوسکے شامل نہووے موت و زندگی وہی اچھی ہین جو تحصیل حسنات کے ذریعہ ہون
آسایش اور خواب پر رغبت مت کر جب تک تین چیزین اپنے نفس سے محاسبہ نکر چکا ہو اول
سوچ کہ اوس دن مین کوئی خطا تجھسے سرزد ہوئی یا نہین دوسرے تامل کر کہ کسی کام کو اپنی
کوتاہی سے ترک کیا ہے یا نہین تیسرے اندیشہ کر کہ اوسدن کوئی بھلائی حاصل کی یا نہین
[11] یاد کر کہ تو اصل مین کیا تھا اور بعد مرنے کے کیا ہوگا [12] کسیکو ایذا مت پونہچا کہ دنیا کے کام تغیر و زوال
مین ہین [13] اوسکو بدبخت جان جو عاقبت کی یاد نکرے اور گناہ سے باز نہ آوے [14] جو چیز تیری
نہین اوسپر غرور مت کر [15] گذشتون کو نیکی پونہچانے مین سوال کا منتظر مت رہ [16] اوسکو دانا مت گن
جو دنیا کی راحت سے شادان ہو یا اوس کے رنج سے نالان [17] ہمیشہ موت کو یاد رکھ اور مردان

سے عبرت حاصل کر آدمی کی سفاہت بہت سے بیہودہ گوئی اور بدون پوچھے جواب دینے یا
کہنے سے جان جو شخص کسیکی بدی کو خیال کرے جان کہ خود اوسکے نفس نے بدی اختیار کی
بار بار سوچ کر کہہ تب اوسے کر شب کا دوست رہ جلد جلد غصہ مت ہو سیادا تیری عادت پڑجاے
جو آج تیرا محتاج ہوا اوسکی حاجت روائی کلمہ پر منحصر نرکہہ نہ معلوم کلمہ کیا ہو جو کوئی کسی بلا مین گرفتار
ہوا اوسکی مدد کر مگر اوسکی مدد نہ کر جو اپنی بداعمالی مین ماخوذ ہو جب تک بیان متخاصمین کا نہ سمجہہ لے حکم
دینے مین جلدی مت کر صرف علم ہی پڑہہ کر حکیم مت بن بلکہ علم و عمل کے ساتھہ حکیم ہو کیونکہ حکمت قولی
اس جہان مین رہتی ہے اور حکمت عملی اوس جہان تک پہونچتی ہے اور وہان باقی رہتی ہے اگر نکو کاری
مین رنج اوٹھانا پڑے متحمل ہو کہ رنج نہین رہتا اور نیکی رہجاتی ہے اور اگر کسی بدی کے سبب سے
لذت حاصل ہوئی ہو تو وہ لذت نہین رہتی اور بدی رہجاتی ہے اوسدن کو یاد رکہہ کہ تجکو پکارین اور
تو نہ سن سکے اور نہ کہہ سکے اور نہ یاد کر سکے یقین جان تو متوجہ ایسی جگہ کا ہے جہان نہ دوست کی تمیز ہو سکتی
ہے اور نہ دشمن کی پس کسیکو ناقص مت جان اور وہان پہنچیگا جہان آقا اور غلام برابر ہین پس غرور
مت کر ہمیشہ سامان سفر کا اور راہ کا توشہ موجود رکہہ کیا جانے کس وقت کوچ ہو جان کہ خدا کی نعمتون مین
کوئی چیز حکمت سے زیادہ نہین اور حکیم وہ ہے کہ فکر اور قول و فعل اوسکا برابر ہو نیکی کے ساتھہ عوض
دے اور بدی سے درگزر اپنے کام کو ہر وقت یاد رکہہ اور سمجھ اور اپنے حال کو پہچان دنیا کے
امور اہم مین کبھی ملول مت ہو کسی وقت مین سستی اور تعطیل مت کر خیرات سے باز مت رہ بدی
کو نیکی کے حاصل کرنے کا وسیلہ مت کر ناپائدار سرور کے لیے اعلے کام سے منہ مت پھیر ورنہ
سرور دائمی سے محروم رہیگا دانائی کو دوست رکہہ اور داناؤن کی بات سن دنیا کی خواہش
چھوڑ اچھی اداب سیکہہ کوئی کام وقت سے پہلے شروع مت کر سمجھہ بوجھہ کر کمال دانائی سے کامون
مین مشغول ہو تونگری پر غرور نکر مصیبتون سے دل شکستہ نہو دوست سے ایسا معاملہ کر کہ حاکم تک
نوبت نہ پہونچے اور دشمن سے اسطرح کہ حاکم کے یہان تیری فتح رہے کسی کے ساتھہ کمینہ پن مت کر
سب آدمیون کی تواضع کر متواضع کو حقیر نہ جان جس کام مین تو خود معذور ہے اوس مین اپنے بھائی
کو ملامت نہ کر جھوٹ مین خوش مت ہو بخت پر اعتماد نہ کر نیک کام سے شرمندہ مت ہو ہر کسی سے
مسخراپن مت کر ہمیشہ نیکی کرتا رہ کہ نیکبخت ہو انصاف پر نگاہ رکہہ **دیگر ایضاً** جہان کی تسخیر تدبیر سے
ہو سکتی ہے یا تلوار سے مگر تدبیر کو تلوار نہین پہونچتی کیونکہ صورت تلوار کی عاقلون کی راے سے
نکلی ہے لہذا چاہیے کہ کسی وقت مجلس دانشورون سے خالی نرکہہ دنیا کو چورون کی کمین گاہ جان

اور اس مین ہوشیار نہ ہو گر زندگانی کو خواب و خور اور خواہشہاے نفسانی کو بڑی آفتین سمجھ جیسا کہ بہت کہانا ناگوار ہی ہے بہت بکنا بھی خواری ہے جو کہ مرنا یقینی ہے اور موت کے ساتھ آرزون کے بھی فوت ہے پس بالضرور آرزون کو پہلے ہی سے چھوڑ اور خداپرستی سے منہ نہ موڑ عزیز و محترم وہ شخص ہے کہ بہت آدمیون کو اپنے ساتھ کھلا دے جس طرف سفر ہوا اوس سمت کے واقفکارون کو ہمراہ لے اور اوس سرزمین کے حالات اون سے دریافت کر اپنی ہر چہار طرف کو دوستون سے مستحکم کر اپنی کار کن اعظم ہوشیاری ہے بیگانون کی بات مت سن اور اگر سنے نیک و بدکی بھی تمیز کر جس منزل پر پہونچے زمانے کی رہزنی سے بے خوف نہ رہ اپنے گروہ کو پراگندہ مت کر جب تک نرمی سے کام نکلے سختی نکر جس سے جرم صادر ہوا اوسکے سوا دوسرے پر سیاست روا نرکھ جہان دعوی پیش نکر سکے وہان انصاف طلبی مین جرات نکر اگر کسی کام مین گرہ پڑجاے تدبیر کو صبر کا مددگار کر جہالت سے عجلت نکرنی چاہیے کہ روکا ہوا کام آہستگی سے نکلتا ہے

نصایح ارسطاطالیس اگر کسی حکمت سے دشمن پر قادر نہو سکے تو احسان سے مطیع کر سخاوت اختیار کر اسراف مت ہو مقدور سے زیادہ بخشش مت کر آدمیون کے مال مین طمع نہ کر ستم جائز مت رکھ آدمیون کے پوشیدہ عیبون کو مت ڈھونڈ انعام دے کر ذکر مت کر نیک آدمیون کی عزت کر سب آدمیون سے کشادہ رو رہ لوگون کی شان کے موافق جواب دے نادانون کی خطا سے درگزر عقل کو تمام تدبیرون اور کمالون اور فضیلتون کی اصل جان بے مشورہ دانشمندون اور اپنی عقل کے کوئی کام نکر نیکنامی کا طالب ہو عالی ہمت رہ شیرین زبانی اختیار کر کم سخن ہو رذیلون کے پاس مت بیٹھ اگر بادشاہ ہو تو دربار مین آرایش اختیار کر کہ اورون مین ممتاز معلوم ہو جو شخص دور سے آوے اوسکی خاطرداری واجب جان کثرت سے خندہ مت کر نفسانی خواہشون کی حرص مت کر عورتون کی صحبت اختیار نہ کر مسکینون اور ضعیفون کے حال سے غافل نرہ خاطر جمع کر فارغ البالی کا اندیشہ کر نیکون کو بے خوف اور مفسدون کو ڈراتا رہ خونریزی مین دلیر نہو کبھی سوگند مت کہا اور اگر کہاوے تو نہایت پاس رکھ بدعہدی مت کر جو چیز جاتی رہے اوس کا تاسف نہ کر اپنی حد حکومت مین رعایا کو علم پڑھانے کی تاکید شدید کر اہل علم کی تعظیم اور تربیت کر جن پر اعتماد نہو اون کے ہاتھ سے کوئی چیز مت کہا اپنی حفاظت سے غافل مت رہ بصفت عدالت موصوف ہو ایک دلیل پر حکم مت کر اور جب دلایل متعارض ہون تو قوی کی طرف مائل ہو **ایضاً** دل کو نور عقل سے روشن کر احمق اور

نادانون سے صحبت نرکھ امور اہم مین دانشورون سے مدد لے جو شکست اور فتح حاصل ہو اوس کا
شکر بجا لا اپنی فتح پر غرور مت کر خدا سے ڈر ہر صبح آگ مین سپند جلوا کہ چشم زخم سے بچنے کا علاج
ہے حسد کو دل مین اور حاسد کو اپنے پاس مت آنے دے شیشے کو کینے سے پاک رکھ اور جس
شخص سے کینہ ہو جاوے اور اوس پر ظاہر ہو جاوے تو اوسکو دفع کر ورنہ دغا پاوے گا آپ ہی
کینے کسی سے مواخذہ مت کر باپ کو بیٹے اور بھائی کو بھائی کے جرم مین سزا مت دے
اور کسی بیگناہ کو دوسرے کے گناہ مین ماخوذ نہ کر بدی سے محترز اور نیکی کا خواہشمند رہ نیکون
کو عزت دے اور بدون کو ذلت بلکہ اونکو اپنی محفل تک بھی نہ آنے دے بزرگون اور عاقلون سے
مشورہ کر ہر کام کا مشورہ اوسی کام کے آدمی سے لے سخت گیرون پر سختی کر جب دشمن کا خوف
ہو اور بزور و قوت اوسپر غالب نہو سکے تو نرمی و ملائمی سے دفع کر ہر خرد و بزرگ کو اوس کے
مرتبے پر رکھ جسکے پاس قاصد بھیجے اوسی کی جنس کا بھیج جب دشمن چاپلوسی سے مطیع ہو تو زیردست
اسپر بھی نہ مانے تو جنگ پر مستعد اور باطن مین طالب صلح کا رہ اپنی تعریف آپ مت کر ہاتھ
اور دل کھلا رکھ جس منزل پر پہونچے بغیر امتحان پانی بھی مت پی غافل مت رہ جس میوے
کا نفع نقصان نہ معلوم ہو مت کھا جس راہ کوئی نہ چلا ہو تو بھی مت چل اگرچہ جمعیت کثیر ہمراہ ہو
جو مال لوٹ مین آوے سب مت لٹا سفر مین جسقدر مال کا تحمل کر سکے اوتنا ہی لے چل —
خیرات پوشیدہ دے کہ خشنودی خدا ہو سپاہ کو ہر ایک کے انداز سے پر رکھ نہ اتنا بہت دے
کہ مست ہو جاوین اور نہ اتنا کم دے کہ بھوکے رہین پردیس مین شراب نہ پی کہ وہان بیہوشی
بیوقوفی سے راست کار کو امانت سونپ قابلون اور مقبولون کو عزیز رکھ اقبال مندے سے نہ لڑ
گردش روزگار سے نہ گھبرا مشکلات مین دل قوی رکھ اور ناامید نہو بے صبری نتیجہ ستم کا ہے
اسکو یکبارگی چھوڑ جو تجھسے بدی کرے یا تو کسی سے نیکی دونون کو فراموش کر شب بیداری کو
دولت عظیم جان حصول مطلب کی خوشی اور نامرادی کے رنج کو مت ظاہر کر بھگوڑون کو ساتھ
نہ لے نیکی خدا کیطرف منسوب کر اور بدی اپنی طرف موعظ حکیم بقراط دنیا خس پوش کنوان ہے
یہان ہوش سے قدم رکھ موت کا آنا ضرور ہے پس غفلت سے زندگانی نہ کر تجکو لہو و لعب کے
لیے پیدا نہین کیا اپنا انجام سوچ خردمندون کی ہمنشینی کر کہ عقل و ہوش زیادہ ہو احمقون کی صحبت
چھوڑ کہ دنیا و دین برباد نہو معصوم کی صورت مت دیکھ کہ تیرا عیش تلخ ہو بازار غم کے وقت تمکین و
وقار سے رہ اور خلوت کے بے تکلفون کو وہان آنے نہ دے مبادا مستور خلوت کے

کوئی ایسا کلمہ زبان پر لا وین کہ شان و شوکت سے خلاف ہو تنہا کھانا نہ کھا بہت آدمیون کو ساتھ
بٹھا کہ ہر ایک اپنی روزی کھاوے اور تیر انام کرے حرص مت کر کہ تیری قوت اور ونکی قوت سے
زیادہ نہین کم کھانے کی عادت کر کہ زیادہ کھانا رنجور کرتا ہے تر و خشک گرم و سرد اسقدر رکھا کہ طبیعت
درست رہے کرم کی عادت کر کہ بہترین صفات انسانی سے ہے مال جمع نکر کہ وقوع حوادث کا احتمال ہے
خوشگوار کھانون کی دیکھ لے اور فریفتہ لذات نہو جب سیر کہ کھاوے دودہ پر رغبت نکرنا مناسب
ہے سفر آخرت کا مدنظر رکھ اور اسباب کوچ کا تیار کر اپنے اعضا اور ہاتھ پانو سے کام لے گو کتنے ہی
خدمتگار ہون آہستہ بات کہہ اور کمتر کہہ کہ زیادہ گوئی اگرچہ نیک ہو توبھی دلیل جنون کی ہے جس چیز کا
طالب ہو اور اوسکا ہاتھ آنا دشوار ہو پس صبر کر اور دلکو امید آیندہ پر تسلی دے ظالم اور ستمگرون کو مدد مت
پوہنچا کہ قیامت مین بازپرس ہوگی خونریزی پر مائل مت ہو کہ حساب کے دن ایک خون کا بھی
جواب نہ دے سکیگا دولت و اقبال پر مغرور نہو کہ یہ ظاہری دوست اور باطنی دشمن ہین سب
کامون مین آہستگی کر سواے اوس کام کے جس مین دفع رنج ہو اگر ارادہ پرخاش یا لڑائی کا ہو
حتے الامکان درنگ مناسب ہے سب گنہگارون پر عفو کر مگر خونی اور چور کہ پرایا مال چراتے ہین
اور غیر کے خون بہا مین ہاتھ بھرتے ہین اشخاص کم درجہ سے مت لڑ اور اپنے رستے مین
رخنہ نہ ڈال کمینون کو اپنے پر دلیر مت کر اور انکو برا بھلا مت کہہ اپنا بھید ظاہر نہ کر بیعقلون کی
بات نہ سن کام بگڑنے کا افسوس نکر **صد پند حکیم لقمان** خدا کو پہچان نصیحت پر پیشتر خود عمل
کر پھر اورونکو کہہ لوگون کی قدردانی کر سب کا حق پہچان اپنا بھید چھپا یار کو سختی مین آزما نفع
اور نقصان مین دوست کا امتحان کر نادان اور جاہلون کی صحبت سے محترز ہو دوست اور دشمن
بہم پوہنچا نیک کام مین کوشش و محنت کر عورتون پر اعتماد مت کر مشورہ نیکون اور دانشمندون
سے کر بات دلیل کے ساتھ کہہ جوانی کو غنیمت جان جوانی مین دو جہان کے کام درست کر
یارون اور دوستون کو عزیز رکھ دشمن اور دوست سے خوش ہو کر مل ماں باپ کو غنیمت جان
اوستاد کو باپ سے بہتر سمجھ خرچ آمد کے موافق رکھ سب کامون مین میانہ روی اختیار کر
جوانمردی اختیار کر مہمان کی خدمت نہایت کر جس گھر مین جاے آنکھ اور زبان کی حفاظت
کر کپڑے اور بدن کو صاف رکھ جماعت کے ساتھ اتفاق کر اولاد کو علم و ادب سکھا اگر
ممکن ہو تو تیراندازی اور سواری بھی جوتا اور موزہ داہنے پانون سے پہن اور بائین سے
اوتار ہر شخص کی لیاقت کے موافق کام دے رات مین آہستگی سے گفتگو کر اور دن کو ہر طرف

دیکھکر کم کھانے اور سونے اور کہنے کی عادت کر جو اپنے پر نہ پسند کرے اور دن پر بھی مت پسند
کر کام عقل و تدبیر سے کر بغیر سیکھے مت سکھا عورت اور لڑکے سے بھید مت کہہ اپنی حیثیت
سے گفتگو کر اور دونو کی چیز پر مت دل رکھ بد اصلون سے وفا کی امید نہ رکھ بے اندیشہ کوئی کام مت کر
کئے ہوئے کو کئے ہوئے مین شمار مت کر آج کا کام کل پر مت چھوڑ بزرگون کے حضور مین
بات کو طول نہ دے اپنے بڑے سے ہنسی نہ کر ہر کہ و مہ کو گستاخ مت کر حاجتمند کو نا امید نہ کر پچھلی
لڑائی یاد نہ لا اور دونون کی نیکیون کو اپنی نیکیون مین خلط مت کر اپنا حال دوست و دشمن پر ظاہر نہ کر
رشتہ دارون سے رشتہ مت توڑ اچھون کی برائی مت کر غرور مت کر اگر بہت سے آدمی
کھڑے ہون تو بھی اونکا ساتھ کر اونگلیان نہ چٹکا اور ناخن دانتون سے مت تراش ہر دم
دانتون مین خلال مت کر آواز سے نہ تھوک اور نہ ناک صاف کر جمائی لیتے وقت ہاتھ منہ پر رکھ
آدمیون کے اوپر انگڑائی نہ کر اونگلی ناک مین نہ ڈال بات ہزل آمیز مت کہہ کسی آدمی کو بہت آدمیون
مین شرمندہ مت کر چشم و ابرو سے غمازی نہ کر یعنی کسی کے عیب نہ دکھلا کہی ہوئی بات کو دوبارہ
مت کہہ جس بات پر کہ ہنسی ہو مت کہہ اپنی اور اپنے اہل کی تعریف کسی کے سامنے نہ کر عورتون
کی طرح آرائش مت کر لڑکون کی مراد کے موافق کام مت کر زبان کی حفاظت کر بہت بات کرنے
مین ہاتھ نہ ہلا ہر کسی کی حرمت کر ناحق اندیشون سے اتفاق نہ کر مردہ کی برائی مت کر حد امکان
تک لڑائی اور دشمنی نہ کر زور آزمائی مت کر آزمائے ہوئے پر سوائے نیکی کے گمان نہ لا اپنا
کھانا دوسرے کے گھر لیجا کر نہ کھا کامون مین جلدی نہ کر دنیا کے لیے اپنے اوپر رنج مت
اوٹھا خود ستان کو پہچان غصے کی حالت مین سمجھ کر بات کہہ آستین سے آب بینی صاف
مت کر آفتاب نکلے پر مت سو آدمیون کے سامنے کوئی چیز نہ کھا بزرگون سے آگے مت
چل آدمیون کی گفتگو مین دخل مت کر زانو پر سر مت رکھ داہین بائین نہ دیکھ اور راہ چلنے پر
نگاہ رکھ حد امکان تک ستور برہنہ پر سواری نہ کر مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کر مہمان سے
کام نہ لے مست اور دیوانے سے گفتگو نہ کر اوباشون اور بیکارون کے ساتھ سر راہ مت بیٹھ
ہر نفع و نقصان پر اپنی آبرو مت کھو فضول اور مغرور مت ہو اور دو کی لڑائی اپنے ذمے نہ لے
لڑائی جھگڑائی سے الگ رہ چھڑی اور انگوٹھی اور روپیہ اپنے پاس رکھ اتنی رعایت کر کہ آپ ذلیل
نہ ہو جائے نیاز مند رہ زندگانی اس طرح بسر کر کہ خدا تعالے کے ساتھ باایمان رہ اپنے
نفس پر جبر کر خلایق کا انصاف کر بزرگون کی خدمت کر چھوٹون پر شفقت رکھ محتاجون کو دے

یار دوستون کو نصیحت کر دشمنون کے ساتھہ تحمل و بردباری کر جاہلون کے مقابلے مین خموش
رہ علما کی تواضع کر کسی کے مال پر طمع نکر اور جو آگے آجاے منع مت کر اور نیز اوسکو جمع نکر اور
یہ بھی کہا ہے کہ مین نے منجملہ ان نصائح کے تین قبول کی ہین دو کو یاد رکھہ اور ایک کو فراموش
کر یعنی موت اور خدا کو یاد رکھہ اور نیکی کر کر بھول جا **قول حکیم بزرجمہر** خواہشہاے نفسانی اور
غصہ بیجا سے محترز رہ جو وعدے اور شرطین اور عہد کیے اونکو وفا کر دانشمندون سے مشورہ کر
کہ حادثون سے نجات ہو علما و شرفا اور امرا و عقلا کا بقدر اون کے رتبے کے اعزاز و اکرام
کر جھگڑون کا فیصلہ اور عاملون اور بھلے اور برے آدمیون کے اعمال کی جزا و سزا اپنے تئے
سمجھہ اسیرون کا حال دریافت کر کہ گنہگار کو سزا اور بیگناہ کو رہائی ہو راہون اور بازارون کی صفائی
اور سوداگرون کی ذمہ داری کر رعایا کو طریق آداب کے تبلا اور تادیب گناہ کرنے پر کر لڑائی
کا سامان اور ہتھیار موجود رکھہ سپاہ کے آدمیون اور قریبون کی حرمت کر بغرض دریافت
حالات ملک کے ہرکارے اور مخبر اور جاسوس معین کر وزیرون ندیمون خواصون اور
نوکرون پر مہربانی اور احسان رکھہ اور ان بارہ نکتون مین تمام ملک کی مصلحت سمجھہ **نوشیروان
بادشاہ اور بزرجمہر وزیر کے سوال و جواب سوال**[1] خداوند تعالے
سے کیا مانگنا چاہیے **جواب** خیر و عافیت دارین **سوال**[2] سلوک کیا چیز ہے **جواب**
شفقت بندگان خدا پر کرنی **سوال**[3] زندگانی کیونکر بسر کرنی چاہیے **جواب** خوشنودی اور
کم آزاری مین **سوال**[4] عمر کس شغل مین صرف کرنی چاہیے **جواب** تحصیل علم مین **سوال**[5]
علم کیا نتیجہ دیتا ہے **جواب** اگر پڑھنے والا بے ہنر ہے تو ہنرمند اور عاقل ہو جاوے گا
اور جو فقیر ہے تو تونگر **سوال**[6] راہ راست کیونکر معلوم ہو **جواب** روشنائی علم سے **سوال**[7]
دنیا کس کو کہتے ہین **جواب** جو کہ آخرت مین کام آوے **سوال**[8] روشنی راہ سلوک کی کیا ہے
جواب مغلوب کرنا نفس کا **سوال**[9] نفس کس طرح مغلوب ہووے **جواب** اوس کی خواہش
کے [illegible] کرنے سے **سوال**[10] عزت کیونکر بڑہتی ہے **جواب** کم بولنے سے **سوال**[11]
کس سے زیادہ نیکی کرنی چاہیے **جواب** مان باپ سے **سوال**[12] بدی کس کے ساتھہ
کرنی چاہیے **جواب** اپنے نفس سے **سوال**[13] خوشنودی خدا کی کیونکر حاصل ہو **جواب**
خدمتگزاری والدین سے **سوال**[14] کون سی نیکی خداے تعالے کے نزدیک قبول زیادہ
ہے **جواب** وہ نیکی جو والدین اور فرزندون اور قوم اور قبیلے کے واسطے عمل مین لائی جا

سوال[15] کونسی بدی اللہ تعالے کے نزدیک بدتر ہے جواب دعاے بد جو کہ اپنے فرزندان پر کرے اور زیر دستون پر ظلم روا رکھے سوال[16] نیکبخت کس دلیل سے پہچانا جاتا ہے جواب تین دلیلون سے اول تو طالب علم دوسرے سخی تیسرے شگفتہ پیشانی ہونے سے سوال[17] نیک کام کونسا ہے جواب مجلس علما مین بیٹھنا اور اوس سے متمتع ہونا سوال[18] دلیل مرد عارف کی کیا ہے جواب جو کسیکو آزار نہ دیوے سوال[19] کم آزاری کیونکر حاصل ہو جواب اپنے تئین تمام مخلوق سے کمتر جاننے سے سوال[20] یہ صفت کیونکر حاصل ہو جواب کثرت صحبت علما و حکما سے سوال[21] فقیری مین کیا چیز اختیار کرنی چاہیے جواب رضاے حق سوال[22] دل عبادت کیطرف کیونکر مائل ہو جواب موت کو ہر دم یاد رکھے سوال[23] تاریکی دل کی کس چیز سے ہوتی ہے جواب محبت اموال سے سوال[24] دنیا مین کیونکر رہنا چاہیے جواب مثل مسافر کے جو رات کو سراے مین رہتا ہے اور صبح کو چل دیتا ہے سوال[25] دوست کیونکر پہچانا جاتا ہے جواب وقت حاجت اور مصیبت کے +

شکر کا مقام ہے کہ اس تالیف نے بحسن وجوہ انجام پایا اور صور اتمام نے لوح اعلان پر جلوۂ ظہور دکھایا اب یہی دعا ہے کہ منظور نظر عاطفت امیر عالی مقام ہو اور فیض تالیف سے بہرہ مند ہر خاص و عام اور جب تک یادگار جہان یہ کلام رہے مولف کا جہان مین نام رہے آمین یارب العالمین

خاتمة الطبع

اللہ اللہ کیسا وہ حکیم برحق ہے جسنے انسان کو ایک مشت خاک سے پیدا کیا تہذیب و پاس آداب پسندیدۂ اخلاق و راے صواب حسن طریق و بردباری خاکساری و تواضع شعاری سے شرف دیا سبحان اللہ کیسا وہ پاک نفس محبوب حق ہے جو صفات الہی کا مظہر دریاے رحمت کا یکتا گوہر ہے جسکے خلق و خلق بے انتہا پر آیہ انک لعلی خلق عظیم اور صدق کلام معجز نظام پر کلام الہی انہ لقول رسول کریم گواہ ہے صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین اس ایام نیک فرجام مین کتاب لاجواب جسکا ہر حرف صفات ذمیمہ کے مٹنے مین اکسیر اعظم ہے جیو انسان ..... بنا دے جو خصائل پسندیدہ و صفات حمیدہ سے اشرف و اکرم ہو کتاب دل پسند یعنی تالیف ہرگوبند تصنیف صاحب علم و ہنر خوش خلق پاک گوہر دبیر بینظیر حکیم روشن راے بابو ہرگوبند سہاے کی مطبع فیض مرجع عالی ہمم مظہر جود و کرم صاحب قوت و زور منشی نولکشور واقع لاہور مین باہ فروری سنہ ۱۸۹۱ع خوش انتظامی مہتمم مطبع گرامی مولوی محمد اسمعیل سے مطبوع ہوئی ہر دل عزیز اور ہر طبیعت کو پسند و مطبوع ہوئی

سری چترگپت اینہ

ڈائرکٹری مع بعض مختصر حالات خاندان قانونگویان گوپال پور ضلع فیض آباد ملک اودھ

چترگپت ونشی کائستھ سریواستو یہ کھرے

جسکو

بسعی تمام و کوشش مالا کلام برگزیدۂ اخلاق و اتحاد جناب فیضیاب فخر قوم منشی

لالتا پرشاد صاحب خلف منشی رام دین صاحب گورنمنٹ پنشنر مُسیو فی زمیندار گوپال پور

ضلع فیض آباد نے واسطے نذر خدمات بابرکات ارباب خاندان و دیگر رشتہ داران و

احباب کی تا تاریخ ۳۱ - اکتوبر ۱۸۹۳ء بعد ترمیم ضروری مرتب کیا

اور

منشی گوردیال صاحب سریواستو یہ کھرے ماسٹر جوبلی ہائی اسکول لکھنؤ نے

دلپذیر پریس امین آباد لکھنؤ میں چھپوایا

التماس

اس خادم قوم نے ۲۶ فروری سنہ ۱۸۹۱ء کو اپنے خاندان کا ایک کامل شجرہ مرتب اور طبع کرا کے خدمتین ارباب برادری و جمیع کالستھ سبھا ہائے ہند و صاحبان اڈیٹر اخبارات قومی وغیرہ مین تقسیم کیا تھا اوسکی پشت پر ایک ڈائرکٹری یک اور کچھ حالات خاندانی وغیرہ بھی درج کر دیئے تھے چنانچہ اب دوبارہ اوس ڈائرکٹری اور بعض حالات کو اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ تک ترمیم کرکے حسب پابندی احکام کالستھ کانفرنس مشتہر کرتا ہے۔

اس پتہ سے خط کتابت ہونا چاہیئے — منشی لالتا پرشاد گورنمنٹ پنشنر فیض آباد

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ جس ترتیب اور طریقہ سے سنہ ۱۸۹۱ء مین مینے اپنے خاندان کا شجرہ و ڈائرکٹری و حالات خاندانی وغیرہ مرتب اور طبع کرایا تھا اوس ترتیب اور طریق کو قوم نے پسند ہی نہین کیا بلکہ ہمارے دوست عزیز منشی رام رتن لال صاحب ماسٹری و استو و سر[illegible] [illegible] سررشتہ انسپکٹر بہادر مدارس اودہ نے اپنے خاندان کا شجرہ اور ڈائرکٹری وغیرہ بجنسہٖ اوسکی تقلید کرکے مرتب اور طبع اور مشتہر کرایا۔ امید ہے کہ اسیطرح اور اصحاب بھی اپنے اپنے خاندانون کے شجرے اور حالات خاندانی مرتب و طبع کرا کے مشتہر فرماوینگے جس سے ایک عمدہ ذخیرہ تواریخ قومی کا جمع ہو جائیگا فقط

راقم اضعف العباد لالتا پرشاد

ڈائرکٹری خاندان قانونگویان گوپال پور ضلع فیض آباد جنکی سکونت مستقل خاص گوپال پور مین ہے

نوٹ۔ اسمین جن جن اشخاص کے والد زندہ ہین اونکے نام کے ساسی اونکی والد کے نام کی نمبر دیدیگئی ہین۔

نمبر سلسلہ	نمبر پشت	نام	تاریخ ولادت انگریزی	لیاقت علمی	ملازمت: عہدہ	ملازمت: مقام	ملازمت: تنخواہ	شادی کہان ہوئی: نام خسر	شادی کہان ہوئی: سکونت
۱	۱۰	بالک رام	۱۶ اپریل ۱۸۲۱ء	فارسی کیتھی	•	•	•	۱ پنچھم سنگھ ۲ ہرسہائےلال	پورہ قانونگویان مزید الو پرکھوتم پور۔ پرتابگڈھ
۲	۱۱	بالگوبند	۸ جنوری ۱۸۳۳ء	ایضاً	گورنمنٹ پنشنر			گھرآولال	واری۔ پرتابگڈھ
۳	۱۱	لالتا پرشاد (مولف)	۲ مارچ ۱۸۳۳ء	ایضاً انگریزی	ایضاً			آسارام	کیشنی۔ سلطانپور
۴	۱۱	بھوانی سہائے عرف بابو رام	۴ جنوری ۱۸۳۵ء	فارسی کیتھی	سررشتہ دار منصفی	رائے بریلی	ععـه	۱ اجودھیا پرشاد ۲ رامدین	سنتھن۔ سلطانپور گوسنا۔ فیض آباد
۵	۱۱	جمنا پرشاد	۲ نومبر ۱۸۳۶ء	ایضاً	گورنمنٹ پنشنر			کیول کرشن	سرای معالیخان۔ لکھنؤ
۶	۱۲	گوروین لال	نامعلوم	فارسی انگریزی	سررشتہ دار	ضلع ہردوئی	ــه	شنکر لال	بندہوری۔ الہ آباد
۷	۱۱	فقیر چند	۱۴ دسمبر ۱۸۳۷ء	فارسی کیتھی	•	•	•	ہنومان پرشاد	دہلی دروازہ فیض آباد
۸	۱۲	گنگا پرشاد	۴ مارچ ۱۸۳۸ء	ایضاً	•	•	•	جگناتھ پرشاد	پیہانی۔ ہردوئی
۹	۱۱	رادہے کرشن	۲۰ جنوری ۱۸۳۹ء	ایضاً	•	•	•	گوپی ناتھ	مادہوپور۔ گورکھپور
۱۰	۱۱	اودہ بہاری لعل	۲۷ مارچ ۱۸۳۹ء	ایضاً	لارم پائیسٹا	ضلع بہرائچ	عـه	شیو چرن لعل	قاضی پور کلان ایضاً
۱۱	۱۱	ماتا پرشاد	۹ جولائی ۱۸۴۰ء	ایضاً	•	•	•	۱ شیو گوپال ۲ رامدین	ردولی۔ بارہ بنکی گوسنا۔ فیض آباد
۱۲	۱۱	بہاری لعل	۱۱ اگست ۱۸۴۳ء	ایضاً	•	•	•	منولال	پٹی۔ پرتابگڈھ
۱۳	۱۱	کیول کرشن	۱۰ اپریل ۱۸۴۷ء	ایضاً	اہلکار مطبع نولکشور	کانپور	ععـه	۱ اجودھیا پرشاد ۲ رامدیال	اشرفپور۔ رائے بریلی مہرپور۔ سیتاپور
۱۴	۱۱	مہابیر پرشاد	۲ مئی ۱۸۵۱ء	ایضاً	•	•	•	جانکی پرشاد	پرسدیپور۔ رائے بریلی
۱۵	۱۱	ادتیہ دین عرف بابو رام	۵ مئی ۱۸۵۱ء	ایضاً	•	•	•	گھرآولال	واری۔ پرتابگڈھ
۱۶	۱۱	گور پرشاد	۱۴ جون ۱۸۵۱ء	ایضاً	•	•	•	درگاہی لال	پورہ قانونگویان مزید الو

نمبر سلسلہ مطابق نقشہ	نمبر پشت	نام	تاریخ ولادت انگریزی	لیاقت علمی	ملازمت: عہدہ	مقام	تنخواہ	شادی کہاں ہوئی: نام خسر	سکونت
۱۷	۱۱	گنیش پرشاد	۱۱ اکتوبر ۱۸۵۱ء	فارسی مکتبی	سب پوسٹماسٹر	گوپالپور	صہ	۱ دلسکھ رائے ۲ لچھمن پرشاد ۳ شیو لچھمن لال	رودولی ـ بارہ بنکی لچھمن پور ـ پرتابگڈھ امروپور ـ سلطانپور
۱۸	۱۱	صاحب دین	۸ مارچ ۱۸۵۳ء	سکنڈ کلاس پاس	نقلنویس منصفی	گونڈہ	[illegible]	بیج بہادر لعل	نگروہی ـ الہ آباد
۱۹	۱۱	مہیش پرشاد	۷ مئی ۱۸۵۵ء	ایف اے پاس	ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول	اونام	[illegible]	دبی پرشاد	بندری ـ پرتابگڈھ
۲۰	۱۱	رام سروپ	جولائی ۱۸۵۵ء	فارسی مکتبی	.	.	.	بلدیو سہائے	سرائے معالیجاں ـ لکھنو
۲۱	۱۱	گوبرچند داس	۲۵ فروری ۱۸۵۶ء	سکنڈ کلاس پاس	ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول	فیض آباد	[illegible]	۱ کالکا پرشاد ۲ رام سروپ	باندہ لچھمن پور ـ پرتابگڈھ
۲۲	۱۲	رام سندر داس لد نمبر ۳	۱۳ دسمبر ۱۸۵۸ء	ایم اے کلکتہ یونیورسٹی	سکرٹری اودھ کمرشل بنک	فیض آباد	[illegible]	راو اقبال بہادر	جہان آباد ـ فتح پور
۲۳	۱۱	جگیشر پرشاد	۵ اگست ۱۸۵۹ء	مڈل کلاس تک	.	.	.	دبی پرشاد	پٹی ـ پرتابگڈھ
۲۴	۱۱	رودر پرشاد	۱۱ اگست ۱۸۵۹ء	ایضاً	.	.	.	۱ لکھپت رای ۲ مہا نراین	حسین گنج ـ لکھنو گنیش گنج ـ لکھنو
۲۵	۱۲	جگموہن لال لد نمبر ۲	ستمبر ۱۸۶۰ء	ایضاً	مختار عام	مصطفی آباد ضلع بہرائچ	[illegible]	دبی پرشاد	کڑا ـ الہ آباد
۲۶	۱۱	راج کرشن	۱۰ اکتوبر ۱۸۶۰ء	انٹرنس فیل	کلرک ڈاکخانہ	فیض آباد	[illegible]	بشیشر ناتھ	جلالگنج ـ جیپرا
۲۷	۱۱	راج کشور	۱۸۶۲ء	فارسی	کانسٹبل	پولیس ضلع کھیری	لعہ	۱ ولاسا رام ۲ مہا دیو پرشاد	لکھمی پور ـ بارہ بنکی امروپور ـ سلطانپور
۲۸	۱۱	شیو شنکر لال	۱۵ دسمبر ۱۸۶۳ء	مڈل کلاس پاس	اہلمد دیوانی	ضلع گونڈہ	[illegible]	بینی پرشاد	پورہ قانونگویان ـ [illegible]
۲۹	۱۳	جوگل کشور	۲۲ فروری ۱۸۶۵ء	فارسی	.	.	.	بھگوان پرشاد	نگروہی ـ الہ آباد
۳۰	۱۲	برج بھوشن لال لد نمبر ۵	۱۹ فروری ۱۸۶۹ء	ایف اے فیل	نائب ناظر کلکٹری	فیض آباد	[illegible]	۱ ماتا پرشاد ۲ کنور بہادر	مرکامو ـ بارہ بنکی ملانواں ـ [illegible]
۳۱	۱۱	شیو پرشاد	۱۷ جون ۱۸۶۶ء	ایف اے کلکتہ یونیورسٹی	قائم مقام منصرم ڈپٹی کمشنری	بارہ بنکی	[illegible]	شنکر دیال	لکھمی پور ـ بارہ بنکی
۳۲	۱۲	بندیسری پرشاد ولد نمبر	۲۳ فروری ۱۸۶۷ء	مڈل پاس	نقلنویس منصفی	گونڈہ	[illegible]	ٹھاکر پرشاد	گونہا ـ فیض آباد

نمبر سلسلہ وار	پشت نمبر	نام	تاریخ ولادت بحساب سنہ انگریزی	لیاقت علمی	ملازمت: عہدہ	ملازمت: مقام	ملازمت: تنخواہ	شادی کہاں ہوئی: نام خسر	شادی کہاں ہوئی: سکونت	
۳۳	۱۲	نند کشور ولد نمبر ۱۳	۳۰ اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ء	انٹرنس پاس	اہلمد ڈسٹرکٹ بورڈ	کانپور	۵ عہ	رادھے کشن	رکاب گنج - لکھنؤ	
۳۴	۱۳	کالیچرن ولد نمبر ۸	۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۸ء	درجہ ششم تک	.	.	.	کالیچرن	ہرکیہ پور فیض آباد	
۳۵	۱۲	رام نراین ولد نمبر ۱۱	۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء	مڈل پاس	نقل نویس دیوانی	فیض آباد	۵ عہ	رام موہن لعل [illegible] بخش	مادھو پور - گورکھپور ہرکھ پور - فیض آباد	
۳۶	۱۲	رگھوبر پرشاد ولد نمبر ۷	۲۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء	مڈل کلاس تک	.	.	.	شیو سہائے	ستھن - سلطانپور	
۳۷	۱۳	جگیشر کانت عرف سری چند پرشاد ولد نمبر ۶	۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۷۱ء	طالب العلم انٹرنس کلاس	.	.	.	لچھمن پرشاد	کلیا پور - گورکھپور	
۳۸	۱۲	شیو نراین ولد نمبر ۹	۱۳ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء	مڈل پاس	سب پوسٹ ماسٹر	اجگین	۵ے	ستگور دیال	منڈوا - بارہ بنکی	
۳۹	۱۳	سری پت سہائے	۷ مئی سنہ ۱۸۷۳ء	طالب العلم انٹرنس	.	.	.	سورج پرشاد	کینورہ - فتحپور	
۴۰	۱۲	سنت بخش ولد نمبر ۱۰	۸ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ء	درجہ پنجم تک	.	.	.	شیو دیال	بھوجپور [illegible]	
۴۱	۱۱	ست گور دیال ولد نمبر ۱	۱۹ جون سنہ ۱۸۷۴ء	مڈل کلاس تک	.	.	.	.	.	
۴۲	۱۳	نند کمار ولد نمبر ۸	۲۹ جنوری سنہ ۱۸۷۵ء	طالب العلم درجہ چہارم	.	.	.	نونده رای	تلوئی - رای بریلی	
۴۳	۱۲	پرتاب نراین ولد نمبر ۹	۸ جولائی سنہ ۱۸۷۶ء	طالب العلم مڈل کلاس	.	.	.	بھوانی دین	پیسد پور - رای بریلی	صرف نسبت
۴۴	۱۲	برجموہن لال ولد نمبر ۱۴	۱۳ اپریل سنہ ۱۸۷۷ء	// درجہ پنجم	.	.	.	جگیشر پرشاد	پورہ قانونگویان ضلع ریوان	//
۴۵	۱۲	سالگرام ولد نمبر ۱۹	۲ فروری سنہ ۱۸۷۹ء	// درجہ دوم	.	.	.	جمنا پرشاد	رودولی - بارہ بنکی	//
۴۶	۱۳	رودر دت سنگھ ولد نمبر ۲۲	۲۹ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء	// درجہ انٹرنس	.	.	.	رای [illegible] اسسٹنٹ کمشنر	بھدرس ضلع کانپور	//
۴۷	۱۲	جنک کشوری سرن ولد نمبر ۲۷	۲۹ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء	طالب العلم درجہ پنجم اسکول	.	.	.	.	.	
۴۸	۱۲	بھگوان سہائے ولد نمبر ۲۱	۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ء	// دیہاتی اسکول	.	.	.	.	.	
۴۹	۱۲	درگا سرن ولد نمبر ۲۳	۲۵ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء	ابھی تعلیم شروع نہیں ہوئی	.	.	.	.	.	
۵۰	۱۲	برج راج بہادر ولد نمبر ۲۸	۱۵ جون سنہ ۱۸۸۸ء	//	.	.	.	.	.	
۵۱	۱۳	گوکل پرشاد ولد نمبر ۳۵	۲۳ نومبر سنہ ۱۸۸۸ء	//	.	.	.	.	.	
۵۲	۱۲	جے نراین ولد نمبر ۱۴	۱۶ جون سنہ ۱۸۸۹ء	//	.	.	.	.	.	
۵۳	۱۲	رام کشن ولد نمبر ۲۱	۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۰ء	//	.	.	.	.	.	

نمبر سلسلہ وار	نمبر پشت	نام	تاریخ ولادت انگریزی	لیاقت علمی	ملازمت			شادی کہاں ہوئی	
					عہدہ	مقام	تنخواہ	نام خسر	سکونت
۵۴	۱۲	اقبال کرشن ولد نمبر ۱۹	۸ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء	ابھی تعلیم شروع نہین ہوئی	.	.	.	.	.
۵۵	۱۳	بیرتھو دیال ولد نمبر ۳۶	۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء	"	.	.	.	.	.
۵۶	۱۲	جواہری لعل عرف منید لعل	۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۲ء	"	.	.	.	.	.
۵۷	۱۲	ہزاری لال ولد نمبر ۱۵	۹ اگست سنہ ۱۸۹۲ء	"	.	.	.	.	.
۵۸	۱۲	شیو جی لعل ولد نمبر ۱۱	۱۵ اگست سنہ ۱۸۹۲ء	"	.	.	.	.	.
۵۹	۱۳	شمبھو دیال ولد نمبر ۲۶	۲۲ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء	"	.	.	.	.	.
۶۰	۱۲	ولد نمبر ۱۳	۳۰ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء	"	.	.	.	.	.
۶۱	۱۳	بشمبھر دیال ولد نمبر ۳۶	۱۷ جون سنہ ۱۸۹۳ء	"	.	.	.	.	.
۶۲	۱۳	شیو دت سنگھ ولد نمبر ۲۵	۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء	"	.	.	.	.	.

۲۶ - فروری سنہ ۱۸۹۱ء سے آج یعنی ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء تک پانچ صاحبون نے اس خاندان سے جدائی دایمی اختیار کی۔ انمین سے ایک نوجوان لائق کے انتقال بیوقت سے سخت صدمہ سوشیل حالات خاندان کو پہونچا۔ یہہ نوجوان بابو راگھو پرشاد بی اے تھے انہون نے امتحان وکالت بھی پاس کیا تہا۔ عرصہ تک سررشتہ تعلیم مین ملازم رہے آغاز سنہ ۱۸۹۳ء مین نوکری چھوڑ کر خاص فیض آباد مین وکالت اختیار کی آثار سے پایا جاتا تھا کہ یہہ اس پیشہ مین روز افزون ترقی کرینگے لیکن افسوس کہ فلک کج رفتار نے دل کا حوصلہ پورا انہونے دیا جسکی ذات سے ہمارے خاندان کو بڑی بڑی امیدین تہین وہ ہمارے درمیان سے اوٹھہ گیا۔ پرمیشر اپنا رحم کرے ؎ گر پیر بود سالہ بمیرد عجبے نیست ؛ این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ؛ بہرحال صبر کے ساتھہ پروردگار عالم کا شکر کرنا چاہیئے کہ جسطرح اس باغ متذکرہ سے پانچ درخت وقف صرصر فنا ہوئے اوسکے عوض آبیاری لطف باغبان حقیقی سے سات پودہے نئے قایم ہوئے۔ یعنی اول کل ساٹھ اصحاب تھے اب باسٹھ یعنی لفظ گوپال کے عدد سے مطابق ہوئے واضح ہو کہ یہہ خاندان قدیم قانونگویان مین سے ہے۔ اور سب لوگ چند مواضعات کے زمیندار بھی ہین اس موقع مین ایک ڈاکخانہ سرکاری اور ایک اسکول بھی موجود ہے سوا اسکے اس خاندان کے اصحاب بمقام بٹی ضلع پرتابگڈہ و مرزاپور وحید آباد دکن و امروہہ ضلع سلطانپور اور کانپور و پرکھوتم پور ضلع پرتابگڈہ و نوازگڈہ ضلع سلطانپور و دیگر ممالک بندیل کھنڈ مین موجود ہین

مختصر سوانح عمری
خاکپاے بزرگان وجانثار برادران
احقر العباد لالتا پرشاد

واقعہ سدی ایکادشی ماہ پھاگن سمبت ۱۸۸۹ یوم شنبہ وقت شب مطابق ۲ مارچ ۱۸۳۳ء بعہد معدلت مہد حضرت نصیر الدین حیدر بادشاہ اودہ بمقام ڈاکخانہ سیتاپور کتم عدم سے عالم وجود مین آیا۔ صرف پانچ سال کا تھا جبکہ والدہ ماجدہ بمقام گوپالپور بلند شہر کو سدہارین عرصہ تک سرگردان رہا کبھی سیتاپور اور کبھی سلطانپور اور کبھی لکھنؤ مین رہکر تعلیم فارسی غیر منضبط پائی اور کچھ کچھ انگریزی بھی سیکھی ۱۸۵۱ء مین بعد پنشن پانے والد ماجد کے ملازم ڈاکخانہ لکھنؤ ہوا۔ وقت انتزاع سلطنت ماہ فروری ۱۸۵۶ء محکمہ کمشنری لکھنؤ مین پہلے بعہدہ محرری بعد چند ماہ بعہدہ محافظ دفتری مامور ہوا۔ لیکن حاکم حقیقی کی رحمت اور افسر کی قدر دانی وعنایت سے کام پیشی کا کرتا تھا۔ ایام بلوہ مین اپنی جان ہاتھہ مین لیکر بمقام لکھنؤ عیش باغ کے بیچ مین رہکر برابر فوج انگریزی متعینہ عالم باغ کو خبر تحریری نقل وحرکت باغیان پہونچاتا رہا۔ انہین ایام غدر مین دوبار قید ہوا ایک بار راجہ جیلال سنگہ کے جہلخانہ مین پابجولان چند روز قید رہکر رہائی پائی۔ دوسری مرتبہ قید ہوکر اور اسباب وغیرہ سے دست بردار ہوکر رہا ہوا۔ جب بعد تسلط انگریزی سر جارج کیمپل صاحب بہادر ڈی۔ سی۔ ایل۔ بعہدہ جوڈیشیل کمشنری اودہ تشریف فرماے لکھنؤ ہوئے (یہ وہی سر جارج کیمپل صاحب بہادر ہین جو مختلف عہدہ ہاے جلیلہ ہندوستان پر مثل چیف کمشنری وججی ہائی کورٹ کلکتہ ولفٹنٹ گورنری بنگال پر کار فرما رہکر بالآخر ممبر پارلیمنٹ انگلستان ہوئے تھے) اس ہیچکارہ کو حضور ممدوح نے اپریل ۱۸۵۸ء مین اپنے دفتر مین رکھہ لیا۔ غرضکہ بارہ سال محکمہ جوڈیشیلی مین سرشتہ داری کرتا رہا۔ ۱۸۷۱ء مین عہدہ شکست کردیا گیا اور کمترین بعہدہ مترجمی بمشاہرہ سو روپیہ ماہواری ضلع لکھنؤ مین بھیجا گیا چنانچہ اضلاع لکھنؤ اور کچہری مین رہکر ۱۸۸۱ء سے پنشن سرکار عالیمقدار سے حاصل کی اور اب اپنے وطن مین بہ آزادی وفارغ البالی وطمانیت تمام بسر کرکے شکر منعم حقیقی کا کرتا ہے۔ ایک گرنٹ اراضی افتادہ ضلع بارہ بنکی مین معتداد حاصل کرکے بصرف زر کثیر آباد کرنا شروع کیا اور جسطرح گوپالپور بنام بابا گوپال داس مورث اعلیٰ آباد کیا گیا تھا اسی طرح اوسکا نام رام سرنداس پور رکھا گیا ہے۔ اس گرنٹ مین علاوہ صاف کرانے جنگل اور آباد کرنے رعایا کے متعدد چاہ ہاے پختہ وتالاب ہاے کلان کھدوائے اور مکان خاص پختہ تعمیر کرایا ۱۸۸۲ء مین از روے سند گورنمنٹ انگلشیہ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۴ء یہہ گرنٹ نسلاً بعد نسلٍ مواخذہ مالگذاری وغیرہ سے بنام برخوردار سعادت اساس بابو رام سرنداس ایم اے صاحب اور مرفوع القلم ہوگیا۔ یہہ گرنٹ فیض آباد سے پچہم طرف بفاصلہ انیس ۱۹ میل اور ریلوے اسٹیشن بڑاگانون سے جو محض کمترین کی کوشش سے قایم ہوا جانب دکھن بفاصلہ دو میل واقع ہے علاوہ اسکے مکان ہاے متعدد بمقام لکھنؤ وگوپالپور وغیرہ تعمیر

کرائے۔ قبل اسکے کہ ملک اودھ مین مدارس دیہاتی مقرر ہون کمترین نے بصرف خود ایک مدرسہ خاص گوپالپور
مین مقرر کیا اور طالب علمون کیواسطے کتب درسی مہیا کردین جسمین طلباے خاص گوپالپور و دیگر مواضع قرب و
جوار کے تعلیم پاتے رہے —
عرصہ دو سال سے تمام کاروبار خانہ داری و علاقہ داری ترک کرکے شب و روز احتیاج نسبت نامجات و شجرہ ہاے
خاندان ارباب برادری خاص مین جو تمام ہندوستان مین جابجا کثرت سے پھیلے ہوئے ہین اور نیز طیاری ہین
ڈائرکٹری اون خاندانون کے مصروف رہتا ہے۔ ترتیب شجرون کا کام جو کمترین نے اپنے سر پر لیا ہے آپ لوگ
سوچ سکتے ہین کہ کسقدر محنت اور دماغ سوزی کا کام ہے اور قوم کے واسطے کسقدر مفید اور کار آمد ثابت ہوگا —
ترتیب نسب نامونکی ایسی رکھی گئی ہے جس سے سلسلہ وار ایک خاندان سے دوسرا خاندان برابر ملتا چلا جاتا ہے
یہان تک کہ کل ہندوستان کے قومی خاندانون کے سلسلے ایک دوسرے سے برابر ملتے چلے جاتے ہین جسکے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خصوصاً صوبہ بہار اور اودھ کے خاندان اکثر تعلقدار یا زمیندار ہین —

بابو رام سندر داس ایم اے

سایۂ کہ نگوست از بہارستش پیداست

اگہن سدی اشتمین سمبت ۱۹۱۵ یوم دوشنبہ وقت شب مطابق ۷ جمادی الاول ۱۲۷۵ ہجری موافق ۱۳ دسمبر ۱۸۵۸ء بمقام
کسبور اضلاع گونڈہ جہان بایام بلوہ بخوف لعدی باغیان قیام کیا گیا تھا پیدا ہوئے۔ شاعر شیرین بیان منشی دیا کشن
متخلص بہ ریحان نے یہہ قطعہ تاریخ کہا قطعہ چون درین سال نیک فرزندے ۔ داد خالق بہ لالتا پرشاد ۔
گفت ریحان دعائیہ تاریخ ۔ مہر برج جلال و حشمت باد ۔ ۷ فروری ۱۸۵۹ء کو سند معافی اراضی موضع بہولی تحصیل
۱۲۷۵
قیصر گنج ضلع بہرائچ موسومہ طرف رام سندر داس بتوجہ منشی منرکہن لال صاحب عموی حقیقی بیجانب ٹھاکر اندرجیت سنگھ
تعلقدار مصطفے اباد ملی جسکا بندوبست پختہ اونکے نام ہوا و ابتک بلا شرکت غیرے اونکے قبضہ مالکانہ مین ہے —
آخر اپریل ۱۸۵۹ء مین گوپالپور۔ اور جنوری ۱۸۶۰ء مین گوپالپور سے لکھنؤ لائے گئے ۔ ۲۲ ۔ اپریل ۱۸۶۳ء کو
بمقام گوپالپور کنچھیدن ہوا اس تقریب مین مہاراجہ سرمان سنگھ صاحب بہادر قایم جنگ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی
مع اپنے کل عملہ کے اپنی دار الریاست شاہگنج سے گوپالپور تشریف لاکر دو روز تک شریک دعوت رہے چنانچہ واسطے
انعقاد جلسہ رقص و دعوت وغیرہ کے مکان قدیم سے علیحدہ ایک جدید مکان وسیع تعمیر کیا گیا۔ ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۶۳ء کو
مبارک دسہرہ کو تعلیم فارسی شروع ہوئی۔ دسمبر ۱۸۶۵ء میں بغرض تحصیل علوم انگریزی کیننگ کالج لکھنؤ مین داخل کیے گئے
دسمبر ۱۸۷۲ء امتحان انٹرنس درجہ اول مین پاس کیا۔ دسمبر ۱۸۷۴ء امتحان فرسٹ آرٹس درجہ اول مین پاس کیا
اور ممالک مغربی و شمالی و اودھ ممالک متوسطہ کے کل طالبعلمون مین انکا نمبر اول رہا۔ ۹ مئی ۱۸۷۶ء کو

اٹھارہ برس کی عمر میں راو اقبال بہادر صاحب رئیس اعظم کوڑہ جہان آباد ضلع فتحپور کی دختر نیک اختر سے بیاہی گئے
جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو ڈگری بی اے کی درجہ اول میں حاصل کی اور ممالک مغربی و شمالی و اودھ و ممالک متوسط و پنجاب
کے کل طلبا میں بہ نمبر اول ممتاز ہوئے۔ سنہ ۱۸۷۸ء ممبر جماعت مدبران کالیتھ پاٹھ شالا الہ آباد کے مقرر ہوئے۔
فروری سنہ ۱۸۷۹ء امتحان ایم اے بزبان سنسکرت نہایت تعریف کے ساتھ پاس کیا۔ یکم اپریل سنہ ۱۸۷۹ء سے ۱۳۔
جولائی سنہ ۱۸۷۹ء تک قائمقام اسسٹنٹ پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ مشاہرہ سو روپیہ ماہوار مقرر رہے۔ ۲ اپریل سنہ ۱۸۷۹ء
حسب تحریک ڈاکٹر راجہ راجندر لال متر صاحب بہادر ایل ایل ڈی سی آئی ای ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال منتخب
ہوئے۔ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۷۹ء سے ۲۹ فروری سنہ ۱۸۸۰ء تک حسب تحریک صاحب کمشنر بہادر لکھنؤ اتالیق مرزا محمد عباس
صاحب بہادر سی ایس آئی مشاہرہ سو روپیہ۔ یکم مارچ سنہ ۱۸۸۰ء سے ۷ ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء تک قائمقام سنسکرت پروفیسر کیننگ کالج
مشاہرہ ماہ ... ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء تک اسسٹنٹ سکرٹری ثانی بعدہ سکرٹری اپر انڈیا پیپر مل کمپنی لمیٹڈ لکھنؤ
مشاہرہ ماہ ... یکم اپریل سنہ ۱۸۸۲ء سے ۳۰ جون سنہ ۱۸۸۲ء تک قائمقام سکرٹری اودھ کمرشیل بنک لمیٹڈ فیض آباد
مشاہرہ ماہ ... ماہوار مقرر رہے اور نیز ۵ اپریل سنہ ۱۸۸۲ء کو آنریری سکرٹری اجودھیا ویدک پاٹھ شالہ
مقرر ہوئے ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۸۲ء سے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء تک پریسیڈنٹ انجمن تہذیب فیض آباد رہے۔ ۱۶ اکتوبر
سنہ ۱۸۸۲ء کو مستقل سکرٹری اودھ کمرشیل بنک لمیٹڈ فیض آباد مقرر ہوئے۔ اب تک مشاہرہ ... ماہوار سے خدمت
کا متعلقہ انجام دیتے ہیں۔ ۹ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء سے ۷ جنوری سنہ ۱۸۸۵ء تک آنریری سکرٹری انجمن تہذیب فیض آباد
۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء تک ممبر میونسپل بورڈ فیض آباد۔ ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۸۴ء سے ۱۴ نومبر
سنہ ۱۸۸۵ء تک آنریری سکرٹری میونسپل بورڈ فیض آباد۔ یکم اپریل سنہ ۱۸۸۵ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء تک ممبر
لوکل و ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد۔ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء تک آنریری سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ
فیض آباد۔ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء تک ممبر و سکرٹری سب کمیٹی نمائش گاہ لکھنؤ۔ ۷ اگست
سنہ ۱۸۸۶ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۸۷ء تک دوبارہ ممبر لوکل و ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد۔ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء سے
۹ نومبر سنہ ۱۸۸۹ء تک ممبر پنچ رفاہ عام اسوسی ایشن فیض آباد۔ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء سے ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء تک دوبارہ پریسیڈنٹ
انجمن تہذیب فیض آباد رہے۔ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء امتحان وکالت ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی پاس کیا۔ یکم اپریل
سنہ ۱۸۸۷ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء تک دوبارہ ممبر میونسپل بورڈ فیض آباد رہے۔ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۸۶ء کو جناب نواب
گورنر جنرل بہادر کی لجسلیٹیو کونسل میں منتخب سلکٹ کمیٹی انکی عمدہ تجاویز کے بارہ میں احسانمندی کا اظہار ہوا
اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۷ء کے ذریعہ سے فیلو آف الہ آباد یونیورسٹی کا اعزاز بخشا گیا جو عزت اسوقت تک کسی دیسی
کالیستھ میں سے اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔ ۴ اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ء نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

چیف کمشنر اودھ نے بطور اعزاز ذاتی کے انکو پابندی ایکٹ اسلحہ سے مستثنی کیا۔ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء سے اپریل سنہ ۱۸۹۱ء تک چیرمین کمیٹی حفظ صحت میونسپل بورڈ فیض آباد رہے۔ ۱۵ اگست سنہ ۱۸۸۸ء کو نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ نے آنریری مجسٹریٹ فیض آباد مقرر کیا اور بحیثیت بنچ مجسٹریٹ کے اختیارات درجہ دوم عطا ہوئے۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء میں امتحان اودھ لوکل لاز کا پاس کیا۔ ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء سے جنوری سنہ ۱۸۹۲ء تک یونیورسٹی الہ آباد فیکلٹی اف لاز کے ممبر مقرر رہے۔ ۲۵ اگست سنہ ۱۸۸۹ء سے ۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء تک وائس پریسیڈنٹ کایستھ پراونشل سبھا اودھ رہے۔ یکم اپریل سنہ ۱۸۹۰ء سے ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء تک سہ بارہ ممبر میونسپل بورڈ فیض آباد رہے۔ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء ممبر کمیٹی کارکن کایستھ صدر سبھا منتخب ہوئے۔ اپریل سنہ ۱۸۹۱ء سے اپریل سنہ ۱۸۹۲ء تک چیرمین کمیٹی آمدنی و خرچ میونسپل بورڈ فیض آباد رہے۔ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو حسب تحریک آنریبل ڈگلس سٹریٹ صاحب بہادر جج ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی و تائید آنریبل سرجان ایج صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی الہ آباد یونیورسٹی کی فیکلٹی آف لاز کے دوبارہ ممبر منتخب ہوئے۔ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء میں چیرمین کمیٹی تعمیرات میونسپل بورڈ فیض آباد مقرر ہوئے۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء سے چوتھی مرتبہ ممبر میونسپل بورڈ فیض آباد منتخب ہوئے۔

کنور رودر دت سنگھ

ماگھ بدی دوج اوپرانت تیج وقت شب ۱۲ بجے سمت ۱۹۳۶ یوم پنجشنبہ ۱۶ صفر سنہ ۱۲۹۷ ہجری مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء بمقام گرنٹ رام سرنداس پور تولد ہوئے۔ ۱۵ فروری سنہ ۱۸۸۴ء بمقام گوپالپور کنچھیدن ہوا۔ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء یوم مبارک دسہرہ تعلیم ہندی و فارسی۔ ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء تعلیم انگریزی شروع ہوئی اور ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء تک نارمل اسکول فیض آباد میں درجہ چہارم تک تعلیم پائی۔ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء میں بجائے فارسی کے زبان دوم سنسکرت رکھی گئی۔ اور اسی غرض سے درجہ چہارم ہائی اسکول فیض آباد میں داخل کیئے گئے۔ ۲۶ جون سنہ ۱۸۹۰ء نسبت شادی ساتھ صاحبزادی خورد رائے بھوگچند صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گونڈہ وہ ملک متوسط رئیس کھدرسن ضلع کانپور حال شہر کانپور قرار پاکر پھلدان یعنی برچھیا اس تاریخ کو بمقام فیض آباد لیا گیا۔ باوجود تاکید منجانب طرف ثانی بہ پاس تجویز پاس شدہ کایستھ کانفرنس ابھی تک شادی نہیں کی گئی سنہ ۱۸۹۲ء میں امتحان مڈل کلاس میں کامیابی حاصل کی اور اب ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء سے درجہ انٹرنس میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اس مقام پر یہ نہ لکھنا احسانمندی کے خلاف ہوگا کہ یہ نام رکھا ہوا جناب غفران مآب منشی کالی پرشاد صاحب مغفور و مرحوم کا ہے اس تقریب میں جو خط جناب ممدوح نے بنام کمترین قوم واقعہ یکم فروری سنہ ۱۸۸۰ء کو یعنی تاریخ تولد سے تیسرے دن مقام لکھنؤ سے لکھکر گرنٹ رام سرنداس پور کو روانہ کیا۔ اوسکی نقل ذیل میں درج ہے۔

آگرہ لکھنؤ ۔ مرقوم ۲۳ تاریخ ۔ یوم پنجشنبہ فروری ۱۸۔۔۔

کرم بندہ سلامت ۔ نمسکار ۔ خط آپکا موصول ہوا نہایت خوشی ہوئی مبارک ہو ۔ ساعت بہت نیک تھی ۔
اس کا نام موہن لال ٹھہرتا ہے ۔ بلانے کا نام رودردت وہین ہو سکتا ہے جو آپ کے خواب کے مطابق
اور آپکے شوالا مین مہادیو کے مثال کے موافق ہے ۔ زیادہ کیا عرض کرون سوا اسکے کہ مسرت مسرت مسرت
مبارک مبارک مبارک ۔ اب تہ دل سے دعا دیتا ہون کہ عمر طبعی کو پہنچے درجہ اعلی کا علم حاصل کرے ۔
قوم مین ممتاز ہو صاحب حشمت ہو ۔ آمین ۔

بندہ کالی پرشاد عفی عنہ

شری شاستری گنگا دہر جی اور شری پنڈت گوری شنکر جی جوتشی کو اسوقت تکلیف دیگئی اور دونون صاحب موجود
ہین اونکی تجویز دربارہ نام کرن اون کے رای کے موافق ہے اور آشیرباد آپکو بیٹے کو پوتے کو دیتے ہین ۔

دستخط گ پیا

کنور رتن سنگھی پرشاد تسلیم میرساند و دعا ۔ بابو ہرگوبند دیال جی آپکو پرنام اور پوتے کو آشیرباد کہتے ہین ۔

ضمیمہ الف ۔ دیکھو صفحہ ۵۵

(۱)

تصدیق کیجاتی ہے کہ تا قیام مقام عالم باغ ہمراہ لشکر زیر حکم میجر جنرل سر جیمیل ٹرم (جی ۔ سی ۔ بی) کے
اللہ پرشاد ولد رام دین سابق محرر دفتر صاحب کمشنر بہادر لکھنؤ وقتاً فوقتاً بہت صحیح اطلاع اون امور کی پہونچایا کیے
جو شہر مین وقوع مین آرہے تھے ۔ اور یہ کام نہایت ہی ذاتی خطرہ اوٹھاکر کیا گیا تھا ۔ لہذا ہم خوشی سے اونکے
عمدہ خدمات ایام مذکورہ بالا کی نسبت شہادت دیتے ہین ۔

دستخط کپتان ۔ جی ۔ آر ۔ ولیسٹن سابق سپرنٹنڈنٹ اودہ
ملٹری پولس مقام لکھنؤ ۔ ۳ اپریل ۱۸۵۸ء

(۲)

لالہ اللہ پرشاد نے ایام غدر مین عمدہ خدمات انجام دیئے اور اب ہمارے دفتر مین ہین ۔

دستخط جی کیمبل صاحب بہادر جوڈیشل کمشنر اودہ

(۳)

لالہ ۔۔۔ ہمارے دفتر کے منشی لالہ اللہ پرشاد کے سرٹیفکیٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے ایام غدر مین
کار ۔۔۔ نمایان انجام دیئے اور معلوم ہوتا ہے کہ اونکو امید پانے صلہ کی تھی جو اونکو نہین ملا ۔ یہ تحریر ہم اونکو
۔۔۔ کے دیتے ہین جسکے ذریعہ سے وے اپنے مقدمہ کے حالات صاحب چیف کمشنر بہادر سے بیان کر سکینگے

دستخط جی کیمبل صاحب بہادر جوڈیشل کمشنر اودہ

مرقوم ۱۵ ستمبر ۱۸۶۱ء

ضمیمہ ب ۔ دیکھو صفحہ ۵۵

(۱)

مقام لندن مرقوم ۳۰ جنوری ۱۸۶۰ء

عزیزم منشی الٰہا پرشاد ـ مین آپکی چٹھی پانے سے اور اس امر کے دریافت کرنے سے بہت خوش ہوا کہ آپ ایک مدت تک با دیانت خیر خواہانہ ملازمت کرنیکے بعد پنشن حاصل کر کے ابھی طرح سے ہین بالضرور یہہ ایک بڑی مسرت کا مقام آپکے واسطے ہوگا اور مجھکو بھی اس سے خوشی ہے کہ آپکا لڑکا ایسا لائق ہوا مجھکو اپنے قیام لکھنؤ کی یاد سے لطف حاصل ہوتا ہے ـ اس بات کا البتہ مجھکو افسوس ہے کہ عنقریب عرصہ چہارم صدی سے دوبارہ اوس مقام کے دیکھنے کا اتفاق نہ پڑا ـ مین بہت مشکور ہوا کہ آپنے میری پارلیمنٹ مین دوبارہ منتخب ہونیکی مبارکباد دی مجھکو بھی آرام کرنیکا موقع حاصل ہے لیکن مجھکو یہہ گوارا ہوا کہ مین ایک چھوٹی جماعت سے زیر ہون کیونکہ مین بہت ہی آزاد تھا لہذا اپنے پیروی کی اور اونکو بخوبی زیر کیا مجھکو امید ہے کہ انگریزی حکام حال بھی اوسیقدر دلسے ہندوستانیونکی فوائد کا لحاظ رکھتے ہونگے جیسے کہ پرانے حکام رکھتے تھے اور یہ بھی امید ہے کہ اوہین تجویزات جدید لوکل گورنمنٹ وغیرہ کی کامیابی کے ساتھ چل رہی ہونگی ـ مین یہہ دیکھکر بہت خوش ہوا کہ واسطے اصلاح نوعیت قبضہ وحفاظت رعایا کے اودہ کی گورنمنٹ تدبیرین کر رہی ہے جبتک کہ مجھکو عام معاملات مین کچھہ کہنا ہے تب تک مین ہمیشہ باشندگان ہندوستان کی بہبودی مین اپنے تئین ساعی رکھونگا ـ

آپکا دوست صادق جارج کیمبل

بیٹا

مقام لندن ـ ۱۲ ـ دسمبر ۱۸۹۶ء

عزیزم منشی الٰہا پرشاد ـ آپکے خط پاکر مین خوش ہوا ـ اور مشکور ہوا کہ آپنے میرے دوبارہ منتخب ہونے وغیرہ پر مبارکباد دی ـ اور چونکہ قانون لگان اودہ کی نسبت مجھکو بڑی دلچسپی رہا کرتی ہے اسلیے اوسکے بارہ مین جو کچھہ آپنے مجھکو لکھا اوسکا بھی مین شکر گذار ہوا ـ آپ ایسے پرانے ہندوستانی دوست سے خط پانے سے مجھکو بہت بڑی خوشی ہوتی ہے ـ اوس اعلی تعلیم کے نتیجہ پر جو آپنے اپنے لڑکے کو دی اور نیز اونکے عمدہ مرتبہ کی بابت جو اونکو حاصل ہین آپکو مبارکباد دیتا ہون ـ مسودہ قانون لگان کے بارہ مین اونکے کاغذات جو آپنے مجھکو دیئے خاصکر میری دلچسپی کے باعث ہوئے . . . مجھکو نہایت زیادہ خوشی ہوگی اگر یہہ کبھی مجھکو لکھنؤ دیکھنے کا موقع ملا ـ مین مشکور ہوا کہ آپنے میری بی بی اور لڑکونکا حال دریافت کیا منجملہ میرے لڑکونکے تین لڑکے لکھنؤ مین پیدا ہوئے تھے اور اب ایک اور لڑکا اسکاٹلینڈ مین پیدا ہوا ہے مین بہت خوشی سے اطلاع دیتا ہون کہ لیڈی کیمبل اور اکثر میرے لڑکے بخوبی تندرست ہین . . . مین عنقریب ایک جلد اپنی چھوٹی کتاب کی جو آئرلینڈ کی بابت ہے بذریعہ بک پوسٹ کے آپکے واسطے روانہ کرونگا

آپکو اور آپکے لڑکے بالون کو میری دعا بات پہونچین ـ

آپکا بہت ہی صادق دوست جارج کیمبل

بمقام لندن ۱۹ جنوری ۱۸۸۹ء

عزیزم منشی لالتا پرشاد . . . . مین ایسی جلدی مین تہا کہ مجہکو یاد نہین ہے کہ مینے اپنی چند کتابین آپکے
پاس بہیجین جنکے بابت میری دانست مین آپنے اپنی خواہش ظاہر کی تہی - اب مین اپنی آخری تصنیف سے ایک
چہوٹی کتاب بابت سلطنت انگلشیہ روانہ کرتا ہون اگر دو جلدین آپکے پاس ہون تو شاید ایک جلد آپکے لڑکے
اپنے پاس رکہینگے کاغذات متعلقہ قانون لگان اودہ مرسلہ آپکے مجہکو بہت پسند ہین - اور مین زیادہ ممنون ہونگا
اگر آپ ایک نقل اوس پاس شدہ ایکٹ کی میرے واسطے بہیجینگے اور اس امر سے اطلاع دینگے کہ اسکی کیسی
کارروائی ہوئی ہے اور اب رعایا کی کیا حالت ہے مینے آپکی ملازمت کے متعلقہ کاغذات اور نہایت فرحت بخش
حالات ترقی اور کامیابی آپکے لڑکے کے بہت توجہ کے ساتہ پڑہا جسکے لیے آپکو مبارکباد دیتا ہون مین
خیال کرتا ہون کہ مین لکہہ چکا ہون کہ مجہکو آپکی عمدہ خدمات کی بڑی یاد ہے جو آپنے میرے ہاتہی مین انجام دیئے
تہے چونکہ آپ وفادار رعایا سرکار ہین اور آپنے کامیابی کے ساتہ اپنے خاندان مین تعلیم اور ترقی کو فروغ
دیا ہے پس مین نہایت خوش ہونگا اگر آپ کوئی اعزاز حاصل کرسکین مجہکو امید ہے کہ آپ اسیطرح سے ترقی
اور عروج حاصل کرتے رہینگے -

آپکا سچا بہی خواہ جارج کیمبل

بمقام لندن ۲۹ جون ۱۸۸۹ء

عزیزم منشی لالتا پرشاد - ہمارے لڑکے کپتان جارج کیمبل کو ہندوستان جانیکا حکم ہوا ہے چنانچہ عرصہ
دو ہفتہ کا ہوا کہ وے روانہ ہو گئے اور جلد فیض آباد مین پہونچینگے - اندیشہ ہے کہ قریب قریب کل میرے قدیم
احباب گذر گئے ہونگے نوجوان صیغہ ملازمت مین بڑہاپے ہوکر پنشن لیکر علیحدہ ہوگئے ہونگے اور راجگان اور
رؤسا ہندوستانی کا بہی وہی حال ہوا ہوگا جو سبکا ہوا کرتا ہے - میرے قدیم دوستون سے اب صرف آپ ہی
ہین - پس اگر آپ میرے واقفکارون مین سے کسی رئیس اعلی کی نسبت جو زندہ ہو لکہہ بہیجین اور مین اپنے لڑکے کو
اونسے معرفی کرسکون تو مین بہت خوشی سے اونکو لکہونگا سب لوگ اپنے مالوف اور مانوس ہین اور یقین کیا جاتا ہے
کہ آپ سب صاحب انکو خلیق اور ملنسار پاوینگے مجہکو خیال ہوتا ہے کہ مینے آپکے کاغذات مرسلہ کی رسید جو مجہکو
بہت پسند تہے بہیجی ہے . . . . جو کچہہ کہ اودہ مین اراضیات کے متعلق ہو رہا ہے اور جو کچہہ کہ اس بارہ
مین آیندہ ہوا اوسکی نسبت مجہے ایک خاص لطف حاصل ہوتا ہے اور اس بارہ مین جہانتک آپ براہ مہربانی
لکہینگے مین آپکا شکرگذار ہونگا - چونکہ اب میرا لڑکا ہندوستان گیا ہے مین خیال کرتا ہون کہ کچہہ عرصہ کے بعد
مجہے اوس ملک کے دیکہنے کی زیادہ ترغیب ہوگی لیکن یہہ نہین معلوم کہ کبتک مین پارلیمنٹ سے بیکار رہونگا

ضمیمہ و

گوپال پور تحصیل و ضلع فیض آباد نمبر ۱ (دیکھو صفحہ ۴)

کیفیت مندرجہ شجرۂ ضمیمہ د

اپنے شجرۂ کلان سے صرف پانچ پشت کا شجرہ بطور نمونہ کے اس مقام پر درج کیا۔ اسی قسم کے شجرے
اور نسب ناموں کی ایک کتاب تیار کی گئی ہے جسمین سب شجرے نمبر وار درج ہوتے ہین۔ یہہ شجرہ کتاب مین نمبر
درج ہے اسمین آپ رشتہ دارون کے نامونکو اوپر نمبر دیکھتے ہونگے و د نمبر اونہین صاحبون کے خاندانون کے
شجرون کے ہین مثلاً لالہ رائے بھوگچند صاحب کے نام پر نمبر ۷ لکہا ہوا ہے۔ علاوہ اسکے ایک کتاب فہرست کی
مرتب کیگئی ہے کہ جو کام ڈائرکٹری کا بہی دیتی ہے اور وہ مقام وار و ردیف وار ہے مثلاً آپ چاہتے ہین
کہ رائے بھوگچند صاحب رئیس بھدرس کے خاندان کا شجرہ دیکہین تو اول آپ کتاب فہرست مین بہ ردیف
(ب) بھدرس دیکہین اور بھدرس مین دیکہین کہ انکا نام کس نمبر کے شجرہ مین درج ہے اوسمین
آپ دیکھ لینگے کہ اُنکے خاندان کا شجرہ بہ نمبر ۶ درج ہے۔ پہر آپ کتاب اول الذکر مین نمبر ۶
نکالیے اوسمین آپکو اُنکے خاندان کا شجرہ ملجائیگا۔ اسوقت تک صوبہ بہار اور ممالک مغربی و شمالی و
اودھ و پنجاب و راجپوتانہ وغیرہ سے قریب پانچسو خاندانون کے شجرے اسی قسم کے مرتب کر لیے گئے
ہین اور برابر مرتب ہوتے جاتے ہین بعد تکمیل طبع کراکے نذر خدمات ارباب برادری کیئے جاوینگے جس سے
ہر ایک صاحب دریافت کر سکینگے کہ باہدگر و صاحبون کے براہ راست یا بوساطت دیگر خاندان کیا رشتہ داری ہے فقط

[illegible]

[illegible]

انتخاب خط منشی گنگا دہر پرشاد صاحب اسسٹنٹ وکیل عدالت ابانگی پور ریسپنڈنٹ کالیسٹر دہلی

رسالہ خیر خواہ قوم نمبر ۰ ۰ بمکان آپکی خدمت میں پیشتر روانہ کیا گیا ہے اب ان اوراق کو بھی آپ اوسمیں شامل اور جلد کر لیجیے جسمیں مکمل رسالہ ایک جگہہ رہے اور اوراق متفرق ہوجانے سے کتاب نامکمل نہ رہجائے ۔

صفحہ ۱۲ اعتراض ناشائستہ و بےبنیاد و غلط ہے راقم کی نیت جو کچھہ ہو لیکن تحریر قابل الزام کے ہے اور انتخاب نے جو کچھہ کارروائی اس بارہ مین کیا ہے وہ قابل تعریف اور شکریہ کے ہے . . . .
نہایت افسوس کی بات ہے کہ پریسیڈنٹ صدر ریسپنڈنٹ نے ایسے مضامین بلاتحقیقات کے چھاپ دیئے اسمین آپکی ناراضی کا وجہ معقول ہے وکارروائی مابعد ایسے حقیقی پرشاد صاحب و بابو کاشی پرشاد صاحب (نادان دانا) کی ایسی ہوئی جس سے گناہ دوچند مقصود ہے ۔ برادری کے معاملہ میں اگر کوئی قصور ہوجائے تو صاف صاف غلطی قبول کرکے معاف مانگ لینا مناسب ہے خلاف اسکے ان لوگون نے طریقہ اختیار کیا یہہ نہایت نامناسب ہوا . . . .

آپکا خادم گنگا دہر پرشاد

پوسٹ کارڈ منشی رام رتن لال صاحب سری واستو دوسرے ڈپٹی کلکٹر مراد آباد مرقومہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ع اسمی خادم قوم

جناب والا تسلیم ۔ رسالہ خیر خواہ قوم مرسلہ جناب کلہہ ملا عنایت بزرگانہ کا مشکور ہوا رسالہ کو شروع سے آخر تک کلہہ ہی پڑہ گیا ۔ میرے مراد آباد آنیکے بعد جو حالات واقع ہوئے ہیں اور جنکو معلوم تھے وہ اس رسالہ سے ظاہر ہوگئے ۔ آپکی دلسوزی و [illegible] باوجود اسکے کہ آپ الیسی بیماری کی حالت میں [illegible] وجہ قابل تعریف ہے . . .

عریضہ [illegible] رام رتن لال

ت خط منشی کہنیو واس صاحب سکریٹری کالستھ سبھا
از دفتر کالستھ سبھا شملہ مورخہ ۱۴ دسمبر ۹۴ء

مخدوم و معظم بندہ عالیجناب منشی لالتا پرشاد صاحب زاد نوازشہ
افتخار امور و معہ ایک جلد رسالہ خیرخواہ قوم مولفہ جناب والا شرف مو
مین آپکے معزز فرقہ کے نسبت جو تحریر ہوا ہے وہ واقعی سخت تاسف اور
میرے خیال مین منشی کامتا پرشاد صاحب اور منشی جنیتی پرشاد صاحب کے
لکھی تھی وہ اب اس رسالہ کے ذریعہ ان معاملات سے مفصل ظاہر ہو جاتے
کل قوم کو جناب کی قومی ہمدردی مستعدی اور ہمت مردانہ کا مشکور ہو
نیازمند کہنیو واس سکریٹری کا

خط راجدیبی پرشاد صاحب سری واستو کھرے بی اے ایل ایل بی وکیل
مرقومہ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۴ء

مخدوم بندہ جناب منشی لالتا پرشاد صاحب دام اقبالکم - بسلیمات و آداب و
عرض پرداز ہون - دو جلد رسالہ خیرخواہ قوم مرسلہ جناب موصول ہوئیں
عموماً فرقہ سری واستو کھرے پر خصوصاً بڑا احسان کیا کہ الزامات ناشائستہ
صفحہ ۱۴۷ کی تردید مین از اول تا آخر کیسی جانفشانی فرمائی و نمایان
آپکی کوشش مین کسیقدر ہیچ ڈالا گیا مگر یہ امر مخفی نہین ہے کہ شروع سے
بزرگان قوم راستی پسند کی آپ ہی کی جانب رہی کیونکہ بلا استثنا سخنے
آپ ہی کے جانب سمجھتا رہا درحقیقت خلاف اوسکے کسیکو خیال ہی کیونکہ
بدنصیبی قوم ہے کہ ایسے ایسے معاملات مین بھی مجبوراً نوبت اشاعت رسالہ
رسالہ تواریخ اقوام الکالستھہ معروف بہ رفیق اتحاد الاخوان نے قومی تواریخ
تکذیب اوس مضمون فساد انگیز و ہتک آمیز کی کی جو کہ مسلماً محض لاعلمی بلکہ بد
شایع کیا گیا تھا مگر جب اوس حملہ کا سلسلہ اوس سے بھی زیادہ کر بہ و شنا
مین قایم رکھا گیا و مضامین تردیدی (جسمین زر دیوشن یا جناب لالہ بہ فرخجا
کی اطلاع بین اکا فاسرگزٹ مین نہ شایع ہوئے و معذرت شکر کی

باضابطہ پیش کیگئی وجبکہ چھپار بعض قومی اخبارات مین چھپا طور پر ہوتی رہی تو ایسی حالتمین
جو اسکے آپکو کوئی چارہ نہ تھا کہ تمام خطوط و تجاویز متعلقہ کو معہ تمہید مختصر بشکل رسالہ شایع فرماوین -
یہہ کام آپنے پیرانہ سالی مین ایسا کیا جو نوجوانان قوم کو کوشش و سیلف ریسپکٹ کا سبق سکھلاتا ہے
یہہ کام ایسا ضروری تھا کہ اگر آپ نہ کرتے تو اور کسی دوسرے پر اسکا کرنا فرض ہوجاتا میرا خیال ہے
کہ جن جن اصحاب کو آگاہی اس ہتک اپنے فرقہ کی ہوئی وہ اس امید پر مطمئن رہے کہ اونکا
مقدمہ آپکے پاک اور زبردست ہاتھون مین ہے ورنہ کئی جانب سے اس معاملہ مین دستور
مجتمین ہوتین - شروع سنہ ۱۸۹۲ء ہی مین منشی پیر بخش صاحب کلرک مترجم عدالت عالیہ
جوڈیشل کمشنر بہادر ناگپور جو مین نے اپنی کتاب انگریزی در باب خورد و نوش و ازدواج
باہمی مین اوس مضمون بناے فساد کا نوٹس لیا تھا جو وجوہات اوس کتاب کی اشاعت کی
نوبت ابتک نہین آئی چونکہ مین عرصہ سے جانتا ہون کہ آپ ایک دوسرے اہم اور مفید کام مین
یعنی فراہمی شجرہ ہاے برادری و تلاش رشتہ و قرابت باہمی مین مصروف ہین مجھے افسوس ہے
کہ اس بیہودہ معاملہ کی درستی مین بڑا حصہ آپکے عزیز وقت و قیمتی محنت کا صرف ہوگیا عیر زمانہ
یہہ بھی ایک شگوفہ اوائل کانفرنس جرنش مین کھلنا تھا - اب دعا صدق دل سے یہہ ہے
کہ پرماتما آیندہ کو ہمارے قومی اتفاق کو ایسے صدمات سے محفوظ رکھے - ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء

انتخاب خط منشی گنگو سہاے صاحب نائب سکرٹری ریشن کمیٹی کانفرنس بنارس اسمی خادم قوم مرقومہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء
.... رسالہ خیرخواہ قوم ملا آپکا بھیجا نصف سے زیادہ اوسکے مضامین پڑھے واقعی اتحاد الاخوان مین ایک فرقہ قوم پر
نامناسب حملہ کیا گیا تھا اور یہہ معاملہ بلا وجہہ موجہہ تھا لیکن ان معاملون کا جواب پوری طور پر اوڈیشل سبھا فیض آباد
و بنارس و گورکھپور نے دیا ہے اور یہہ بھی آپکو معلوم ہو کہ اوس کتاب کو کسی سبھا نے قومی کتب مین شمار نہین کیا ہے ....

انتخاب خط لالہ [illegible] پرشاد صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشنگ آباد بنام خادم قوم مرقومہ [illegible]
.... رسالہ خیرخواہ قوم معہ دیباچہ پہونچا آپکی محنت شاقہ و لیاقت تامہ و استقلال وغیرہ [illegible] قوم کا بہت
شکریہ [illegible] واقعی یہہ آپ ہی کا کام تھا میری دانست مین تحقیقات [illegible] کمیٹی
کا نتیجہ اوڈیشل سبھا بنارس و گورکھپور واقعہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء آمیز کردی یعنی جملہ تحریرات و تجاویز جو اس بارہ
مین اونکے [illegible] بصورت پمفلٹ شایع ہوگئین ....

کارروائی کائستھ لوکل سبھا ہوشنگ آباد ملک متوسط بمکان منشی ارجن پرشاد صاحب تحصیلدار پنشنر

بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۸۹۴ء

بموجودگی اسسٹنٹ سکرٹری منشی بندا پرشاد صاحب بحاضری اصحاب فہرست ذیل منعقد ہوا

صاحبان سریواستو کھرے پانچ - صاحبان سریواستو دوسرے تین - صاحبان سکسینہ دوسرے دو - صاحبان کلشریشٹ دو - صاحبان گوڑ دو -

۱- جلسہ ہذا بعد ملاحظہ مضمون مندرجہ صفحہ ۱۴۸ کتاب اتحاد الاخوان و تحریرات متعلقہ مضمون مذکور کتاب موسومہ رفیق اتحاد الاخوان و رسالہ خیرخواہ قوم مولفہ منشی لالتا پرشاد صاحب گورنمنٹ پنشنر شہر فیض آباد تجویز کرتا ہے کہ مضمون نوشتہ منشی جنیتی پرشاد صاحب نہایت کرھید و فساد انگیز ہے اور جو دلایل پیش کیگئی ہین وہ بالکل ناشایستہ لغو و خلاف واقع ہین کیونکہ ہمیشہ سے ابین قوم سریواستو کھرے و دوسرے ربط ضبط بدرجہ مساوی بلا ترجیح ہیچگونہ بکدگر چلا آتا ہے اور مضمون نوشتہ منشی جنیتی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر غازیپور کافی نہین ہے سوائے اسکے تعمیل تجاویز مجوزہ لوکل سبھا فیض آباد مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۹۳ء اور پراونشل سبھا اودھ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۳ء و تجویز لوکل سبھا کانپور مندرجہ صفحہ ۸۶ رسالہ خیرخواہ قوم کی پوری پوری نہین ہوئی اور صدر سبھا بنارس کی طرف سے کہ جسکا خاص غرض اغراض کانفرنس کی تعمیل کرانیکا ہے اتفاق بطرح باہمی ناتفاقی دور کرنیکے لیئے ظاہر کچھ توجہ نہین ہوئی اسلیئے اس سبھا کی راے مین سبھا ہاے لوکل سبھا فیض آباد و کانپور و پراونشل سبھا اودھ و پراونشل سبھا بنارس کو بلکہ عموماً سبھا فیض آباد خصوصاً قابل اسکے ہین کہ قوم کی جانب سے جسقدر شکریہ ادا کیا جاے کم ہے -

۲- جلسہ ہذا یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ ایک نقل کارروائی سبھا ہذا بخدمت معزز صدر سبھا بنارس مرسل ہوکر گذارش کیا جاوے کہ تجویز کانپور سبھا کے مطابق عمل کرنے جانیکی کوشش فرماوین اور ایک نقل اسکی کانفرنس کمیٹی بنارس بخدمت بھیجکر بقصد لیعہ دیا جاوے کہ اگر وقت پر نہ پہونچنے کے باعث یا کسی دوسرے سبب سے صدر سبھا کوئی کارروائی نکر سکے تو تجویز سبھا ہذا معہ رسالہ خیرخواہ قوم واسطے حکم و تجویز مناسب کانفرنس مین پیش کردیا جاوے -

۳- جلسہ ہذا سے یہ بھی تجویز ہوئی ہے کہ ایک نقل [illegible] منشی لالتا پرشاد صاحب گورنمنٹ پنشنر شہر فیض آباد واسطے اطلاع کے بھیجی جاوے اور صاحب موصوف [illegible] بجا شکریہ قوم ادا کیا جاوے -

انتخاب از کارروائی جلسہ کایستھ صدر سبھا ہند منعقدہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۲ء بمقام کیمپ کانفرنس بنارس

حاضرین جلسہ

۱۔ بابو بلدیو پرشاد صاحب سکسینہ دوسرے پریسیڈنٹ صدر سبھا ہند (پریسیڈنٹ کایستھ کانفرنس لاہور)۔
۲۔ آنریبل رائے بہادر بابو سری رام صاحب ایم اے بی ایل سریواستو دوسرے گورنمنٹ ایڈوکیٹ لکھنؤ (پریسیڈنٹ کایستھ کانفرنس بنارس)
۳۔ منشی گجادھر پرشاد صاحب مبشٹ وکیل عدالت بانکی پور (پریسیڈنٹ کایستھ کانفرنس بریلی)۔
۴۔ منشی جینتی پرشاد صاحب بھٹناگر سابق پریسیڈنٹ صدر سبھا ہند (پریسیڈنٹ کایستھ کانفرنس بانکی پور)۔
۵۔ بابو ہرگوبند دیال صاحب ایم اے سریواستو دوسرے گورنمنٹ پلیڈر لکھنؤ سکریٹری کایستھ صدر سبھا ہند۔
۶۔ بابو رگھونندن پرشاد صاحب بی اے سریواستو دوسرے وکیل عدالت۔ سکریٹری کانفرنس کمیٹی بنارس۔
۷۔ منشی ٹھاکر پرشاد صاحب سریواستو دوسرے وکیل عدالت لکھنؤ۔ سکریٹری پراونشل سبھا اودھ۔
۸۔ رائے دیبی پرشاد صاحب بی اے بی ایل سریواستو کلکرہی ہائیکورٹ وکیل عدالت کانپور پبلشر و آنریری سکریٹری اخبار صدر سبھا
۹۔ بابو کالیچرن صاحب سریواستو دوسرے ایڈیٹر کایستھ کانفرنس گزٹ۔
۱۰۔ منشی کامتا پرشاد صاحب نادان وانا سکسینہ دوم سررشتہ دار مطبع عالیجاہ گوالیار۔
۱۱۔ بابو رام سرن داس صاحب ایم اے سری واستو کھرے۔ آنریری مجسٹریٹ وغیرہ وغیرہ فیض آباد۔
۱۲۔ رائے ہر پرشاد صاحب سری واستو کھرے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشنگ آباد۔
۱۳۔ منشی جوالا پرشاد صاحب
۱۴۔ منشی منہن لال صاحب
۱۵۔ منشی منو لال صاحب سریواستو دوسرے رئیس ٹکاپور شہر کانپور ممبر کمیٹی کایستھ کانفرنس گزٹ۔
۱۶۔ بابو الیشری دیال صاحب سری واستو دوسرے وکیل لکھنؤ۔
۱۷۔ بابو پرتاب نراین صاحب نگم وکیل رائے بریلی۔
۱۸۔ منشی رادھے بہاری لال صاحب نگم وکیل رائے بریلی بانی نگم کانفرنس۔
۱۹۔ بابو جینتی پرشاد صاحب۔
۲۰۔ بابو سکھٹا پرشاد صاحب سری واستو دوسرے انسپکٹر پراونشل سبھا بنارس گورکھپور۔

حسب تحریک بابو رگھونندن پرشاد صاحب بی اے و تائید منشی کامتا پرشاد صاحب نادان دانا و باتفاق آرا جمیع حاضرین جلسہ بعد ملاحظہ مضمون مندرجہ صفحہ ۱۴۹ کتاب اتحاد الاخوان جلد اول مطبوعہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء و دیگر تحریرات متعلقہ جلسہ ہذا تجویز کرتا ہے کہ مضمون مذکور نسبت سری واستو کھرے و دوسرے محض غلط و خلاف واقعہ و بے بنیاد ہے۔